TIGHT BINDING BOOK

brown book

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222617
UNIVERSAL LIBRARY

به امر خالق کون و مکان و آمر امر کن فکان که

این مثنوی فیض محتوی حاوی معجزات مطهرات امام الانام امیر المومنین علی ابن ابیطالب المسمی به

مظهر العجائب

از تصنیف علامهٔ بی نظیر سید مظفر حسین متخلص به ضمیر لکهنوی بفرمایش سید ذو الفقار حسین ناظر کلکتری

در مطبع مطلع الانوار سهارن پور منشی کلیان سنگه طبع نمود

10622
Checked 1965
CHECKED. 1957
Checked 1969.

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله جل اکرامہ / اشکر الله عم انعامہ
وله الحمد فی جمیع فعال / وله الشکر فی تمام الحال
وله الکبریاء والجبروت / وله الاقتدار والملکوت
وله الملک کائنا ما کان / وله الامتنان والاحسان
احسن الحمد فی اعتراف عبید / بقصور اللسان من تحمید
کیف یثنی علیه هذا بقال / کیف یحصی ثناءه بمقال
لیس فی وسعها ثناء الحق / فاعتراف الوری هو الیق
ایک شکر اوسکا ہو سکی کس سے / انتظام دو کون ہو جس سے
زہی لطف وزہی عنایت وجود / دی ہی توفیق شکر بعد وجود
کسی حمد وثنا مین مارا لوم / کہ تسلسل نہو گیا منضم
وصف کا اوسکی جب خیال کیا / حیرتون نی زبان کو لال کیا

اوسکی صنعت کو کسی پایا ہے
خاک کو نور کر دکھایا ہے
کی ہین کیا کیا نہ صورتین ایجاد
ہمین آب و خاک و آتش و باد
ہی شب و روز مین بقدر ضرور
انتظام ظہور ظلمت و نور

۲

تنہا اوسکی یکتائی پایہ ہم
آدمی کو صورت اوسکو قوام
پری قصد ناطقی کی ہا بوہب
جا ہی ضبط نفس کی ترتیب
نقل کو زبان نہین ہے نطق کا حکم
نقطوں میں ہے جسم

مشت خاک اور دعوی ادراک — ابتدا خاک انتہا ہے خاک

کسنی عرفان کا اوسکی دم مارا — کسنی اوس راہ مین قدم مارا

تھا جو وہ نور اولین احمد — ما عرفناک وہان ہوا سرزد

عجز کا جب وہ اعتراف کرے — کیا کوئی معرفت کالاف کرے

در نعت مہر سپہر نبوت و سپہر مہر فتوت خاتم انبیا محمد مصطفی صلعم

ای کمیت قلم نھو در پے — وادی کنہ حق نھو گا طے

سوی میدان نعت کر جولان — گو کہ وسعت ہی اوسکی بی پایان

وہ نبی صلعم جسکا مظہر اقدس — آگی آدم سی ستی ہزار برس

تھا پی ذکر کردگار جلیل — کھی تقدیس اور کھی تہلیل

مسند انداز محفل افلاک — تارک افراز افسر لولاک

مظہر فیض حضرت معبود — سایۂ حق محمد محمود

جسکی رتبہ کا ای خجستہ مزاج — پایۂ اولین ہی ایک معراج

سبب ابتدای موجودات — مرشد ہادئ سبیل نجات

مصطفی پاسبان امت ہی — پدر مہربان امت ہی

انبیائی سلف کا گنج فتوح — امم سابقہ کا ہی ممدوح

بعد گو آئی پر نخست آئی — دیر آئی مگر درست آئی

در بیان عدم سایۂ
آنحضرت سرور انبیا

تیرا سایہ نہین کیا باعث
تیری سایہ ای ... محبوب
وجہ یہی ہی ای رسول اللہ
عدم سایہ کا ہی ہی گواہ
تیغ ... کا ہی گواہ

۳

وہ تیری اُنس مین جو یکتا ہی
کب وہ سایہ کو دیکھ سکتا ہی
کس سی نعت اوسکی ہو سکی ظاہر
جسکا ہی قسیم جنت و نار
صل یا ربنا علی الاحمد
اشرف الخلق مصطفی الامجد

خاتم الانبیا شفیع امم | افتخار الانام و العالم
وعلی آلہ سفینۂ نوح | کل ما فی السما لاحت نوح

منقبت شہسوار عرصۂ لافتا سزاوار ورود ہل اتی یعنی علی مرتضی

اول اصدر زمرۂ الشرفا | افضل الاوصیا و الخلفا
صاحب تاج لافتی در رزم | مالک تخت لو کشف در بزم
علی عالی گہر شہ افاق | جانشین نبی باستحقاق
بندۂ خاص حق علی ولی | ہی وہ ناجی جو ہی ولی علی
ہی طہارت پہ اوس ولی کی گواہ | آیۂ انما یرید اللہ
رہا ہو کا اسیر کل امیر | بھر مسکین دگر یتیم و اسیر
راہ حق مین دیا سہ روز طعام | گو گرسنہ تھی اہلبیت تمام
اسمان سی کیا بجس اصول | سورۂ پاک ہل اتی نزول
ہی یہہ مضمون حدیث مین مسطور | ثلث مصحف مین ہین قصص مذکور
ثلث مین امر و نہی سبحان ہی | مدح مین اوسکی ثلث قران ہی
ہی جو قران مین امام مبین | ہی امام مبین وہ سرور دین
وہ محمد کا ہی وصی برحق | وہ پیمبر کا نایب مطلق
جو پھرا اوس سی ہی مصطفی سی پھرا | مصطفی سی پھرا خدا سی پھرا

رہنمای جہان علی ولی
محرم لامکان علی ولی
مرشد جبرئیل داماد نبی
حاکم سلسبیل شاہ نجف
باپ شبیر و والد شبر
زوج زہرا ای بنت پیغمبر

۴

سند آرای شہر جبروت
محرم راز خلوت لاہوت
ہی وہ مسند نشین بزم شرف
ساقی بادۂ
صاحب
صاحب سیف و دلدل

ہم سی کب ہو سکی ثنای امام / ہی یہہ مضمون حدیث مین ارقام
ہووی قرطاس سب زمین یکبار / اور قلم ہون جہان کی سب اشجار
ہووی صرف مداد بحر تمام / انس و جن گرم ہون پی ارقام
ملی مہلت بھی اسقدر بوفور / لج سی لیکی تا بروز نشور
از کمالات شاہ خیبر گیر / ایک فضیلت نہو سکی تحریر

بمدح حجلہ نشین پردہ عصمت و مخدومہ سراپردہ عفت جناب خاتون قیامت

یون یہان سی عنان توسن فکر / کچھہ کرون بنت مصطفی کا ذکر
سور وصد ہزار درود وہموم / مادر پاک یازدہ معصوم
ہی وہ ممدوحۂ خدائی قدیر / ہی وہ خاتون حجلۂ تطہیر
نور عینین سید عالم / باعث افتخار صد مریم
امتہ خاص کبریا ہی وہ / بضعتہ پاک مصطفی ہی وہ
کیا بیان فاطمہ کی شان کرون / ادنا ایک مرتبہ بیان کرون
یون مصابیح مین یہہ ہی تحریر / اسکی راوی ہین خود جناب امیر
ہوئی زہرا سی جب میری شادی / کی عطا حق نی خانہ آبادی
دوستونکو ہوئی خوشی یہہ کمال / ہوئی اعدای دین کو رنج و ملال
رخصت شادی ہنوز تھا در بر / کہ ہوا میرا ایک جگہہ پہ گذر

وہ محل تھا نخوان ابن سعود
من محلات اغنیای مشہور
اوسی اثنا مین دیکھتا ہون کہ ایک
ایک دروازہ ہی بلند اونچا
اوسکی اندر کھڑا ہی بیٹھا
واو اوراغنیا بصد توقیر

٥

اوسکی اطراف مین کئی خدام
روبرو دست بستہ چار غلام
اور وہ تھا مرصعات و ذکور
اغنیائی مدینہ سی مشہور
تھا جبر اوس شخص کی پڑی جو نگاہ
تو بلایا مجھی بعزت و جاہ

پھر یہ پیغمبر نے ہنس کے مجھسی کی گفتار / کا ہی مددگار احمد مختار
تو ہی مشہور درمیان عرب / معدن فضل و جود و علم و ادب
تجھسا دنیا مین رزم خواہ نہین / تیری شمشیر کی پناہ نہین
تو ہوا ہی جہان مین ای ذیجاہ / رایج لا الہ الا اللہ
ہی ہزبر درندہ گاہ مصاف / دوحۂ بوستان عبد مناف
ہون مین اس امر مین مگر حیران / کدخدا تو ہوا ہی جا کی کہان
پدر زوجہ پاس دام نہین / چاشت گر ہو ہی پھر شام نہین
گر تو جویای مدعا ہوتا / میری دختر سی کدخدا ہوتا
تیرے در سی لگا میری در تک / لی میری گھر سی اور تیری گھر تک
ہوتی دو راشتر کی قطار / دو دو صندوق ہر شتر پر بار
یہہ مہیا مین تجکو کر دیتا / گھر تیرا موتیون سی بھر دیتا
سُنکی یہہ سخن جو شیر خدا / خندہ زن ہو کی زیر لب یہہ کہا
مرتبہ عزت و شرف مین سے ہے / مال تو معرض تلف مین سے ہے
کہہ رہی تہی یہہ حیدر کرار / کہ ندا آئی عرش سی ایکبار
یہہ سخن اسکا مت پسند کرو / یا علی سر ذرا بلند کرو
سر علی نی کیا بلند شتاب / ہو گیا سامنی سی رفع حجاب

زیر عرش آیا ایک نظر میدان
جسکی حد نہ باہر از حد امکان
خالی اس دور پر نظر نہیں ہی ذرا
ہی وہ اقطار اشتران سی بھرا
وہ قطارین اودہری آئی ہین
اور ادہری ادہر کو جاتی ہین

٦

[illegible]

اور ہی ایک غلام حور نژاد — بھیجی ہر ایک شتر کی با دل شاد

سب کے سب بانوسی زتا با فرق — دریا قوت بی محیط مین غرق

ہین ہزارون ملک قریب اور دور — ہاتھہ مین اون سبھونکی برق نور

جو کہ صندوق ہی شتر پہ دہرا — سب مین قفل مرصعی ہی لگا

کنجیان سبکی جبرئیل کی پاس — اونکی اوپر جڑا ہوا الماس

ہی منادی کی یہہ ندا کا اصول — دیکھہ نہ اجہاز بنت رسول

دیکھا یہہ ماجرا علی نی جو ہین — رو دیا فرط خرمی سی وہین

ائی دولت سرا مین ہو خوشحال — فاطمہ آئین بہر استقبال

چاہتی تہی علی کہین یہہ بات — اسمین وہ بانوی خجستہ صفات

مسکرا کر علی سی کہنی لگی — تمنی دیکھی شکوہ فاطمہ کی

تب علی نی یہہ فاطمہ سی کہا — ہی بلند اسی مرتبہ تیرا

پس جو ہو اسطرح کی مخدومہ — یعنی مظلومہ اور معصومہ

مدح کیا اوسکی ہو سکی مرقوم — اوسکا رتبہ خدا کو ہی معلوم

فی المدح دو گوہر دریای مجمع البحرین سبطین سید الثقلین امام حسن و امام حسین

ہین جو اوس سیدہ کی نور العین — گوہر گوش قدسیان حسنین

ہی نبوت کا جو بلند سپہر — دونون ہین اوس سپہر کی مہ و مہر

[illegible]

اونکو یہہ مرتبہ دیا حق نی — ایک ہوتی کہو دو کیا حق نی

اونکو کاندہی چڑہایا چڑہا ہر بار — اونت بنتی تہی احمد مختار

پہول دونو وہ ایک باغ کی ہین — نور وہ ایک ہی چراغ کی ہین

بادبان دونو ایک سفینہ کے | پاسبان دونو ایک مدینہ کے
حکمران دونو ایک گھر کی ہین | وہ ثمر دونو ایک شجر کی ہین
سبکی آنکھون کی نور ہین دونو | سبکی دلکی سرور ہین دونو
دونو اختر وہ ایک برج کی ہین | دونو گوہر وہ ایک درج کی ہین
دونو سرو ایک بوستان کے ہین | دونو مہ ایک آسمان کی ہین
طاقت جان ناتوان ہین وہ | تو امان مثل جسم جان ہین وہ
نزد اہل خرد چہ صبح و چہ شام | اسپہ گرہی درود اوسپہ سلام

عسکری وہ کہ جسکی درکا غبار
سرمہ دیدۂ اولوالابصار
خاتمۃ الاوصیا وہی مہدی
حکم پروردگار سی مخفی
اوسکی رتبہ کا دیکھو تو دوو
حق نی ایسی طرح کیا مستور

8

ہی نمونا جسکا وہ خروج
طالع مومنان عروج گری
بالا بامر زمانہ اور سر ستی
خم گردون خرام سر ستی
دیکھنی ہمین قرار نہین
اب ہمین تاب انتظار نہین

واقفان رموز اولین و آخرین مقبول درگاہ رب العالمین حضرت ائمہ معصومین

بعد حیدر امام با ترتیب | ہی حسن پہلی پہر حسین غریب
بعد شبیر سید سجاد | لعلی بکل قوم ھاد
بعد عابد محمد ابن علی | باقر معنی خفی و جلی
جعفر صادق اوسکی بعد امام | خلق کا مورد درود و سلام
موسی کاظم اوسکی بعد امیر | بخدا مرجع صغیر و کبیر
پھر رضا جو ہی حق امام رضا | ہو گیا جسپہ اختتام رضا
پھر محمد تقی رضا کا خلف | اختر برج آسمان کا شرف
پھر نقی علی حبیب اللہ | گل گلدستۂ رسول اللہ

میری مولا مجھی دکھا دی جمال
جلد وہ تیغ انتقام نکال

کیا اوٹھایا ہی ظالمون نی سر
مدد ای ابن ساقی کوثر

میری مولا تجھی خدا کی قسم
تجھی اقبال مصطفی کی قسم

بھر خیر النساء پئی حیدر
بھر شبیر و حضرت شبر

بھر سجاد و باقر و جعفر
بہر موسی پئی رضا سرور

از برای تقی علی نقی
عسکری کا تصدق ای مہدی

میری حرمت کو آہ تو رکھہ لی
اس زمانہ مین آبرو رکھہ لی

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات و اکثر سوالات

یا الہی پر از گناہ ہون مین
فرط عصیان سی روسیاہ ہون مین

کہین مین روسیہ اگر ایکدم
ناصیہ سا ہوا بان قلم

اثر معصیت ہوا یہہ آہ
کہ وہ صفحہ ہوا تمام سیاہ

شاہد معصیت دو چار رہا
مجھسی خلوت مین ہمکنار رہا

کور کو جسطرح سی صبح و مسا
شوق وصل عروس نازیبا

کر عطا میری دل کو اپنا درد
دی مجھی اپنی غم مین عارض زرد

دلکو یا رب نصیب داغ تیرا
ہو میری سیرگاہ باغ تیرا

تیری رحمت کا ہو ہمیشہ ورود
کر مجھی گرد کعبہ مقصود

[illegible]

۹

ماسوا ابنی سر کسی کر مجھی دور
پاس ہون تیری در سی ہو نسی دور

ہو مین فہرست عاشقان مین فرد
زر خالص ہو میرا عارض زرد

خواب و خور سی ہو طبع کو انکار
خواب مین ہون تو دل رہی بیدار

جسطرف کو نظر کرون یکبار
رہی پیش نظر ترا دیدار

ہو ترا امیری اب و گل مین نور
سر مین سودا رہی تو دل مین شور

ہو سویدا اسی کچھہ فزون نہ سواد
رہی ائینہ سان بہ لوح فواد

نہوا عصا پہ کاہلی کا ورود
نت رہون مایل رکوع و سجود

ارزو ہو نہ مال دنیا کے
خواستگار ہی نہ زال دنیا کے

نہ رہی فکر بالش و بستر
وقت خفتن ہو سنگ بالش سر

گم ہو دنیا مین گو سراغ میرا
عرش پر ہو مگر دماغ میرا

بیٹھون روی زمین پر ہو کر گرد
پر اوٹھاون نہ منت نا مرد

قہر و رحمت کا ہو برابر درمیان
دل ہو امید و بیم کی درمیان

ہو جو شادی تو دل نہو خورم
غم اگر ہو تو کچھہ نہووی غم

شکر نکلی ترا جو ہونٹھ ہلین
کام جان کو ہزار لطف ملین

ہو زمستان مین گر برہنہ تن
ہو نمین جو پائی گرمی گلخن

نظر اوی جو کوئی دل رنجور
صاف ہو میرا شیشہ دل چور

دل ہو ائینہ رخ دلدار
میرا سینہ ہو مخزن اسرار

ہون ہویدا خصایل ملکوت
نت کرون سیر عالم لاہوت

ہو مقابر کی سمت کو جو گذر
موت چھائی رہی بہ پیش نظر

کوئی جو شان ہی نی خوشان ہے
واہ کیا مسکن خموشان ہے
اشعار غیر تیز و وحشت انگیز
مباحثہ الفنس تیتہ
ہان ولا ہی متاع دہر قلیل
ہی مگر زاد راہ صبر جمیل

١٠

ابلہ بنا دی کچھی ہی وہ جیدار شعار
جو کہ ہوون عبرت اولو الابصار
جو کہ ہوون عبرت ... ستان ہی باہم
کہ ... زندگان ہی باہم
صورت حال اہل ورد و عمل
گرمی ... اوسی جلل
اونکی ایمان مین نہ اوی خلل

جس سی تاثیر چشم وگوش کو ہو | تازیانہ سمند ہوش کو ہو
عاقلان باغ یہہ نہین دلکش | جسکو دیکہو سو ہی پریشان وش
اس چمن کی ہوا ہی بہمن و دی | استین زن چراغ جان پہ ہی
خاک جب ہو گیا قد رعنا | تب ہوا سرو خوش نما پیدا
لالہ رو دل پہ لگا گئی جب داغ | تب ہوا لالہ زیب مجلس باغ
جب مٹی میکشان محفل درد | جعفری نی دکہایا تب رخ زرد
جب ہوی خاک صاحب کاکل | تب نظر ائی گیسوی سنبل
مر گئی جب ہزار غنچہ دہان | ہوا گلشن مین ایک غنچہ عیان
جب ہوا گل چراغ عارض یار | تب گلستان مین ہوا اظہار
نرگسی چشم ہین جو دفن یہین | چشم نرگس جہکی ہین سوی زمین
شاخ پر سیب ہی جو زیب چمن | کسی محبوب کا ہی سیب ذقن
عندلیبون کی ہی یہی الحان | غافلو کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
خاک مین گل رخان جو سوتی ہین | باغ مین آبشار روتی ہین
دیکھہ کر بی ثباتی عالم | ہمہ تن اشک ہو گئی شبنم
جب ہوا صرصر خزان کا ڈر | خاک اوڑانی لگی نسیم سحر
ایسی اندوہ مین کرو جو قیاس | گل سوسن کا ہی کبود لباس

جو گلستان نہین کوئی باغ بہی
کرتی البتہ خاک تر باغ بہی
ہمہ تن اندوہ و غصہ کیا ہی اسی
غنچہ دہن بی باسی کی الہی
سا نہین صرصر خزان کا بہی
نقش و نگار زیب بہار ہی ہمہ

۱۱

نقش ہی جب زر تیری دل پر
زر بہ سطح سی ہو سکا زر
۱۹ سطر زر کی ہوئی ای زرکش
ہی ہوتی ہی نعل در آتش
مست اسی جا ہو نگارستان
ہی یہہ دار غرور خارستان

تہین اسکی متاع دا شتنی   دم رحلت ہی سب گذاشتنی
نخل دنیاء بی ثمر کا ثمر   ہی فقط دشمنی یک دیگر
اسیہ لاتا ہون مین یہہ اور دلیل   آی معشوق سی ہی یہی تمثیل
اسکی خواہان ہین یکدیگر اغیار   کہین اغیار بہی ہوئی ہین یار
ہست چون مار گرچہ زینت دہر   نرم ورنگین و اندرون پر زہر
شکر و شہد نعمت و دینار   باعث تلخ گامی غفار
زردی رومی درہم و دینار   سبب زرد رومی زردار
ائینہ نقش پاکا دیکہہ دلا   رو ہی حال گذشتگان ہی کہلا
کون تہا جلیل بلکہ اجل   جسکا بستر ہوا نہ خاک اجل
نزد ارباب عقل ہی مہ وسال   بہر صبح کمال و شام زوال
دیکہہ کودک فریبی دنیا   ہی یہہ دشمن ولیکہ دوست نما
راہ مین دیکہہ جیفۂ ناپاک   ٹہری ایک کونچہ مین شہ لولاک
سوی اصحاب یون نبی نی کہا   غافلو فانظُرُوا اِلَی الدُّنیا

نقل در ذکر بیوفائی دنیای غدار و شرح قبایح این عجوزۂ شوہر خوار

تہا کوئی شہر بلخ مین بقال   او متاع جہانسی مالامال
ایا اوسکی دوکان پہ وقت سحر   ایک ابلہ پی تلاش [illegible] کر

مرد بقال نے بادہ دلی
گئی وہ زن نے بازار ہی اٹہی گلی
دیکہا وہ زن نے پر بلا میزان
اور شکر تو لنی لگا وہ جوان
تہا خریدار جو شکر کا کہڑا
گل تو ڑی کا ہاتہ او سکو ذوق پڑا

۱۳

شخص بقال سی چہپا تا تہا
[illegible]
وہ زنی کو تو لتو ہوا شادان
دل مین بقال بہی ہوا خندان
یہی [illegible] جو [illegible]
شخص [illegible] کا [illegible]
نہین نفع ضرر [illegible]

جسقدر گل ہوئی ایدہر کو گم
اوس کلی نی کیا شکر کو کم

پس اسی طرح مردمان جہان
کچہہ سمجہتی نہین ہین سود زیان

نعمت بی ثبات کہاتی ہین
وہانکی لذت سی ہاتہہ اوٹہاتی ہین

نقل دیگر درہمین مطلب

دوسری نقل ہی یہہ اور عجیب
سن اسے ہی اگر خرد سی نصیب

تہا کوئی بادشاہ عالی جاہ
تہا خلف اوسکا ایک غیرت ماہ

یہہ کیا دلمین بادشاہ نی غور
کہ اسی کدخدا کرون ہر طور

بادشاہونکی خاندانونسی
اور سلاطین کی دودمانونسی

دختر نیک اختر مرغوب
ہم حسین و عفیفہ و محبوب

کی مقرر مواصلت کی لئی
اور وزیرونکو پہر یہہ حکم دئی

جمع باجدو کدخدائی ہو
تاکہ سامان کدخدائی ہو

تہی خلافت مآب جو کہ وزیر
سب نی کی بزم عیش کی تدبیر

در گنجینہ کہل گیا ایکبار
کئی تقسیم درہم و دینار

ہوئی آراستہ کئی ایوان
کیا بزم نشاط کا سامان

تخت نوشاہ کا کیا برپا
نصب تہی جسمین لعل بیش بہا

پہلوئی تخت کی یمین و یسار
چارسو کرسی مرصع کار

بیٹہی اون کرسیون پہ اہل تمیز
شاہ و شہزادگان عالی قدر

تہی بنفسی لئی سب اپنا ساز
ایک طرف مطربان خوش آواز

نیشتر می اور وہ گلریز پیالی
ایک طرف ساقیان سیمین ساق

١٣

ایکطرف عود ایکطرف کو چنگ
ایکطرف کو سرود اور [illegible] رنگ

ایکطرف رقص گلرخان کی بہار
ایکطرف کو نوائی موسیقار

نغمہ و لہو و طرب ہوتی ہی
مرد و زن ناشکیب ہوتی ہی

در و دیوار پر چراغان تھا | ہمہ تن بلکہ چشم ایوان تھا
وہان دلہن کا جبکہ جلوس کیا | رونق حجلۂ عروس کیا
جسگہڑی وہ عروس ماہ لقا | ہوئی خلوت مین آ سریر آرا
کیا جب نیر خوشی نی طلوع | ہوئی نوشاہ کی تلاش شروع
حال نوشاہ کا سنو تو ذرا | ایک خلوت مین تہا سبہو نسی جدا
تہا وہان اوسکو شغل می نوشی | غم و شادی سی تہی فراموشی
سر و پا کا نہوش تہا باقی | آپ ہی رندہ آپ ہی ساقی
کچھ اوسی نشہ مین جو آیا دہیان | ایکطرف کو روان ہوا وہ جوان
لڑکھڑاتا ہوا جوانانہ | شیشہ در دست اور مستانہ
یوہین جا نکلا الغرض کہ وہان | تہی کئی دخمۂ مجوس جہان
تہا یہ معمول اون مجوسو نکا | کہ بناتی تہی ایک مکان جدا
اوسکو کرتی منقش و رنگین | خوب دیتی تہی فرش سے تزئین
ہمہ دیبای روم اور حریر | مخمل و پرنیان پر وہی سریر
شمع کافور صاف خوش اندام | جسکی تہی عنبرین فتیلہ تمام
وہان گلدستون کی کہین تو بہار | کہین آئینہ رونق دیوار
ساری دخمہ مین لخلخو نکا وفور | اور چراغان کا ہر طرف کو نور

جبکہ سامان جمع کرتی ہتی
لاکی مردی کو وہین دہرتی ہتی
سونیو رنگ ایسما نکا حال
کہ قضا را عجوزہ صد سال
ایک دخمہ مین تازہ ائی ہتی
موت پابند کرکی لائی ہتی

۱۴

تہا نرا وہ بہی کر کی ہتی بوئی
ہوا اور وہان پہونچا
دیکہ کر اوسکو سامان

گو کہ وہ دخمہ مجوسی تھا | پر نہین حجلہ عروسی تھا
مردہ پیرزال کو افسوس | اسنی دلمین کیا خیال عروس
گاہ مردہ کو پیار کرتا تھا | گاہ بوس و کنار کرتا تھا
کبھی اغوش مین سلاتا تھا | لب سی لب کو کبھی ملاتا تھا
محفل عیش تھا وہ موت کا گھر | کبھی شیشہ تھا اور کبھی ساغر
متنبہ ہوا نہ کچھ ہیہات | پس اسیطرح اوسنی کاٹی رات
وہان پھرتی تھی جستجو مین تمام | صاحبان و مصاحب و خدام
کی بہت سی تلاش پر اصلا | اثر اوس خفتہ بخت کا نہ ملا
جب ہوئی صبح ہو گیا بیدار | نشہ جاتا رہا ہوا ہشیار
جبکہ دیکھا مقام وحشت خیز | اور وہ دخمۂ ملال انگیز
ہی اوداسی ہر ایک طرف چھائی | قبر تاریک اور تنہائی
مردہ خشک زینت اغوش | ہوش مین اکی ہو گیا بیہوش
کیا جیب شکیب صبر کو چاک | تھا ندامت سی وہ قریب ہلاک
سوچ کر یہہ اوٹھا بنالہ و آہ | ہو نہ اس راز سی کوئی آگاہ
تا نہ سب مین یہہ شعار رہی | تا قیامت یہہ ننگ و عار رہی
بس اسی فکر مین وہانسی اوٹھا | در دخمہ یہہ دیکھتا ہی کیا

جستجو سے کہ ہوا درپے
ہی یہ دنیا بھی [illegible]
[illegible] خلق [illegible]
[illegible] عقبی کی آگاہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ابن دنیا کی ہی یہ [illegible]

15

نشۂ مال و جاہ کی مخمور
اس عجوزہ سی گو نہین مسرور
ہی یہ عقبی کی وہ عروس حسین
وصل کے اوسکی ہی تلاش نہین
شام غفلت کی سب وہ اہل تعقل
جبکہ دیکھین گے روئی صبح وصل

چهوڑ جاوینگی درہم و دینار | جائیگا سب نبتا او ترا ایکبار
نظر آویگا شاہد عقبی | کیا حسین و لطیف اور رعنا
کیا انہیں انفعال ہوویگا | تب یہہ دل مین خیال ہوویگا
زال دنیا سی کیون نہ منہ موڑا | حیف اوسکی لئی اسی چهوڑا
ہو جو دنیا ی دون زر احمر | اور ہو اخرت سفال اگر
لیگا اہل نظر مگر وہ سفال | کہ وہ باقی ہی اور اسکو زوال

نقل سویم ہمین مطلب

ایک دیوانہ وضع تها عاقل | مثل بہلول بیرو دانا دل
تها مقابر ہمیشہ اوسکا مقام | کاسۂ سر وہ ڈہونڈہ تا تها مدام
جہان قبر شکستہ پاتا تها | استخوان ڈہونڈ ڈہونڈ لاتا تها
رکهکی بس جمجمہ کو کس کس طور | وہ اوسی دیکہتا بدیدۂ غور
ہوا ایک شخص کا وہان جو گذر | دیکہا ہی اجتماع کاسۂ سر
کہا اوس شخص نی کہ ای نادان | کاسۂ سر یہہ کیون دهری ہین یہان
وہ ہمای بلند ہی تفہیم | اور وہ ناظر عظام رمیم
اسسی کرنی لگا یہہ اسکی کلام | مجکو اس امر مین ندی الزام
شغل میرا نہین ہی بیحاصل | ہی ہزارون مزے اوٹہاتا دل

کاسۂ سر کا ہین جو ہون ناظر
سو فقط امتیاز کی خاطر
ہی امیرونکا کون کاسۂ سر
اور فقیرونکی کون کاسۂ سر
فرق یکہہ بہی نہ درمیان آیا
مین دونونکو ایکسان پایا

حکایت ظریف و نقل لطیف جہت عبرت طالبان دنیا و گرفتاران محبت این دشمن پرجفا

یعنی وہ مرتضی میرا مولا — بادشاہ دیار فقر و فنا

پہر کی صفین سی جو ہین آیا — درمیان مداین کسرا

پایا حضرت نی حال شہر خراب — قصر خالی پڑی تہی بی اسباب

تہی مکان صورت شکستہ دلان — در کہلی مثل دیدۂ حیران

تہی جو بازار مین بلند مکان — پست تہی مثل ہمت دونان

جہان ہوتا تہا مرد و زن کا ظہور — اب اوسی جا ہزار ہا ہین قبور

تہی جہان نظم سلطنت کی اساس — دنکو ہوتا ہی وان شیر کو ہراس

طاق کسرا مین آئی جب حضرت — نظر ائی کچہہ اور ہی صورت

تہی ہمہ لاجورد جو دیوار — اوسمین رخنہ پڑی ہی ہزار ہزار

تہی جو سقف منقش و رنگین — ہی ابابیل آشیانہ گزین

گیروا فاختہ کا پیراہن — ہی کنگرہ پہ کو کو زن

شاخ پر بلبل حزین یکسو — کر رہی ہی صدای فاعتبرو

بوم کو بر فراز بام سرا — ہی سبق اینما تکونو کا

خوان نوشیروان زرین پر کو — ہر طرف ہی نوای کمترکو

کوس وازونسی آرہی ہی صدا — نوبت دیگران ہی ای کسرا

بعد از طلوع علم سی اب یہ نوبت
نحس کا ہم سری بجب ہی بنا بوت
یہہ جو دنیا مین سب ہین مال و منال
بی بنا ہی وہ ہر ہر مین وبال
مصر کوی ہی غزنہ ہی مصر کی یاد
اور کہان ہی خلیفہ بغداد

غرق بحر الم مین رہتا ہی
دجلہ اشکون کی طرح بہتا ہی
ہی مداین کی خشت کہنہ طاق
آئینہ بہر عبرت آفاق
جوی شیرین بدیدۂ عرفان
ملک خسرو پہ ہی خط بطلان

کیا ہی ویران ہوئی وہ کہنہ رباط — تھی جہان رات دن بساط نشاط

الغرض آئی وہان علی جسدم — تھا جہان قصر خاص شاہ عجم

کہا حضرت نی یہان جو ہین دیہات — ایک پیر کہن ہی اونمین حیات

اوسی لاو یہان بصد تعجیل — گئی اکثر مقربان جلیل

ایا حضرت کی پاس پیر ضعیف — دیکھا حضرت نی تھی کمال نحیف

تھی سفید اور بڑی بڑی ابرو — دونو رخسار پر پڑی ابرو

کہا حضرت نی پیر با اخلاص — تو ھی نوشیروان کا خادم خاص

تب وسی لائی شاہ وہان اوسدم — تھی جہان عیش گاہ شاہ عجم

پھر ہر ایک طاق کو بتاوہ جناب — کہتی تھی اسمین تھا یہہ کچھہ اسباب

یہان یہہ کسرا کو تھا یہہ شغل اور کام — اور یہان تھا فلان فلان کا مقام

دیکھو تو تخت گاہ شاہ ھی یہہ — اور کسرا کی خوابگاہ ھی یہہ

جب سنی مرد پیر نی یہہ کلام — لگا کہنی کہ مین فدای امام

تو نی اسطرح سی بتایا اب — گویا دیکھا تھا اپنی انکھہ سی سب

تو تو مجھہ سی زیادہ ہی اگاہ — بخدا لا اله الا الله

جہان کسرا کا تھا نشیمن خاص — وہان بیٹھی علی با اخلاص

پھر کہا آپ نی کہ زیر شجر — ھی پڑا ایک کہنہ کاسۂ سر

سنکی خادم یہہ جا جسدر کو
ڈھونڈ کر لائی کاسۂ سر کو
تھا عجب اسپہ اون دنون سبزہ
سر خاک عجم غلط بسرہ
پ علی نی کیا ...
جلد لی اوس ایک طشت پر اب

18

اوسکی دیتا هون مین قسم تجکو
مالک ملک بی زوال ہی جو

کون مین ہون ہی یہ بھلی کر اظہار
پھر بتا مجکو اپنا نام و دیار

زہی اعجاز فاتحہ خیبر
تب یہہ گویا ہوا وہ کاسہ سر

السلام ای وصی پیغمبر
السلام ای امام جن و بشر

کیا کہون مین کہ کون تھا کیا ہون
مین تو نوشیروان کسرا ہون

شعرای جہان کا تھا ممدوح
تھی کئی شہر چار سو مفتوح

نسل شاہانسی تھی ہزار ہزار
دختر باکرہ سیان کنار

تھی ہزارون رئیس زرین تاج
نگہ التفات کی محتاج

تھی ہزارون ہزار خاص غلام
ہمہ زرین کمر بوقت خرام

مین سواری مین بادشاہ تہا سدا
اهل دروینہ کو برنج وطلا

قیصر روم غاشیہ بردوش
اور خاقان چین تھا حلقہ بگوش

جبکہ کرتا تہا تخت پر مین مقام
ہوتی تھی گرد میش چار غلام

اونکا انداز حسن بروح کا قوت
غرق دریائی گوہر و یاقوت

مشک سودہ لئی تھا ایک غلام
ایک ساغر لئی زمرد فام

بزم مین تیسرا غلام آیا
ایک نخل مرصع لایا

جبکہ مجلس مین لاکی دہر دیتا
تخت کی پاس نصب کر دیتا

وان یہ چوتھا غلام جب آیا
جانور ایک طلسم کا لایا

دیکھنی مین تو تھا وہ مرغ مار کا
زیور یاقوت لعل و مرجان کا

زیب و زینت مرصعی تہی سر کا
جب وہ [illegible]

قفص اوس مرغ کی [illegible]

19

پر و بال اسطرح ہوی لرزان
کہ ہوی اہل بزم سب حیران

پھر تو اوس مرغ کی کہلی منقار
ہوی نغمہ عیان ہزار ہزار

ہو گیا مجھ سی سب کا دل
بلکہ سرمست ہو گئی محفل

جبکہ وہانسی اوڑا وہ خوش آواز
طایر ہوش کرگیا پرواز

آگرا اوسمین پھر بذوق تمام
تھا جو معمور بدمشک سی جام

اوسمین غلطیدہ جب ہوا یکسر
اور پر و بال ہو گئی سب تر

وہانسی پھر آنکر ہوا غلطان
مشک سودہ کا تھا پیالہ جہان

عنبر آلودہ جب ہوا سارا
آکی پھر تاج پر میری ٹھیرا

کی وہان اوسنی بال جنبانی
ہوئی مجلس مین عطر افشانی

رات دن تھا مجھی یہی اشغال
غم و درد و الم سی فارغ بال

لیک مین شاہ عدل پیشہ تھا
خلق پر مہربان ہمیشہ تھا

ہوئی جس دن نبی جہان افروز
کنگرہ قصر کی گری اوس روز

چاہتا تھا کہ لاؤن مین ایمان
مگر ای وای حسرت و حرمان

ایک دن بزم تھی میری رنگین
حیرت افزای بزم خلد برین

کام تھا خورمی سی غمسی فراغ
دل ہرا ہو رہا تھا صورت باغ

ناگہان درد سر ہوا اظہار
ساتھ ہی ساتھ درد سر کی بخار

جسم ہونی لگا میرا تحلیل
رہا چندی اسطرحسی علیل

ملک الموت آئی یکباری
کیا ندامت ہوئی مجھی طاری

لی میری روح اسطرحسی نکال
جسم سی جسطرح اوتارین کھال

بیٹی و خیمہ مین جب جگہ پائی
ہائی تاریکی اور تنہائی
تھا لی چند روز گذری آہ
جسم مین کرم لگ گئی ناگاہ
تہی جو عضو عطر مالیدہ
ہوئی وہ رزش جیفہ گندیدہ

[illegible]

باعث عدل گو نہین ہے عذاب
ہی مگر اسطرحسی حال خراب

ہی ہیرا سر ہر ایک ٹہکراتا
ہو نہین لوگونکی ٹہوکرین کہاتا

کر چکا جب کہ ہڑی نصیحت و پند
ہوئی ناگہہ صدای گریہ بلند

رو یا پھر اسطرحسی زار و نزار
کہ ہوا شور گریہ حضار

خاک لیلی کی سب اوڑاتی تہی
پای حیدر پہ سر جہکاتی تہی

سنکی اوس جمجمہ کی گفت و شنید
رو یا وہ شاہ کشور تجرید

پھر ہوا جوش گریہ حیدر
کہ ہوی ریش آنسونسی تر

ہی یہہ دنیا غرض فنا کا مقام
دیکہو دنیا کا ہی یہی انجام

ہان ذرا کر نظر بدیدۂ غور
دیکہہ دنیای بی ثبات کا طور

بہول مت دیکہہ دیکہہ آرایش
نہین دنیا مقام آسایش

ایک کو تخت پر ملا آرام
دوسری کا ہوا خرابہ مقام

سیر ہی ایک ایک طالب قوت
ایک کو تخت تختۂ تابوت

ایک تو صبح کو امیر ہوا
شام کو دوسرا فقیر ہوا

کہین شادی کا خوب سازو برگ
ہی کہین سر بلند شیون مرگ

کوئی تو کتخدای تازہ ہے
اور کہین دوش پر جنازہ ہے

ہی کہین شادی حنابندان
ہی کہین شور مرگ فرزندان

ہی کسیکا دماغ تا افلاک
کوئی ناتا رہی ہی بستر خاک
کوئی ہی مین عیش سیدین ذوق
بحر حسرت مین ہی سازکا ذوق
ہی زمین اور آسمان تباہی
ایک دولہن سی جا بجا ہی
ایک بیسارہ ہی محل مین

٢١

کہین بجہ ہی اسی اور جالا ہی
کہین افضال حق تعالی ہی
اور کہین خلق کی واس بین گم
کہین تجا ہی اور کہین جہلم
جامہ سرخ مین کوئی خوشتر
کوئی رخت سیاہ ہی در بر

کوئی فکر زفاف مین دل شاد
وقف تابوت کوئی تو داماد

ہی وہان محو نور دیدہ پدر
یھان گریبان دریدہ ہی مادر

کہین ہوتا ہی قطع پیراہن
کہین مردم کو ہی تلاش کفن

کہین سامان غسل صحت ہی
کہین ترتیب غسل میت ہی

کوئی تخت روان پہ جلوہ نما
کہین مردہ وبال دوش ہوا

ایک کو صبح صبح شادی ہی
ایک کو شام نامرادی ہی

کہین قاقم مین دلکو چین نہین
اور کہین ستر عورتین نہین

کرتی ہین یہان عمارتونکو بلند
جھان پہنچی خیال کی نہ کمند

ورنہ بھر قیام گھر ہووی
قصر ہی نام مختصر ہووی

قصر ہوا کی ہو گئی شداد
قبر کی کوٹھری نہین ہی یاد

عمر جون گل ہنسی مین کھوتی ہین
نہین شبنم کی طرح روتی ہین

ایک جو پای وصل دلبر ہی
ایک کا حلق زیر خنجر ہے

کوئی دل شاد واہ واہ مین ہے
کوئی بیمار آہ آہ مین ہی

کوئی نعمت کو کرتا ہی پامال
ہین گرسنہ پڑی کسیکی عیال

کوئی بزم طرب کا بانی ہی
کہین ماتم ہی نوحہ خوانی ہی

ہی کسی گھر مین نوبتونکی دہوم
کہین سینہ زنی کا شور و ہجوم

ہین بہ خواہان دشمن دنیا
تشنہ قلزم سراب نما
اسکی شربت مین زہر ...
نوش ہی اسکا نیش آلودہ
اسکی خاطر برادران عزیز
ہوئی ایسین طالبان ستیز

۲۲

ہی یہ دنیا وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہی یہہ دنیا ہی دون کا شہر تہ | شہد ہی اسکا زہر آغشتہ

حدیث شریف من کتاب بحار الانوار از فضائل شاذان ابن جبرئیل قمی جہت عبرت و تنبیہ خفتگان خواب غفلت

کی ہی یہہ ابن بابویہ نی نقل | ہی پسندیدہ نزد صاحب عقل

گویا ایک شخص کی کمر مین طناب | باندہ کر ڈال دین کوئی مین شتاب

کری وہ قعر چاہ مین جو نظر | منہ کو کھولی دکھائی دیتی اژدر

جب نظر وہ کری سوئی بالا | بلب چاہ تب وہ دیکھی کیا

ہین سفید و سیہ دو موش دراز | کاٹتی ہین طناب کی دمساز

اور ہین شہد و خاک گل اندود | اوسی دیوار چاہ پہ آلود

ہی مگس کا اوسی عسل پر جوش | نیش عقرب ہے جسکی آگی نوش

مگس شہد سی نہین ڈرتا | اپنا شیرین ہی کام جان کرتا

نفس اماره پر کرو تو نگاہ | چاہ مین بہی ہی اسکو شہد کی چاہ

پس یہان عاقلون نی ہی یہہ کہا | ہی وہ چاہ عمیق یہہ دنیا

ہی جو مار دہن کشودہ مہیب | موت ہی ان بہن جو ہی قریب

ہی بتایا یہان بہ تمثیلات | ریسمان کمر ہی اسکی حیات

روز و شب ہین وہ موش لب چاہ | رسن عمر کرتی ہین کوتاہ

[illegible]

یکدگر دلبہ نیش کہاتی ہین
نوش سی ہاتہہ کب اوٹہاتی ہین
دہر فانی کب ثبات ہی پایا
ہی یہہ گویا درخت کا سایا
جسکو دنیا سی پہنچی ہی تنبیہ
خواب سی گویا وہی ہین ای تنبیہ

جب کھلی انکھہ کچھہ نہ تہا موجود | بخدا یہہ نمود ہی بی بود
لذتِ ناتمام ہے گویا | خواب کا احتلام ہے گویا
تھوڑ دنیا سی اسقدر دلخوش | ہی یہہ ایک پیر زال شوہر کش
اس عجوزہ کا دیکھہ دیکھہ نفاق | دی ہین مرتضی علی نی طلاق
کس سی اس بیوفا نی یاری کی | کس سی دنیا نی پایداری کی
کہان شداد و بہشت آرا | اس جہت کا کری جو نظارا
کہان اب کیقباد و کی کاؤس | علی ہو کی فرصت افسوس
کہولدی انکھہ ہو ذرا بیدار | مستیِ دنیوی سی ہو ہوشیار
اج کر لی گذشتگان پہ نظر | ہو کا کل تو بہی عبرتِ دیگر
کہان بہرام اب جو زور کری | اکی شغل شکار گور کری
گئی اوسنی شکار گور ہزار | گور نی اب کیا ہی اسکو شکار
گو سکندر بہی شاہ عالی تہا | جب گیا تھا تو ہاتھہ خالی تہا
اب کہان ہی خزاین پرویز | کھان فرہاد کا وہ تیشۂ تیز
اب کھان آرزوی شیرین ہے | کہان شیرین وہ جو کی شیرین ہے
کہان افراسیاب شیر شکار | لیا رہ باہ اسمان نی مار
کہان بیژن ہی اور کہان بہمن | کہان اسفندیار روئین تن

زال کو زیر رشتۂ تقدیر
زال گردون نی کر لیا ہی اسیر
کہان سہراب اور رستم گرد
مرد ہر کس کہ ہست خواہد مرد
یہہ اگر تو کریگا دل مین خیال
اب ہی باقی ہین عمر کی مہ و سال

٢٤

[illegible] سپہری
جب [illegible] کا [illegible]
[illegible] ہوں [illegible] لہری
اب دنیا [illegible] ہوا ہی پیری [illegible]
[illegible] سمجھا [illegible] غافل
[illegible] مت [illegible] سی
[illegible] بندگی [illegible]
ہی جو [illegible] عبادت معبود
[illegible] جوانی مین [illegible] ورود
[illegible] پیری مین [illegible]

چوب تر کو کرے درست اگر — راستی ہے بہ اختیار بشر
ہو گئی خشک جب تو فایدہ کیا — جز شکستن نہین علاج اوسکا
سوچ دلمین ذرا جو ہی شد بُد — یک سر مو دولت سفید نشد
بسر مزرعات گیاہ نماند — ہیچ مو بر تنت سیاہ نماند
کی یہہ کیا تو نی ناجوان مردی — ای حسن تو بہ آن زمان کردی
بر لب از فرط ضعف آہ نماند — کہ ترا طاقت گناہ نماند
ہو سکی اب تو کچھہ سخاوت کر — بخدا اسسی کچھہ نہین بہتر
ہی تواریخ مین یہہ ہی مرقوم — لکھتی آئی ہین صاحبان علوم
مر گیا جبکہ حاتم طائی — گوشۂ قبر مین جگہہ پائی
ایک مدت یونہین گئی جو گذر — قبر بہی کہنہ ہو گئی یکسر
اتفاقاً ادہر کو آئی سیل — سیل نی کی اوسیطرف کو میل
ہوا پانی کا اسقدر جو عبور — کہ ہوئی آب بردہ چند قبور
تہا جو حاتم کا ایک رشید پسر — یہہ اوسی دی کسینی جا کی خبر
مشورت دی سبہون نی یہہ اوس آن — کہ کرین استخوان کو نقل مکان
جب ہوئی نبش قبر کی تدبیر — دیکہتی کیا ہین سب صغیر و کبیر
ہمہ تن ہو گیا ہی طعمۂ مور — داہنا ہاتہہ ہی اوسی دستور

مروا ان تنی کہی اوسی دوران
نا ظر قدرت خدا سی جہان
دیکہنی کو [illegible]
منتظر تہی جہان کہ [illegible]
اوسنی [illegible]
سا جیسی [illegible]

۲۵

ہی یعنی وہ ہاتہہ ای صفا رو کبار
جسنی بخشی ہین درہم و دینار
ہاتہہ تابوت کیون نہ رہ جاوے
کرم دست کرم کیون کہاوی
بدل کر بدل پیشہ اپنا مدام
بعد مرگ اوسکا نہین کچھہ کام

ساتھ جاویگی حسرت وافسوس / نہ عمارات اور نہ یہہ ملبوس
جو امیروں کی عیش خانے ہین / چند کے اونمین آشیانے ہین
بیش ازین تھی جو یہان سرکے زردار / چھوڑ دولت چلی گئی یکبار
تو نہ دنیاسی سر فرو لانا / ہی یہہ نازک مقام ای دانا
فرق نقطہ کا ہو اگر حاصل / ایک ہو جائین عادل وغادل
چند ابیات یہہ ہوئی جو تمام / عبرت الناظرین ہی انکا نام
ہان کمیت قلم لگا مت دیر / اب مناجات کی طرف رخ پھیر

دیگر مناجات سوالات ؎

کردگارا بکبریائی خویش / بھر منصوبۂ خدائی خویش
بھر دندان احمد مختار / ہوئی جنگ احد مین جو افگار
سر دار اولیا کے لئی / فرق مجروح مرتضی کی لئی
بھر زہرا و جان خستۂ او / وزپی خاطر شکستۂ او
شاہ مسموم خستہ تن کی لئی / دل صد پارۂ حسن کی لئی
بھر لبہای خشک و دیدۂ تر / حلق مذبوح سبط پیغمبر
بھر جسم طپیدۂ عباس / بھر دست بریدۂ عباس
بھر قاسم شہید تیغ جفا / گل درخون طپیدۂ زہرا

بھر پیکان نحر اصغر
روزن سینۂ علی اکبر
بھر بیماری اسیر بلا
زیور آہنی زین العبا
تشنگی زینب کی آہ کی سوگند
حسرت آگین نگاہ کی سوگند

[illegible]

بس فقط ہی یہہ ارزو میری	جانی پاوی نہ آبرو میری
ہین جو ارباب حق چہ شیخ و چہ شاب	سبکی خدمت کرون بکسب ثواب
کبہی مت مجہی پریشان وش	کسی نامرد خو کا منت کش
دلمین ہو جمع مال کی نہ ہوس	دی بقدر کفاف دیگر بس
ہو جو زر نذر والدین کرون	دایمی مجلس حسین کرون
شہ کی ماتم مین پرخروش رہون	اوسکی غم مین سیاہ پوش رہون
مرثیہ گوئی مین رہون مین صرف	لب پہ آوی نہ اور کوئی حرف
نہ رہون مثل شاہدان جہان	بامید فلان وابن فلان
مدح مین اوسکی ہو زبان گویا	جسمین موجود ہون صفات و ثنا
کس و ناکس کی پر نہ مدح کرون	بلکہ ایسو نپہ رد و قدح کرون
کیا عنان سخن پہ چہٹی یکسر	تہا کہان اور آرہا ہون کدہر
رخ مقصد کا تا ٹہکانا ہو	ہان کمیت قلم روانا ہو

سبب تالیف این نسخہ شریف و ذکر سوانحات عہد نوجوانی و شوق شغل شعرخوانی و باز ہدایت یافتن این کمترین مداح سبط ختم المرسلین بہ معجزہ ائمہ معصومین ع

ہی جو یہہ نسخہ لطیف و شریف	اب سنو اسکا باعث تالیف

سنوای دوستان وخلق عزیز
سنوای صاحبان تعقل وتمیز
سنوای مردم سراپا ہنر
[illegible]
ہی جو یہہ نسخہ و قصہ و خبر
[illegible]

٢٧

شعر کہنی کا اسکو شوق ہوا
سن دہ سالگی سی ذوق ہوا
جا کی بزم شعری مین مدام
پڑہا کرتا تہا عاشقانہ کلام
غزل پر معانی و رنگین
پڑہ کے ہوتا تہا مورد تحسین

اوسی اثنا مین کی درست تمام / مثنوی نسخه محبت نام

ذاکری کا خیال و ذوق نه تها / مجهی کچهه مرثیه کا شوق نه تها

پهر سنو اب یهه واردات عجیب / معجزه هی ز معجزات غریب

رهتی تهی میری ایک قریب مکان / مومن پاک صاحب ایمان

نام تها اونکا جو غلام علی / تهی همیشه فدای نام علی

میر باقر تهی ایک مرد غیور / سو یهه بالیده اونکا تها مشهور

تها مگر اسقدر سعادت مند / جسپه صدقه کئی تهی سو فرزند

تها وه مومن مطیع امر خدا / تعزیه دار سید الشهدا

سال بهر مین جو کچهه کماتا تها / سب محرم مین وه لٹاتا تها

تعزیه خانه بسکه تها نزدیک / بنده بهی هوتا تها عزا مین شریک

اتفاق ایکشب هوا یهه عجب / شب عاشوره تهی مگر وه شب

اوس مکان پر هوا میرا بهی ورود / اور بهی مومنین تهی وهان موجود

جستجو کی بهت مگر اوس رات / مرثیه خوان کوئی نه آیا هات

صاحب خانه سخت گهبرائی / هو کی لاچار میری پاس ائی

هاتهه مین ایک بیاض دیکی تمام / مرثیه تهی حسین کے ارقام

اور لگی کهنی مجهسی جوڑ کی هاتهه / آپ مانین تو مین کهون ایک بات

شعر پڑهنا هی اونکا مشهور / کوئی اس باب مین هی تو کیا مقدور

مرثیه مین کی سب مین وه خوب / آپ پڑهین تو هی نهایت خوب

مین کها اس سی کبهی نه تها آگاه / مرثیه کا هی کیا طریق و راه

سنتی هی یهه غضب کی انکی شفقت / مرثیه خوانی کا جدا هی فن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جبکہ دیکھا کہ مانتا ہی نہین | تب یہہ کہنے لگی وہ ہوکی حزین
میر صاحب یہہ بات رکھنا یاد | کہ خدا جب کریگا روز معاد
بعد ہنگامہ ہای نفخۂ صور | ہونگی سب بندگان حق محشور
نیک و بد درمیان بیم و امید | اور سوا نیزہ ہوکہڑا ہو خورشید
خلق جویای رحمت بیچون | نفع بخشی گا کچھہ نہ فال زبون
ایک طلاطم صفوف محشر مین | علم احمد کا دست حیدر مین
سب فراموش کرکی شور کلاف | سامنی خلد و دوزخ و اعراف
ہوگی میزان معدلت تیار | مسند حکم پر شہ جبار
سب نبی درمیان ہول عظیم | فکر امت مین ہر رسول کریم
تب مین جاؤنگا مصطفی کی پاس | اور کہونگا کہ یا شفیع الناس
ہو جیکی آج ای پناہ امم | میری اور اونکی درمیان حکم
تہا میری گہر مین تعزیہ برپا | اور ذاکر مجہی کوئی نہ ملا
سب خواتین رہین بشور و شین | گہر مین آیا وہ عزای حسین
یہہ جو سید ہی اور ترا فرزند | اسمی کی مینی التجا ہر چند
سوی منبر قدم نہ انکا بڑہا | نہ پڑہا مرثیہ مگر نہ پڑہا
یونہین عاشورہ کی گئی وہ رات | نہ سنا مرثیہ مگر ہیہات

سب کہینگی کہ رو رہا جو بحال
پہ یہہ ہوگا کیسا
ایسی جیدکو ہوگا بڑا ... کلام
جب کہا اون ... میرا انداز
تب لگا کانپنی بدن ... سوز
گفتگو ... جان ...
سنکی ... اعوذ
سی جب ... اعوذ

۲۵

مجھہ پہ حالت عجب ہوئی طاری
اشک آنکھون سی ہو گئی جاری
تہا یہہ سب اونکی وسن باطن کو تمام
مین لگا کرنی انتخاب تمام
مرثیہ او سمین تہا لکہا کا خوب
تہا باآداب اور بہت مطلوب

ایکبار اوسکو دیکھکر فی الفور
فاتحہ پڑھ کی باخضوع وخشوع
کبھی مجلس مین تھا پڑھا نہ سلام
وہان پہ منظور تھی کچھہ اور ہی بات
نصف تہا مرثیہ پڑھا نہ ہنوز
بس کسی مین رہا نہ باقی ہوش
بخدا ایک کو رہا نہ قرار
نکسیکو رہی کسیکی خبر
تھین پس پردہ جمع جو عورات
اب کرو بندوبست وہان جلدی
مرد ہین سامنی انھین سرکاو
باہر اوس بزم کی غرض آئی
اسطرح بیٹھین بی بیان بہ وفور
بعد ایک دیر کے وہ شور وبکا
صاحبو کچھہ کرو تو ہمسی بیان
تب سبھون نی کہا قسم کہا کر

اگیا منبر پہ مین غرض ہر طور
کیا منبر پہ مرثیہ وہ شروع
رعب سی جسم کانپتا تہا تمام
ہاتھہ اتی تہی یہہ سبیل نجات
ہوئی رقت جو غمن افروز
گیا تا گوش قدسیان خروش
مین بہی منبر سی گر پڑا ایکبار
دو پہر تک رہا یہہ غم کا اثر
اوتہین سی ایک نی کہی یہہ بات
بی بیان بیٹھنی کو اوٹین گی
ہین جو غش مین انھین وہان لیجاو
تہی جو بیہوش اونہین اوٹھالای
ایک نمونہ تہا جسکا شور نشور
ہوا کچھہ کم تو مینی یہہ پوچھا
سبب اضطراب پردگیان
تم جو پڑھ کر گری تہ منبر

بی بیان ہمکو ائین تین نظر
کہین خورشید یا مہ انور
یک بیک بی بی بہت بصدق وصفا
بخدا جون ہی شکوہ عرش خدا
اوسکا رخ جسطرف کو پہر جاتا
پرتو وہ ادہر کا سا کرجاتا

٣٠

جسمین اونکی رخ کا اوجالا تہا
چہرہ وہ پر نور حق تعالی تہا
اونکی رخ سی یہہ سی پیدا تہا
نور ظلمات سی ہویدا تہا
وہ یہی دو زلف سیاہ رخ پہ
شمع اندر دو دو ولسیاہ تار

نور مانہی سی آشکارا تہا
رتبہ کیا اونکی آگی حور کا تہا
چاک دامن تلک گریبان تہا
تہی جو ایک بی بی خجستہ مقام
ایک بی بی ادہر تو ایک ادہر
دونوکی عارضونپہ گرد پڑی
بیٹہی ایک مرثیہ بطور عرب
واہ کیا معجزہ دیکہا یا یہہ
صارت الام یا حسین فداک
ما تیری ای حسین تجہپہ فدا
بفرات ذبحت عطشانا
ذبح پیاسا کیا کنار فرات
جبکہ وہ بی بیان یہہ سنتی صدا
جو ہمین یہہ سمان نظر آیا
تمکو سر کا پاس لئی اس دم
کی غرض آنکر جو پاس نگاہ

بلکہ عفت کا وہ ستارا تہا
گویا کل عضو عضو نور کا تہا
گیسوی عنبرین پریشان تہا
گئی منبر پہ وہ بہ حزن تمام
ماہ کی پہلو مین وہ دو اختر
زیر منبر سر ایک خموش کہڑی
پڑہا خاتون اولین نی تب
کہ ہماری سمجہہ مین آیا یہہ
لم یدع سوءۃ علیک اعداک
بازآئی نہ ظلم سی اعدا
بتراب طرحت عُریانا
چہوڑ عریان بخاک و خون ہیہات
کہتی تہی یا حسین یا اقا
بحد لب تلک جگر آیا
تا کرین پاس سی زیارت ہم
ہمنی جز یاس کچہہ نہ پایا آہ

نور سی ہر طرف چمکتا تہا
اور شب بہی کہ مہکتا تہا
سنتی تہی یہہ کہ تہنا جسم
سب برہنہ سر بہ حسین کی غم
کہتی تہی یا علی وہ سلام
کہتی تہی مرثیہ بہی اقدام

۳۱

اوسی عرصہ مین ایک روز سپید
ہوی الغ یہہ دوسری تائید
ہوا ایک روز وقت چاشت گذر
میر میرزا ظفر علی کی گہر
ہادی اس امر مین نجف کی بین
بہائی مرزا علی شریف کی ہین

مالک رتبۂ عظیم ہین وہ
عالم و فاضل و حکیم ہین وہ

معدن علم و فضل و جود و سخا
صاحب زہد مالک تقوی

حاجی وزایر خجستہ صفات
مرجع مومنین اور سادات

ختم ہی اونپہ گریہ و زاری
ختم ہی اونپہ تعزیہ داری

مجکو جب اوس جناب نے دیکھا
یون باخلاص شکر اکی کہا

آپ مینے سنا کہ شاعر ہین
بلکہ اس فن مین خوب ماہر ہین

اگر اوسکی عرض کہین تو بجا
مرثیہ ہای سید الشہدا

اوسمین پرسش پڑی گی روز حساب
اسمین حاصل ہزار اجر و ثواب

عرض کرنی لگا تب اونسی تحیت
مینے ہین مرثیہ کئی تصنیف

تب وہ بولی کہ ہوتی ہی اسجا
ہر دوشنبہ کو شہ کی بزم عزا

اب کی مجلس مین کیجیے گا شتاب
آپ بھی کیجیے گا کسب ثواب

الغرض جب دوشنبہ آپہنچا
مین بھی بہر ثواب جا پہنچا

دیکھتا کیا ہون ہی ہجوم کثیر
ہین سبھی جمع ذاکران کبیر

جب ہوئی بزم مجتمع ساری
آئی بعد ایک کی میری باری

الغرض مینے کر خدا سی رجوع
کہا شہ سی بصد خضوع و خشوع

سنو یہہ عرض ہی شہ دلگیر
آج پڑھتا ہی پہلی روز ضمیر

سنو تم یہہ مرثیہ کا ہو نکا تام
ورنہ کرتا ہون آج سی مین کلام
الغرض مرثیہ شروع ہی کیا
اوسمین بتا حال فاطمہ صغرا
ہوا از بس وہ بنت غم طاری
ابتدائے مطلع پہ ہوئی جاری

۳۲

[illegible]

نرہا شغل مجکو پھر کوئی — ہوگیا صرف مرثیہ گوئی
کرون ابیات کا جو آج شمار — ہونگی البتہ سی و چار ہزار
ہی ولی صد ہزار شکر خدا — کہ میرا ظرف ہی سہونسی جدا
طرز یہہ مرثیونکی ٹھہرا ئی — کہ سراپا ہوا وصف ارائی
پایا میری کلام نی وہ رواج — کہ نہین کچھہ بیان کا محتاج
اپنی تعریف ہوچکی بس بس — ہان دلا ہی مقام ضبط نفس
مشک خالص ہمانکہ خود بوید — نہ کہ عطار مدح او گوید
آسوی مطلب ای خجستہ خصال — تا کہان تبصرہ ی گفتگو کا حال
رہا مدت زبسکہ یہہ رنجور — شعرا مین بشاعری مشہور
بزم احباب مین بحسن کلام — تھا غزل خوانیونسی مجکو کام
گہہ قصیدہ گہی مخمس و فرد — مثنوی ہای پر فسانہ و درد
ذکر تاریخ و قصہ ہای عجیب — ہم حکایات و نقلہای غریب
قصص عشق جب سناتا تھا — کبھی ہنستا تھا گہہ رولاتا تھا
گو وہ اشغال اب نہین یکسر — طبع احباب ہی مگر خوگر
اب بھی جب انجمن مین آتی ہین — اب یہہ ذکر گذشتہ لاتی ہین
اب جہان مجلس موافق ہی — مجمع دوستان سابق ہی

ظرف ہی یہی بلند صدا
تعزیہ نامی ہی برای صدا
ہی نصیب ہیچ و دوستان ایمن
وہ زمانہ یہ بین ہیچ
جب زیادہ سرکوبی سنتا ہی
نعت یاد و آتا ہی
کیا کہون پھٹکا پھٹین جاتا
آہ جب بھی رہا پھٹین جاتا
ہی کبھی کب نجات پاتا ہون
کچھ نہ کچھ اون کو پڑھ سناتا ہون
اب پڑھا ہی ای گی مگر تدبیر
بسر ہی وہ شکر ہو نواب کبیر

۳۴۳

وجہ تالیف ہو چکی ارقام
اب سنو و السلام والاکرام

زیب نامہ نامی و رونق صحیفہ گرامی مدح جناب مستطاب کائنات مالک الرقاب کیوان جناب جسین احتشام رقم

کیجیئی ایک مثنوی ارقام
معجزات علی ہون جسمین تمام

جسمین سرتاپا غرایب ہون
مظہر مظہر العجایب ہون

اب مین ایک معجزہ کرون مرقوم
جسکی پڑہجائی جن و انس مین دہوم

ہووین آگاہ جس سی کم احباب
ہان مگر ہو جسی عبور کتاب

آدمی پہر کوئی نہ کام کری
نہ اوسی جب تلک تمام کری

ایک ورق کا جو کوئی دید کری
اپنی ایمان کو وہ مزید کری

جو پڑہی اوسکو ہو حصول ثواب
جو سُنی اوسکو ہو امان عذاب

ہی تجھی شوق داستان جو فزود
رزم او بزم اسمین ہی موجود

گر تو ہی مایل ترانہ عشق
اسمین موجود ہی فسانہ عشق

اسمین اپنا نہین تصرف ہی
ترجمہ کا فقط تکلف ہی

ہی جو یہہ معجزہ کیا مرقوم
فارسی مین بہی ہو چکا منظوم

یہہ دعا حق سی صبح و شام کرون
جلد یہہ مثنوی تمام کرون

سنو ای گوش مردم دانا
غلطی اسمین اگر کہین پانا

کلک اصلاح سی بنا دینا
دامن عفو سی چہپا دینا

بلکہ جو شخص اسکی سیر کری
حقمین میری دعای خیر کری

ہی کیا سہل ممتنع ارقام
تا کہ محفوظ ہون خواص و عام

تحفۂ بزم شاہ کرتی ہین
اور صلہ پہ نگاہ کرتی ہین

مجکو گرچہ نہین صلہ پہ نگاہ
یہہ ہی فکر دلمین شام و پگاہ

یہہ کلام لطیف ہی جیسا
ملی ممدوح بہی کوئی ایسا

جسکا ہر نور دیدۂ دل ہو
نام خطبہ مین اوسکا داخل ہو

ہرطرف مین نگاہ کرتا تھا
نہ نظر مین کوئی ٹہرتا تھا

پر سنو اب یہہ ماجرای عجیب
نقل ہی یہہ ز نقلہای غریب

شب کو بستر پہ مین پڑا تہا حزین
تہی یہہ فکر محال دلسی قرین

تہا نہ کوئی انیس بزم افروز
شمع بالین پہ تہی مگر دلسوز

تہی وہ شب رشک زلف حور العین
سرمۂ دیدہ ہای آہوی چین

لیلۃ القدر انس و جان کہیی
شب معراج عاشقان کہیی

تہا اوسی فکر مین مگر احقر
کہ بجایا کسی نے حلقۂ در

سن صدا اوٹہہ کھڑا ہوا مین شتاب
جاکی در پر کیا جو فتح الباب

دیکہتا کیا ہون ایک پیر کہن
ہمہ تن نور نور ہی روشن

تاج بر فرق اور ردا بر دوش
ہی عصا ہاتہہ مین مگر خاموش

بر مین ہی ایک قمیص جسکی نفیس
جسکو خیاط حضرت ادریس

سر پہ ہی چتر سایۂ یزدان
پا مین نعلین موسی عمران

[illegible] گردون [illegible] نصیب
رخ انور [illegible] عرق افشان [illegible]
ہی خط طغرا شعاعی [illegible] ادب و سلام
سینہ [illegible] کا نام
عرض کی [illegible] نہین [illegible]
وہ ملکی [illegible]
تیری [illegible] آیا ہون [illegible]

٣٥

نہین اس شہر مین کوئی ایسا
نام خطبہ مین لائی تو جسکا
ہی مگر رام پور مین ایک نواب
سو وہ نواب ہی ہلال رکاب
جسکی عزم شکار کرتا ہی
نسر طائر فلک پہ ڈرتا ہی

جب تفنگ اپنی وہ اوٹھاتا ہی | اسد چرخ کانپ جاتا ہی
بسکہ شیر خدا کا ہی وہ غلام | شیر سب اوس سی کانپتی ہین تمام
جب دم شمشیر زبان پکڑتا ہی | شیر کو ہاتھہ سی پکڑتا ہی
اوسکی توصیف مین لکھون جو تمام | ہو جلدی ایک مثنوی ارقام
اور ہمت کا یہہ نہین ہی حساب | ہند مین تو نہین ہی اوسکا جواب
جب فقیرون کو مال و زر دیوی | جھولیان اون سبھون کی بھر دیوی
مالک منصب قراوان ہے | نام پاک احمد علی خان ہے
فی الحقیقت نہنگ بحر وغا | ہی وہی شیر بیشۂ ہیجا
دیکھہ اوسکی شکوہ وقت نبرد | رستم زابلی کا ہو منہ زرد
دیکھکر اوسکی تیغ کوہ شگاف | بھاگی اسفندیار روز مصاف
مال و زر کون یون ہلا دیوی | قبل جو مدح کی صلا دیوی
عدل جب اوسکا یاد کرتا ہی | اپنی سایہ سی شیر ڈرتا ہی
وہ ہی خلق عظیم کا مالک | ہی وہ لطف عمیم کا مالک
فرق پر اوسکی ہی یہ جہان | مہدی دین کا سائۂ امان
اوسکی ایمان سی نبی راضی | فاطمہ راضی اور علی راضی
جبکہ ذکر حسین ہوتا ہی | کیا وہ خوش اعتقاد روتا ہی

تمام خطبہ مین اوسکا جلد لا
وہ ہی اس مثنوی کا دیکھنا
سنکی ناصح سی یہ نصیحت و پند
مین ہوا اس سخن سی فائدہ مند
دیا ہون اوسکا نام پند صفات
تاکہ ترغیب پائین یہہ ابیات

٣٦

نام کو تیری اس لئی لایا
کہ یہہ مضمون خیال مین آیا

یہہ صحیفہ جو پایدار رہی
نام تیرا بہی یادگار رہی

یاالہی بروح پاک رسول
یہہ دعا کر ضمیر کی مقبول

رونق نامہ نام ہی جسکا
تو معین ہمیشہ رہ اوسکا

اسکی دولت کو اسقدر ہو طول
کہ کرین صاحب الزمان جو نزول

اونکی ہمراہ یہہ جہاد کری
روح خیر النسا کو شاد کری

یہہ امام زمانکی ساتہہ رہی
اسکا دامن ہماری ہاتہہ رہی

عیش و عشرت سی یہہ سعید رہی
اس کو ہر روز روز عید رہی

بہرہ مند اسی کائنات رہی
اور ہر شب شب برات رہی

دوست جو اوسکا ہو وہ شاد رہی
اور بدخواہ نامراد رہی

لکہہ چکا اپنا مطلب دلخواہ
ہان قلم کر شروع بسم اللہ

آغاز داستان ندرت بیان مشتمل بر معجزات امیر مومنان و پیغمبر آخر الزمان صلوات اللہ الملک المنان و شروع ساقی نامہ فیض شمامہ

ہان پلا ساقیا وہ ساغر نور
جسمین پر تو فگن ہو عارض حور

ساقیا دور اولین ہی یہہ
مجلس خاص عاشقین ہی یہہ

ساقیا ابتدا سی مست ہون مین
می کش شیشۂ الست ہون مین

دی کہ می گزشت بالا ہو
طلب وصل حق تعالی ہو
...
٣٧
جلوۂ یار و داغ ناخوش کردن
خدمت پیری فروش کردن
فارغ از جوش بعطش کردی
جرعہ کش ہون قرار کش کردی
مثل مستان دماغ گرم اٹھی
بہکی سی مجکو نرم سی

ساقیا گو کہ شوق ہی غالب
مئی انگور کا نہیں طالب

مالش دست سی نہو سرو کار
یہ قدرت نی ہان دیا ہو فشار

مئی عرفان سی کام ہی مجکو
یہی شرب مدام ہی مجکو

نہ خرابات کا خرابی ہون
کنج عزلت کا مین شرابی ہون

ہی میرا پیر مئی فروش علی
شاہ مستان سبو بدوش علی

کیون نہو دل کو اوسکی مشتاقی
ہی شراب طہور کا ساقی

اوسنی بخشا یہہ نشۂ ادراک
کہ میرا ذہن ہو گیا چالاک

ہان سنو میکشان جام شعور
ہان سنو ساقیان بزم حضور

لکہتا ہی خامۂ زبان آرا
معجزات نبی و شیر خدا

بروایات بوذر و مقداد
خامہ کرتا ہی یہہ حکایت یاد

احمد پاک بعد مغرب کی
وارد مسجد مدینہ تہی

موعظہ تہا زبان سی جاری
سلک تقریر سی گہر باری

جملہ اصحاب شائق گفتار
ناظر روی احمد مختار

اسطرح گرد تہا نبی کی ہجوم
بدر ہو جسطرح میان نجوم

روی اصحاب خاص تہی رخشان
ذرہ اوس مہر کی تہی جلوہ کنان

ناگہان بیکہ کردگار جلیل
محرم راز مصطفی جبریل

ہمدم اپنا سمجھ خرام
سدرۃ المنتہی ہی جسکا مقام
ناظر خالق زمان و زمین
وحی لائی سوی رسول امین
ہی خدا نی انہی سلام کہا
بعد اوسکی ہی یہہ پیغام دیا

٣٨

جب ہوئی قلعہ [illegible] روان
[illegible] ویران
تا کہ بنیاد کفر ہو ویران
اور مدینہ مین جو ہو حیدر
صاحب ذو الفقار ہو قنبر
صاحب [illegible] تعجیل
[illegible] خدای جلیل
دیکہیو قدرت [illegible]

فارغ اس وحی سی ہوی جو رسول
جو موافق تھی خوش ہوئی وہ کمال
اوٹھہ گئی اپنی اپنی گھر اصحاب
حجرۂ خاص مین رسول ائی
بسکہ فانوس تھی رسول انام
جب ہوا چرخ پر طلوع سحر
جب ہوئی جمع اغنیا و گدا
تھی الٰہی سب ہی خضوع و خشوع
علم افتاب نکلا جب
شۂ خاور سپہر گرد ہوا
ہوئی میدان چرخ سی یکبار
کیا فوج نبی نی جنگ کا ساز
ناقہ مطلوب بار بار ہوا
تھی ذرہ پوش دو ہزار سوار
ہمہ در تن قبای زنگار نگ
ہمہ جانباز زیر ران شبدیز

کہی وہ وحی اور شان نزول
اور منافق اسیر دام ملال
تا کرین سب درستی اسباب
اور پی رخصت بتول آئی
رات کی فاطمہ کی گہر مین تمام
سوی مسجد نبی چلی اوٹھہ کر
کی نماز سحر نبی نی ادا
کہ ہوا قرص آفتاب طلوع
فوج انجم ہوئی گریزان سب
رونقِ تختِ لاجورد ہوا
مہ و انجم سیاہ رو بفرار
ارکیوار کیو کی تھی آواز
شاہ پیغمبران سوار ہوا
زیر خفتان و خود فرق تھی بار
ہمہ جویای جنگ شیر و پلنگ
ہمہ ہنگام جنگ آتش خیز

ہمہ چون کوہ پا بجا [illegible]
ہمہ [illegible] سردہ
ہمہ زیب مجلس نکار
ہمہ جنگ آزمای [illegible]
ہمہ تیغ زن جان نثار
صورت سیف [illegible]
[illegible] و [illegible] نفری
سب زرہ جوشن و خود
سب فولاد مین سراپا غرق

۳۹

ہمہ اصحاب زیب عرصۂ جنگ
بحر ہستی کی تھی تمام نہنگ
نیزہ در دست تھی جوان بیمثل
آسمان سی تہی ایک نیزہ بلند
نیزہ داروں کو شوق جولان تہا
راہ رو یک قلم نیستان تہا

سایہ افگن تہا پہلوانون پر | علم خاص فوج پیغمبر
نہوا تہا روان خدا کا حبیب | کہ ہوا اور ماجرای عجیب

سوار شدن رسول مقبول ذوالمنن و حاضر شدن پسر پیرزن بہمراہ رسول صف شکن

تہی یہ ہمسایہ بنی ایک زال | زن فرتوت اور بزرگ سال
تہا پسر اوسکا نوزدہ سالہ | یہ خط در رخ عیان مہ ہالہ
حسن مین وہ سبہو نسی دونا تہا | اوسکا یوسف بہی ایک نمونہ تہا
سب مین مشہور وہ قبول خدا | پسر خوندہ رسول خدا
قاری بی بدل تہا نام خدا | جزو و کل حافظ کلام اللہ
اوسنی لی تہام مصطفی کی رکاب | اور کہا یا نبی مراد ریاب
تا بہمرایت کمر بندم | بمیان تیغ تیز تر بندم
آرزو ہی کرون یہہ جانبازی | صف دشمن مین جا سر اندازی
کہا حضرت نی چل بخانہ خویش | تا تری والدہ نہو دلریش
تجہسی مانوس ہی بہت وہ ملول | تیری دوری نہوگی وسکو قبول
عرض کی اوس جوان نی یا حضرت | مین نچہوڑونگا دامن دولت
جب کہ از حد برون ہوئی تکرار | کی جناب نبی نی یہہ گفتار
لا سب اسباب حرب کو گہرسی | جا کی رخصت طلب ہو مادر سی

گیا مادر کے پاس بالسرعت
اور چاہی جہاد کی رخصت
کہا مانی مجہی ہلاک نکر
ہی فوت مین پیہان نکر
تیری رخصت ہی رخصت جان ہی
رخصت جان تا تو تن ہی

٤٠

تب تو لاچار ہو گئی مادر
ائی پیغمبر خدا کی پاس
یہہ امانت سپرد کرتی ہون
رہی تا دیر سوچ مین وہ جناب
اپنی بیٹی کو کر سپرد خدا
بخدا و رسول سپردہ
ہو لیا ہمرہ رکاب جوان
غل ہوا جا بجا مدینہ مین
ہوئی وسوقت احمد مختار
اور کہا تم وصی برحق ہو
اب میری جا رہو مدینہ مین
تھا حیدر نے با دو دیدہ تر
گرچہ یون چاہتا ہی جی میرا
سایہ جو آپ نی نہین پایا
کب گوارا ہی ہون حضور سی دور
مصطفی سنکی آبدیدہ ہوئی

تھام کر پیر زال دست پسر
اور لگی کہنی یا شفیع الناس
جسطرح دون اوسی طرح سی لون
پہر کیا پیر زال سی یہہ خطاب
گر وہ چاہی تو زندہ آویگا
گئی وہ پیر زن دل افسردہ
با دل شاد خرم و خندان
کوس رخصت ہوا مدینہ مین
متوجہ بحیدر کرار
تم میری جانشین مطلق ہو
قلب ہو جسطرح سی سینہ مین
میری مان باپ ہون فدا تم پر
مثل سایہ نہون قدم سی جدا
ہون مگر مین جناب کا سایا
مرضی حق سی ہی علی مجبور
یکدگر در بغل کشیدہ ہوئی

فاطمہ بنت پیمبر احمد زمن
ہوئی رخصت علی سی با دل زار
ہوئی آ گئی وہ نور خدا
یون جدا ہوئی جسطرح سی جدا
جان و تن ہوین جسطرح سی جدا
تن بی تھی تو روح جسد نہی
جسم بی تو جان پیمبر تھی

۸۱

ہوا راہی غرض کہ لشکر دین
تھا کئی منزلون و کشور کین
پہر گئی گرد کاروان ہی
آ گئی یثرب مین تب علی ولی
ہوا جاری یہ تھی سخن یکبار
پاسبان مہاجر و انصار

ساتہہ پھر ڈھونڈتا پہری سطح
مرغ گم کردہ آشیان جس طرح
گیا جب باب علم پیغمبر
در شہر مدینہ پہ بار م
یہان منافق ہوئی وہ جمع تمام
کری آپسمین بیٹہہ کر یہہ کلام

[illegible]
سنکی کل ابلیس کی وہ ملعون
[illegible]

گئی پھر وہ غار رسول کبیر — ہین مدینہ مین شاہ خیبر گیر
کیا اہل نفاق نی یہہ کلام — ہی علی سی خفا رسول انام
گرنہو تی ملول پیغمبر — آج کرتی اونہین شریک سفر
کو نہ تہا جہاد عند اللہ — کہ علی تہی نہ حاضر و ہمراہ
احد و بدر و خندق و خیبر — انمین تہی نام مرتضی پہ ظفر
مگر اس مرتبہ علی سی ضرور — ہین مکدر رسول رب غفور
یہہ زن و مرد اور چہ خاص و عام — شہر مین ہر طرف یہی تہا کلام
اوڑتی اوڑتی خبر یہہ جا پہنچی — تا بگوش جناب مرتضوی
سن کی اہل نفاق کا یہہ مقال — ہوا حضرت کو سخت رنج و ملال
کہا قنبر کو سنکی یہہ حالات — لاؤ دلدل کو ای خجستہ صفات
قنبر با وفا یہہ سنکی کلام — لای دلدل کو پاشکوہ تمام
ہو مسلح امیر خیبر گیر — ہوئی راہی سوی رسول کبیر
اوسکی مرکب کا کیا بیان ہو خرام — جسکا محکوم ابلق ایام
نعل ہو اوسکا گر فلک کا ہلال — طی کری دم مین عرصہ مہ و سال
اوسکی سایہ پہ ای پیر از مایہ — گر پڑی تازیانہ کا سایہ
اپنی سایہ سی پھر وہ بہاگی دور — جسطرح سی [illegible] نور

جمع ہوائی وہان وہ اہل غرور — ہوگا جس راہ سی علی کا عبور
وہان یہ کہودا غرض کہ چاہ عمیق — قدر پنجاہ ذرعہ تہا تحقیق
اوسی خس پوش کردیا بالکل — کہ نہ جان سیر ہو صاحب دلدل
پہر حوالی چاہ مین . لاکر — کئی من کی رکہی گئی پتہر
خود ہوئی گوشہ گیر اور مخفی — کہ گرین جبکہ دشمنان علی
تب کہین گاہ سی نکل کی ضرور — چاہ کو سنگ سی کرین معمور
یان تو اس فکر مین ہی وہ عدو — وہان شیر خدا شہ خوشخو
کرچکی قطع جب مسافت راہ — تو نمایان ہوا غبار سیاہ
پس وہین جبرئیل بہی ناگاہ — وحی لائی سوی رسول اللہ
جب خدا کا کہا سلام و درود — بعد ظاہر کیا علی کا ورود
یہان رسول خدا شفیع امم — لگی پہر پہر کی دیکہنی ہر دم
دیکہتی کیا ہین اپنی دلدل پر — چلی آتی ہین ساقی کوثر
جب نبی و علی دوچار ہوئی — مصطفی جاکے ہمکنار ہوئی
شہ نی چومی رکاب پیغمبر — دیا بوسہ نبی نی ماتہی پر
کہا حیدر نی ای رسول کریم — ہوا بدبکو آج رنج عظیم
دل پہ ہی نشتر زبان ہردم — طعنہ دشمنان خدا کی قسم

تقاضی سی نہین ہی میری جرات
کہ نہ نبہ مین ہین رہون جو حضرت
رہون مین ہر بہم ان صف ہیجا
نہ ہون گا مین درمیان ن
نہ ہو ... لولاک
خاتم انبیا ... افلاک
وہ شہنشاہ ...

۴۳

لگی کہنی حیدر ...
مدعی لا نبی بعدی کا ... لا فتی
ای علی تجہی ہین علی سی ہون
بلکہ گر مثل موسی و ہارون
صاحب تاج و ال من والاہ
مالک تخت عاد من عاداہ

ہو تمہیں نازان بجا ل مرتضوی　　بازو پشت ہیں تجہسی قوی
مصطفی کو وصی ملا جیسا　　نکسو کو کبھی ملا ویسا
ہوتا اجماع خلق ای حیدر　　بخدا اگر تیری محبت پر
کوئی ہوتا نہ دوزخی مطلق　　نہ جہنم کو خلق کرتا حق
نہیں تو اس سفر میں جو ہمراہ　　یا علی اس سفر سی ہو آگاہ
ہیں عدو جو حوالی یثرب　　وہ کمین گاہ میں ہیں بیٹھی سب
گر تجھی ساتھ لیچلوں میں آج　　تو کریں شہر کو ابھی تاراج
پر یہاں مرتضی سا والی ہو　　پھر نہیں غم جو شہر خالی ہو
تیری رہتی سی بچ رہا وہ دیار　　نہ اکیلا علی نہ اور ہزار
پہر الواح جب چلی موسی　　اپنا ہارون کو جانشین کیا
بس اسی طرحسی یہان بہی نبی　　جانشین اپنا کر چلا ہی علی
تو ہی سب کے فرزن امانت دار　　تب تو ناموس کا کیا مختار
ای علی دیکھہ تو خدا کا راز　　ابہی کیا کیا کری وہ بندہ نواز
کون یہان جانتا ہی یہہ حالات　　ہو گئی فتح تو کسکی ہاتہہ
وہان بہی شاید تیری رسائی ہو　　طرفہ ایک معجزہ نمائی ہو
جب نبی سی سنا یہہ سب احوال　　دل ہوا خورمی سسی مالامال

عرض کی یا رسول مژدہ رسان
آئی ہیں جلد اوسطرف کو روان
جائی حفظ میں خدا کی اودہر
آتی ہیں معان فتح و ظفر
اوسطرف سید انام چلی
سوی یثرب اودہر امام چلی

زہی تقدیر بادشاہ قدیم
زہی عظمت زہی جلال عظیم
زہی قدرت زہی توانائی
زہی نیرنگ چرخ مینائی
[illegible]
[illegible]

الہی کس رنج مین گئی تہی علی
اور الہی کس خوشی سے رخصت کی

یا الہی بحق پیغمبر
یا الہی بحرمت حیدر

دامن آرزوی دل بھردی
یون ہی مجکو بہی شادمان کردی

الغرض ایسی اوسمکان کے قریب
تہا جہان پر منافقو نکا فریب

ذرا دیکہو تو رتبۂ دلدل
گیا یہہ ماجری سب اوس پر کہل

جب لب چاہ آنکر پہونچا
تب لیا پانون اولین کو اوٹہا

اور گردن بلند کی اپنی
تا بگوش سوار پہا پہونچی

رکہہ دہن اپنا گوش حیدر پر
لگا کہنی سے نو یہہ طرفہ خبر

ایک کو دال ہی درست ہوا
بہر صید و شکار شیر خدا

کیا حضرت نی ایک تبسم خوب
جیہ تبسم تبسم مرغوب

کہا حضرت نی ای وفا کردار
کیا حق دوستی کا کیا اظہار

تو خدا کی طرف سی ہی ماجور
اور علی ہی تیرا بہت مشکور

کیدا عداسی دی جو آگاہی
بخدا کی مری ہوا خواہی

اپنی لطف جمیل سسی قیوم
نرکہی گا کبہی تجہی محروم

کی علی نی غرض اوسی مہمیز
اور کہا ہان روان ہو مرکب تیز

تھا جو آقا سی اوسکو انس تمام
نہ اوٹھا اسپ باوفا کا گام

بیجا پاو
نعش سن وہ شعور
سنکی علی نی یہ بتان
اوفا اوس آن
ای اسپ باوفا جہان
دیکہہ تو قدرت خدای جان
دیکہہ یہ بعید تو غریب
ای جو بندہ وہ عجب
امر عجیب

۴۵

لگی یہ دلدل تجسمہ زمین
یون جا جسطرح نسیم بہشت
دور وہ نکلتی ہی وہ مردم
کہ بر طرف اوس مکان بزاروں سم
وہ زمین سخت ہو گئی چون کوہ
کہ گذر جائیں وہاں گروہ گروہ

گر گیا چاہ سے وہ اسپ غیور | جوں نکلتا ہے چشم کو رسے نور
ٹھر کر اوس طرف کو بر لب چاہ | مرکب باوفا ئے شیر الہ
مثل طاؤس ہو گیا طناز | ہمہ تن جلوہ سراپا ناز
پس اوسے رقص میں اوٹھا گردن | رکھا گوش علی پہ اپنا دہن
کہا اللہ تیرا حامی ہے | تو بھی کیا بندہ گرامی ہے
ہے یہہ کیا التفات ربانی | کہ ہوا یوں گذر بآسانی
کہا حضرت نے اے تمام وفا | تجکو دیگا جزائے خیر خدا
تو نے کی میری خیر خواہی ہے | تجھپہ بھی رحمت الٰہی ہے
جبکہ یہہ کہہ چکے شہ مردان | پھیر دی تب اوسیطرف کو عنان
متوجہ ہوئے سوئے قنبر | لگے فرمانے اے ستودہ سیر
ابھی ہمنے کیا جہانسے عبور | خار و خس کو کرو وہانسے دور
حسب حکم شہ زمان زمین | صاف قنبر نے کی وہان کی زمین
خس و خاشاک ہٹ گئے یکبار | دہن چاہ ہو گیا اظہار
جمع جو ہو گئے تھے وہان مردم | ہو گئے ہوش اون سبہونکے گم
کیا حضرت نے اون سبہونسے سوال | تمہیں معلوم ہے کچھہ اسکا حال
وہیں انکار کر لیا سب نے | ہاتھہ کانونپہ دہر لیا سب نے

تب ہلایا علی نے اپنا سر
کہا دیکھو گے قدرت داور
دلدل باوفا میرا واللہ
سبکے نام و نسب سے ہے آگاہ
متوجہ ہوئے جناب امیر
اپنے گھوڑے سے کی یہی تقریر

قدرت حق سے اے نکو فرجام
نام سبکے بتا و فعل سبھونکے تمام
ہیں عجائبات ہے یہ اعجاز
سب کہیں گے سے ہے یہ نا شنیدہ راز
سبھی گھوڑے سے فرمانیکی زبان
انبصاحت کہہ کے چوا و سبکی زبان
سب بتانے لگی فلان و فلان

کیا اوس نام سی غرض آگاہ
ہین یہہ ہم عہد بست چار نفر
آئین گی جب رسول عقبہ پر
تا کہ ذین اشتر نبی کو رم
ہوا گویا جو اسطرح دلدل
کیا بعضون نے یون علی سی کلام
کسی قاصد کو دو کہ لیجاوی
تب علی نی کہا کہ پاک خدا
بس یہہ کہکر علی ولی اللہ
گرچہ یہہ سانحہ ابہی ہی طویل
یہان تو یہہ معجزہ تمام ہوا
وہ رسول خدا شہ ذیجود
دیکہتی سیر سرد و گرم جہان
جو جگہہ کہینچتی تہی دامن دل
ایک منزل کا ماجرا ہی خوب
مین اوسی بہی بیان کرتا ہون

اور کہا ای امام عالیجاہ
اونمین چودہ [14] ہین نزد پیغمبر
تب کرینگی وہ اجتماع ضرر
پر بچاویگا صانع عالم
گیا یہہ ماجرا سبہون پہ کہل
کیجئی سب یہہ ماجرا ارقام
جلد جاکر نبی کو پہنچاوی
پیشتر سب سے جا کی پہنچیگا
ہوئی داخل مدینہ مین ناگاہ
پر نہین تک لکہا علی التعجیل
اب سنو داستان روح افزا
بندہ خاص حضرت معبود
تہی سوئی قلعہ تبوک روان
وہان کرتے تہی مصطفی منزل
دل ارباب شوق کا مطلوب
رونق داستان کرتا ہون

ایک جا تہی کہ گلہای مرغوب
تہی وہان ہر طرف ہوای مقبول
وہان تہی سبزہ رنگ سبزہ گیاہ
مخملی فرش تہا نشیمن جاہ
فرش اطلس لطیف بین کی نگاہ
نزہت انگیز تہی زمین کی فضا
تہی ہوا وہان کی روح افزا

گل ریحان ہر ایک مقام مقام
اور درختان سایہ دار تمام
دلکشی ہا سرو جنت الماوا
گل گلزار یثرب و بطحا
لگی فرمانی دیکہکر وہ زمین
یہان کرو خیمہ ہای شہ دین

جب سُنا مصطفیٰ کا یہہ ارشاد
جابجا خیمہ ہو گئی استاد

کیا خیموں مین جا سبہون نے مقام
تاکہ ہو رنج راہ سی آرام

ناگہان وہ حبیب پیغمبر
مالک کشور رضا بوذر

تہی زبس تنگدست و بی دینار
اشتر پیر پر ہوئی تہی سوار

تھا وہ رفتار سی شتر معذور
رہ گئی تہی بہت بنی سی دور

ناقہ چلنی سی رہ گیا اونکا
گرد یا اوسکو رستہ سی رہا

رکھہ لیا دوش پر جو رخت سفر
چون کمان اور جہک گئی بوذر

سنِ پیری تہا اور راہ درشت
زیر بار گران خمیدہ پشت

تہی پر اوس لاغری پہ راہ نورد
چون فلک بر ہلال گردون گرد

تھا عصا ہاتہہ مین رفیق طریق
دوسرے مین رسن مع ابریق

کوئی اسطرح چل سکی انسان
تہی فقط ساتہہ قوت ایمان

زور سی جسم ناتوان خالی
اسپہ توشہ سی توشہ دان خالی

تھا مگر جا بجا وہ پیر ہدا
بدرقہ الفت رسول خدا

ہو نہ سکتی تہی بسکہ راہ نورد
تہی پہ پس قافلہ وہ صورت گرد

صدقہ ایسو نپہ دل نہ کیونکر ہو
جان میری فدا ہی بوذر ہو

اسی منزل مین تہی رسول امین
اور کئی تہی مقام پہ ہی دو تین

دن رہا ایک روز چار گھڑی
کہ سپاہ نبی مین دہوم پڑی
سمت مغرب سی ہی بلند غبار
کہ پیادہ کوئی و یا کہ سوار
[illegible] راہ دور آتا ہے
گرد مین ایک نور آتا ہے

۴۸

[illegible]
[illegible] صورت خورشید
نکلی خیمے سی جو سوی غبار
[illegible]
[illegible]
[illegible] آتا ہے
[illegible] آتا ہے

بوئی ایمان یہ جسی آتی ہی
سن کے محبوب کبریا کا مقال
اٹھی جب او سی یادہ روکے قرین
نہین جاتا ہی ایک گام چلا
خلش خار سی فگار قدم
رنگ رخسار زرد ہی سارا
ہاتہہ رعشہ سی تہر تہراتی تھے
پاون مین آبلہ جو ہین سارے
خیمہ کے آئی جب قرین بوذر
آیا الفت کا جب نبی کو جوش
بوذر باوفا قدم پہ گرا
دیکھہ وہ ضعف اور پریشانی
تہام کر ہاتہہ اونکا پیغمبر
ضعف اعضا پہ تہا بہت طاری
دیکھیو التفات پیغمبر
کہا حضرت نی ای میرے غمخوار

روح سو سو [illegible] ہی
چلی اصحاب [illegible] استقبال
دیکھکر او [illegible] غمگین
تشنگی سی [illegible] گلا
پنڈلیون [illegible] ہی م
سانس لینی کا [illegible] یارا
پاون چلنی سی [illegible] تھے
ائی ہین پاؤ [illegible] ری
پیشوائی کو آئی [illegible]
کہا بوذر کو [illegible] ش
کہا روحی فدا [illegible] لی
چومی حضرت نی [illegible] پیشانی
لیگئی بارگاہ کے اندر
گر پڑی وہان [illegible] پیاری
لیا زانو پہ اپنی [illegible] سر
حال اثنای رہ کہ اظہار

کہا بوذر نی ای محمد محبوب
حال گذرا ہمارا نہایت خوب
تہا نہ تہکو یہ یاد وہ یاد کہ
ایک چہرہ نہ تہا مجہی جدائی کا
گو نہ طاقت بدن مین تہا باقی
پہ نہ اشتیاق لاتا تہا
آبلہ پا تو پر نہین اصلا
دیدۂ شوق بہن بہر تا پا
اس عنایت پہ لاکہہ جان نثار
تشنہ ہی پر سب تشنۂ دیدار
کہا حضرت نی جلد پانی لاو
تشنۂ شوق کو جلدی پلواو

یہان دلا اختصار ہی منظور
راہ مقصد ابھی بڑی ہی دور

دوسری دن پس از نماز سحر
وہان سی اگی روان ہوا لشکر

کرکے قطع منازل پرخار
گئی بہ فتح خدا قریب حصار

٥٠

بیان [illegible] خیبر [illegible] رسالت پناہ [illegible] حبیب [illegible] عمر [illegible] علی [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھتا تھی جو خاصۂ معبود — اوسکی چھاگل مین آب ہی موجود
تب ابوذر سی یون نبی نی کہا — تشنہ کیون باوجود آب رہا
عرض کی اوسنی یا رسول اللہ — راہ مین تشنہ مین ہوا ناگاہ
گو بہت سی تلاش کی لیکن — آب تھا ہر طرف کو ناممکن
پہونچا ایک کوہ پر جو مین ناگاہ — دیکھتا کیا ہون یا رسول اللہ
ایک سنگ سفید کے اوپر — جمع ہی آب سرد شیرین تر
ہی برودت مین برف سی بیشے دو چند — اور حلاوت مین ہے مساوی قند
جرعہ چند سی زیادہ تھا — سو ابوذر نی اپنی دلمین کہا
گو کہ تو خوب تشنہ کام ہی آج — اسکا پینا مگر حرام ہی آج
نہ پیئی جب تلک رسول خدا — اپنی لب تر نکیجیو اصلا
سرد و شیرین ہی خوب یہہ پانی — رکھہ برای حبیب سبحانی
اگیا جب یہہ میرے دلمین دہیان — تشنگی بجھہ گئی میری اوس آن
نہ پیا درمیان یاد جناب — رہی چھاگل مین چند قطرہ آب
آپ پیوین کہ ہو مجھی سیری — تا نکل جای ارزو میری
متبسم ہوئی رسول خدا — چاہ سی آپ نی وہ آب پیا
دوستان رسول شاد ہوئی — مدعی سخت نامراد ہوئی

حسب حکم خدای عرش برین / کھنچ گئی وہ طناب ہای زمین

گو کہ تھی صعب وہ مسافت راہ / چون حیات عدو ہوئی کوتاہ

جای پاکیزہ ایک پیدا کی / بارگاہ رسول برپا کی

جب فرود آیا لشکر دیندار / نظر آیا سر بروج حصار

قلعہ تھا بسکہ سر کشیدہ بچرخ / کنگرے اوسکی تھی رسیدہ بچرخ

برج تھی اوسکی چون بروج فلک / پست تھا وہان سر عروج فلک

گرد اوسکی وہ خندق پر آب / خم نہ چرخ جسکا ایک حباب

ہو گرا ایک موج مین بعید ہی کیا / نسر طایر غریق بحر فنا

جتنی تھی خندق عمیق مین موج / تھی بروج حصار مین وہ فوج

دیدبان ایک تھا بہ برج حصار / اوسنی دیکھا سپاہ دین کا غبار

اوسنی بالای فرق ڈالی خاک / تا بدامن کیا گریبان چاک

آیا نزد دملید ابن عمر / کہ شہ قلعہ تھا وہ بدگوہر

کہا شاہ مدینہ آپہنچا / بخدا لشکر خدا پہنچا

یہہ وہ مولود ہی کہ زور پست / طاق کسرا کو دی اسی نی شکست

جلوۂ نور مثل ماہ ہی یہہ / خیمۂ عرش اشتباہ ہی یہہ

ساتھ آئی ہیں بیس ہزار سوار / ہمہ جنگ آزما ہمہ جرار

یہ عجب سنتی ہی [illegible] کیا کیا / [illegible] بیچ بیچ

شکل [illegible] کیا [illegible] ری / مصطفی [illegible] یاری

سنتی ہی [illegible] سی [illegible] / [illegible] طالب ہو [illegible]

کاہی جوانان کاروان [illegible]

۵۱

یہہ جو آتی ہین طرفہ ساحر ہین / فن جادوگری سی ماہر ہین

سحر تھی عقل ہتا وہ کافر دون / کہ بجادوگری کیا ملعون

سحر با معجزہ چہ بردازد / معجزہ سحر را در اندازد

ذرہ و خود بخود دشت شیر
اور بیابان و کان و نرگس تیز
رات بھر اصنام جنگ کرین
صبح کو فکر نام و ننگ کرین
لمرکین کو استوار کرین
روی صحرا کو لالہ زار کرین

۵۲

[illegible]

پھر لگا کہنے وہ سیاہ درون
اسنی ہی خلق کا کیا دلخون

دل آفاق پر خطا ہی جبر
جہ نصارا و جہ یہود و جہ گبر

بت کو بت [illegible] توڑتی ہین
بت پرستونکی سر کو توڑتی ہین

اپنی [illegible] کرتی ہین
کفر کو ناپدید کرتے ہین

کیسی [illegible] چرخ مثال
سم اسپان تلی کئی پامال

جو انکا [illegible] شایان ہی
بن بنیاد کفر ویران ہی

اب یہ [illegible] پر میری
ہی طمع ملک و مال پر میری

دور دور [illegible] دور دور ہوا
ہمکو امر محال ادر [illegible] ہوا

ایک یہ [illegible] یا دست آوی
ملک پر میری او شکست آوی

ایک بہادر [illegible] رو ہی اوسکا
اوسی کہتی ہی خلق شیر خدا

اوسنی دو [illegible] بوبہ مثل سپیر
لیا دم مین اوٹھا در خیبر

ہی جو [illegible] سخا پیشہ
اوسکی شمشیر کا ہی اندیشہ

پر یہہ [illegible] شتابا ہی
وہ نہین انکی ساتھ آیا ہی

ہون نقیبان [illegible] تیار
کہین ہر کو بخیہ مین پکار پکار

جلد ہون [illegible] ہزار سوار
غرق دریائی آہنی [illegible] تیار

ہان در [illegible] واکر دو
اسلحہ سبکی رو برو ہر دو

کوئی پٹکی کو دی رہا تہا گرہ | اور کوئی تن پہ سیج رہا تہا زرہ
کوئی چار آئینہ پہنتا تہا | زور بازو پی اپنی تنتا تہا
تیغ کو زہر مین بجہاتی تہی | آب بررو ی کار لاتی تہی

طلوع نیر اعظم آسمان وبیرون آمدن از قلعہ سپاہ کافران وذکر آراستگی میدان وصف آرای پیر وجوان بقصد پیغمبر آخر الزمان صلعم

ہوا ناگہہ بگنبد گردان | علم آفتاب جلوہ کنان
تہا زبس مومنونکا بیم ہلاک | صبح پیدا ہوئی گریبان چاک
ماہ انجم سپاہ جنگی ہوا | شہ خاور سی قصد جنگ ہوا
بہہ گیا ہر طرف کو خون شفق | ہو گیا سرخ آسمان کا ورق
بستر خواب سی پلید پلید | ہوا بیدار باغرور شدید
کہا آمادہ سب سپاہ رہی | سوی میدان لگی نگاہ رہی
اپنی اسباب حرب منگوا | غوطہ زن بحر آہنی مین ہوا
جب مہیای کارزار ہوا | کرگدن پر لعین سوار ہوا
پہر تو گہوڑون پہ سبہی زین باندہا | کمر کفر کو بکین باندہا
مرکبو نپر لعین سوار ہوئی | درپی فکر کارزار ہوئی
لیکی وہ فوج قاہرہ ملعون | ہوا ابواب قلعہ سی بیرون

ہوا اور اشتر سی اسپ سی غبار
روز روشن ہوا نہان زمین مین کہ چہپ
اور گیا چہپ فلک زمین مین ورق
نظر آیا نہ آسمان کا ورق
ہو گئی ایسی غبار کی کثرت
ہو گیا چرخ نیستی ساعت

۵۳

نزول جبرئیل امین بحکم رب العالمین وسوار گردیدن سید المرسلین وصف آرای پیشوای دین

کیا جبرئیل نی نبی پہ نزول
اور کہا ای پیمبر مقبول
ہی تمہین حکم کردگار ہوا
لشکر دین سوار ہوا

علم دین کو سر بلند کرو
مرکبونکو طلب شتاب کرو

شاہ پیغمبران یہہ سنکی خطاب
اور یہہ فرمایا قصد جنگ کرو

اہل اسلام تھی جو تیس ہزار
سب ہوئی خود آہنی برسر

سب لئی گرز اور کمند و سنان
ہمہ درکف کمان و ترکش بند

ہوئی انصار جب مہیا سب
چاہتی تھی سوار ہون وہ جناب

گھوڑی پر جب نبی سوار ہوا
خود تھا یون بفرق پیغمبر

تھی زرہ جسم پر کہ صل علی
لوح تھی سیمتن پہ تحریر

دوش احمد پہ یون زرہ تھی عیان
دوش پر ابر تھی سپر خوش ہو

رو سوئی گرز اور کمند کرو
پر ضیا دیدہ رکاب کرو

متوجہ ہوئی سوئی جناب
تنگ گھوڑونکی اپنی تنگ کرو

ہوئی وہ سب جہاد پر تیار
چار آئینہ و زرہ در بر

ماہی بحر رزم شیر زبان
بکمر خنجر و بدوش کمند

مصطفی نی کیا عقاب طلب
تھا نہی روح الامین نے آکی رکاب

خوش پر اد سکو افتخار ہوا
پارہ ابر ہون بفرق قمر

فی الحقیقت کہ دام حفظ بلا
معنی جوشن صغیر و کبیر

لوح محفوظ پر خط قرآن
مہر پیغمبری کی بوسہ کو

ہوئی جبرئیل غاشیہ بردار
ملک الموت بن گیا عیار

نصرت و فتح حلقہ بوس رکاب
شاطرانہ روانہ بہیئت عقاب

بولا اقبال یون بطور نقیب
ہٹو آتا ہی کبریا کا حبیب

طبل و نقارہ تہی بلند آواز
طایر صور و بوق در پرواز

بسکہ نای دمی بنای دمید
گوش گردون دون اصم گردید

کی نقیبون نی جب صف آرائی
بہولا رفتار چرخ مینائی

میمنہ میسرہ ہوا طیار
قلب لشکر مین احمد مختار

ہیچ مین یون لگی تہی شاہ ہدا
قلب مین جسطرح سی یاد خدا

باد فراش رزم گاہ شدی
ابر سقای آن سپاہ شدی

بہر میدان لشکر شہ دین
لائی جاروب زلف حور العین

دونون لشکر ہوئی قریب قریب
یہہ صدا دی اجل نی ہو کی نقیب

وقت جنگ ہست جنگ باید کرد
کوشش نام و ننگ باید کرد

آغاز جنگ جوانان معرکہ خرام و بشہادت رسیدن اہل اسلام و آمدن مکین از صف شہ

ہو گیا گرم عرصہ گاہ نبرد
مرد آیا مقابل ہر مرد

آ ہتی تیغ شعلہ ریز ہوا
گرم میدان رستخیز ہوا

محو تہی بلکہ گردم پیکار
گویا مقابل ہوئی تہی جنت و نار

میان زن بی بن
بانز بن تیغ شمشیر زن
چل زن زن تیغ خنجر بران
باہم تیغ نیمچان
تہی بلایان ہر طرف بیجون
بہت انصار و بہ ہی شہید ہوئی
تہی سعید اور بہی سعید ہوئی

55

کرکی جام شہادت ایک ایکنی نوش
ہوا اکثر و نبی جا کی ہم آغوش
بہر اودہر بہی بہت تا زیست
گئی مابین نالی دست بدست
یہان کا جام کوثر و تسنیم
وہان کا اونکو دردہ ہی جحیم

صبح لیکی تا بہ نیمہ روز ‏— دم تیغ یلان تہا شعلہ فروز
ہوا دی حوصلونکا حوصلہ تنگ ‏— رستمو نمین رہی طاقت جنگ
صفین دونونہ ہل سکین مطلق ‏— جیسی تصویر جنگ کا ہو ورق
نرہی اسطرف وغاکی اومنگ ‏— نرہی ان سبھو نمین طاقت جنگ
ناگہان وہ ملید ابن عمر ‏— اپنی صف سی نکل پڑا باہر
گرگدن کو کیا غرض جولان ‏— آیا میدان مین مثل پیل دمان
خویشتن را بمعرکہ جنگ آراست ‏— از صف احمدی مبارز خواست
اوسکی آمد مین چہا گیا یہ ہراس ‏— ایک کے بھی بجا رہی نہ حواس
تہی جو نام اوران یکہ بڑی ‏— مثل تصویر تہی خموش کہڑی
کو خبر تہی جو وہ بڑہتا تہا ‏— ایک کا پر قدم نہ بڑہتا تہا

اجازت خواستن پسر زیرک از محبوب ذوالجلال و کشتہ شدن از دست ملید ابن عمر بمیدان قتال و تعدی نمودن اہل ضلال بد مآل

ساقیا دی شراب ساغر شوق ‏— نہو ما تحت سب سی ہو ما فوق
ساقیا اس سی ہی میرا ہی ملال ‏— کہ نہو دُرد بلکہ آب زلال
قسم اعلا پسند ہو جسمین ‏— شان ہمت بلند ہو جسمین
ہو جہان عجز کا سبہون کو مقام ‏— وہان لگاؤن جام خون آشام

ساقیا دی مئ زمرد فام | جسمین سرسبز ہو علی کا نام
ساقیا دی مئ خوشی مجکو | دی شراب عدو کشی مجکو
آج دی وہ شراب بہر بہر کر | جسمین آب حیات کا ہو اثر
ایک قطرہ اگر زمین پہ پڑی | ہون ابہی خفتگان خاک کہڑی
قصہ دستان سناتا ہون | ایک تو داستان سناتا ہون
پسر پیرزن بسان ہزبر | جل گیا دیکہکر تعدی گبر
آیا محبوب کبریا کے پاس | آیا سلطان انبیا کی پاس
عرض کی یا رسول عرش مقام | سب نے گم کی حمیت اسلام
حکم ہو مجکو یا رسول خدا | کہ کرون اسکا بند بند جدا
کہا حضرت نی ای پسر مخروش | جنگ نا دیدہ خموش خموش
کسطرح دون اجازت پیکار | ہون تیری مانکا مین امانت دار
گر تو غلطان بخاک و خون ہوگا | حال مانکا تیری زبون ہوگا
مجہسی جب وہ طلب کریگی تجہی | جز خجالت جواب کیا ہی مجہی
جب سنا اوسنی یہہ نبی کا کلام | گر پڑا پاؤن پر وہ نیک انجام
اور کہا دو رضا خدا کی لئے | اور بازوئ مرتضی کی سے لئے
نہ او منگ اپنی گر نکالونگا | یہان گلا اپنا کاٹ ڈالونگا

جب سنی یہہ جب سروران کی زبان
تب تو لاچار ہوکی حیرتی احمد
بولی حضرت تیری مراد ملی
جا تجہی رخصت جہاد ملی
جب سنا اوسنی مژدہ یہہ جان بخش
سوئ میدان مین اوڑا یا رخش

پہر اودہر سی بڑہا اودہر سی گبر
آ مقابل ہوئی پلنگ و ہزبر
لڑے جوان او کی زیر ران شبدیز
بولا تیغ زبان کو کر کی تیز
کلمہ گو کا ہمیشہ ورد زبان
مصطفی کو رسول برحق جان

پہر بسر ملک سی نہ تہا آگاہ
زیر برد ہی سپر اپنی پناہ
گر گئی ہنستی نی صد ہزار دریغ
سر بہکا کر گرا یہہ ماری تیغ
گر پڑا خاک پر وہ برق قدم ہو کر
چل بسا راہی عدم ہو کر

۵۸

[illegible]

ورنہ کر دونگا مین ابھی پامال — سم مرکب تلی بچھی پامال
کہا کافر نی قطع کر یہہ سخن — اس نصیحت کو گوش جان سی سن
ہی ابھی تیرا عنفوان شباب — ہی مجھی تیری کم سنی سی حجاب
چشم ہی پر بسان کور آیا — اپنی پانونسی سوی گور آیا
کیون ہوا چاہتا ہی صرف بلا — آرزومند کیون جہانسی چلا
کیون وبال اپنی زندگانی ہی — جا ابھی موسم جوانی ہی
نکر ای طفل طفل کرداری — اپنی مانکو ندی عزا داری
نوجوان نی روان کیا رہوار — لاف تا چند ہان بگیر و بیار
گرد سر نیزہ کو ہلا وہ گبر — آیا یون جیسی زخم خوردہ ہزبر
پسر پیر زن نی لیکی تبر — کاٹا نیزہ دستی اوسکا بند کمر
تب خجالت سی ہو کی تیغ بدست — آیا سوئی پسر وہ کر کی جست
ہوئی بایکدگر یہہ رد و بدل — تہ سم کی زمین گئی ہی دہل
یکدگر اس کمال سی لڑتی — لوگ دونو طرف او چہل پڑتی
ہوئی رد و بدل بہتر ضرب — گہوڑی دونو کی شل ہوئی ہم حرب
کہا کافر نی دیکی بی خبری — کیجئی کچہہ فن سپاہ گری
الغرض برق سان دکہا تلوار — لگا کہنی کہ ہان جوان ہشیار

فرط غم سی ہوئی بس اکباری
دہیان جب اوسکی ماںکا کرتی تہی
تب مخاطب ہوئی بچشم پر آب
بیتی پہنچی اگر مدینہ ہم
میری یاد مین یہ سر دہریگی وہ
... تو وہ ہو گیا شہید جفا
اسکی ... دم ... لائین لیتی تہی
کوئی فرزند بہی نہین میرا
یہہ ہوتا مین فاطمہ سی اگر
میرا کہنا نہ رد کریگی بتول
پر عجب دکہ کا حال ہووی گا
جا کی بیٹہی زمین پہ پیغمبر
نالۂ دردناک کرتی تہی
ساتہہ تہی جو مہاجر و انصار
گریۂ مصطفی کا دیکہہ کی جوش
دیکہہ حوران خلد نی یہہ ملال

اشک حضرت کی ریش پہ جاری
مصطفی آہ سرد بہرتی تہی
رحمت کبریا سوی اصحاب
اسکی ماں آئیگی بدیدہ نم
اپنا بیٹا طلب کریگی وہ
اوسکو وہاں مین جواب کیا دونگا
وہ تو پہلی نہ آنی دیتی تہی
کہ اوسی دون یہہ ہی پسر تیرا
اسکو دی ڈال اپنا ایک پسر
بسر و چشم وہ کریگی قبول
فاطمہ کو ملال ہووی گا
لیا سر اوسکا اپنی زانو پہ
گرد رخسار پاک کرتی تہی
رو رہی تہی بسان ابر بہار
قدسیون مین ہوا الکا خروش
غرفون سی اپنی سر وہی تہی نکال

ملکوت
تہا نہ جن مین تاب ...
زمین و جن نہی غرفون سی جہانکتی
سب یہ کہتا تہا بصد تامعقول
پہر جناب امین خود جبریل
کر رہی تہی مروی بہ آوازی بہان
پہ جبرئیل بتوکان و کرسی بیان

٥٩

کرم ہی انصار دین کی ہوش و حواس
تہی تعدی اودہر اودہر کو ہراس
تب تو مرکب کو اپنی کی ہمہمیز
ہو گیا تیز مثل آتش تیز
اوسکی آمد کا دیکہہ کر عالم
اوٹہہ گئی صاف لشکرونکی قدم

جو کی ثابت قدم رہی دوچار / اونسی چلنی لگی غرض تلوار
بہ تن غازیان ہزار ہزار / بس کل زخم کہل گئی یکبار
غیر سلمان و حضرت بوذر / رہا کوئی نہ نزد پیغمبر
اوس گہڑی تہی وہان رسول کبیر / غرق دریای حیرت تصویر
تہا عجب عالم شفیع الناس / رہست و چپ دیکہتی بحالت یاس
کیا روح الامین نی اسمین نزول / اور لگی کہتی یا جناب رسول
ہی خدا نی کہا کہ میری حبیب / آج تو دیکہہ معجزات عجیب
آپ بیٹہی ہوئی ہین کیا مضطر / آپ کا اسگہڑی ہی یار کدہر
ہان پڑہو جلد با کشادہ دلی / تحفہ نازل ہوئی ہی نادِ علی
دوند امظہر العجائب کو / دوند امظہر الغرائب کو
ہو کرو ختم اسی بصد تعظیم / دیکہو پہر قدرت خدای کریم
جب سنا یہہ زبانی جبریل / بس کہڑی ہو گئی بصد تعجیل
کی نبی نی شروع نادِ علی / اور ادہر سی نسیم فتح چلی

نزول جبرئیل امین برای تعلیم رسول رب العالمین و اوردن نادِ علی و آمدن آن ولی

ختم نادِ علی ہوئی یکبار / کہ ہوا دشت مین پدید غبار
گرد وہ سر بلند تا بفلک / سرمہ دیدہ تمام ملک

ہر زبان وہ قریب ہوتا تھا
...سکی پیغمبر خدا نی کہا
...و خزان مین بہار آئی ہی
ہر طرف بوئی یار آئی ہی
...ین گرد ہو گئی جبکہ حال
ہر طرف ہر طرف ہوئی وہ حال

۶۰

...سی پیدا ہوئی جناب نبی
...بہی نہ تہکی سی ماہ نبی
...جب سی ان سوار آ پہنچی
...تاہ و دلدل جبر آ پہنچا
...ساحب ذو الفقار آواز
...دی ملک نی فلک پہ آواز
...یعنی مولا کی صاحب اعجاز

بڑھ گئی طاقت و توانائی | تن مردہ دلونمین جان آئی

لیکہ جرات ہوئی عدو کی فوت | انکی جان آئی اونکی آئی موت

یہان علی نی کیا نبی کو سلام | پہر گلی سی لگی بذوق تمام

یون لگی اوسکہڑی گلی ہر ایک | پہر ہوئی دونو نور ایک کے ایک

بولی احمد رہی ولایت شاہ | کہ ہر ایک جا ہی حاضر و ہمراہ

ہوی انصار دین خوش و خرم | یہ جو نبی ہر ایک نی علی کی قدم

بولی حیدر سی صاحب لولاک | پسر سپر زن ہوا وہ ہلاک

کہا حیدر نی ہی مجہی معلوم | مین بہی اس مرتبہ ہوا مغموم

دیجیئی رزم جنگ کی رخصت | تا مکافات خون ہو یا حضرت

بولی احمد کہ ای سپہر شکوہ | ہان میری دل سی دور کر اندوہ

شاہ دلدل سوار شیر خدا | یعنی برہم زن صف ہیجا

اپنی مرکب کے پہیرتی ہی عنان | صفت برق اوسکو جولان

قبضۂ ذو الفقار ہاتہہ مین تہام | سوی میدان چلی بطیش تمام

راوی کہتا ہی سربلند بخشم | تہی رگ ہاشمی میان دو چشم

نعرۂ حیدری کا سن کی غریو | بہاگی صحرا مین ہر طرف دد و دیو

سر دشمن پہ مثل برق آئی | بلکہ مثل اجل بفرق آئی

اور سینہ نیزہ پایا اسی بیل گمراہ
جلد کہینچا لا الہ الا اللہ [illegible]
کینچ مین [illegible] نعرہ [illegible]
کی جو الی سنا [illegible]
سر پہ اوسکی [illegible]
چوب نیزی کی بس علم کر دی

٦١

ہلہ کرکا تبر مارنی وہ لشکر پر
تیغ کی شاہ نی وہ کاٹی تبر
تب بہا گرز کا سر اوسکی
بایا جملہ ایمہ بر اوسکی
مرتضی نی بہی طرف کام کیا
ہاتہہ سی اوسکی گرز چہین لیا

جب جدا ہو گیا سر بی پیر
کی شہ شیر خدا نی تب تکبیر
فوج اسلام کو ہوا معلوم
که زبون ہو گیا وه کافر شوم
شیر حق کی جو مین سنی تکبیر
خوش ہوی سب کبیر و صغیر

جب که خنجر کا اوسنی وار کیا — قلم اوسکو بھی چون خیار کیا
کسی حربه کی جب ہی نه ہوس — ہاتھه ملنی لگا بسان مگس
اور لگا کھنی وه سر کفار — حیف خالی کیا یهه گرز کا وار
گر اوسی کوه پر مین ہر دیتا — یهه یقین ہی که سرمه کر دیتا
پھر دیا گرز دست جاہل مین — اور کہا آرزو نه کہه دل مین
گبر نی گرز کو دو بار اتھام — مثل پیل دمان بطیش تمام
سر حیدر پہ کی دو دستی زد — کیا حضرت نی اوسکا حمله رد
گرز خالی گیا جو اوسکا نکل — جھوک مین آرہا وه منه کی بل
باز اوج شرف نی کی پرواز — جیسی کنجشک پر اوڑی شہباز
نہوا تہا درست وه کافر — که چڑہی شاه اوسکی سینه پر
کہا حضرت نی میرا کہنا مان — مصطفی کو رسول برحق جان
قایل وحدت خدا ہو تو — رہرو شرع مصطفی ہو تو
بخدا ہی امان جان تجھکو — تیری شاہی تجھی مبارک ہو
بولا وه مین یهه ره نچھوڑ ونگا — دین آباسی منه نموڑ ونگا
شه نی حجت تمام جب کردی — ذوالفقار اوسکی حلق پر دھر دی
تب تو چرخ بلند کانپ گیا — کفر کا بند بند کانپ گیا

[illegible] وه زمین کی اوپر
[illegible] زمین کی اوپر
[illegible] سجده زمین [illegible]
[illegible] زمین [illegible]
[illegible]
[illegible]

لامکان اور عالم اسباب | کرۂ باد و خاک و آتش و آب
جنت و دوزخ نبات و جماد | سدرۃ المنتہی و کون و فساد
علوی و سفلی و درست و خراب | بو قبیس اور زمزم و میزاب
چہ امیر و وزیر و شاہ و گدا | سب سے آتی تھی مرحبا کی صدا
لگا فرمانے خالق اکبر | آفرین زوج بنت پیغمبر
شہرہا حوروں نے بہر دفع گزند | آیۂ ان یکاد دونیک بلند
منتشر ہونے لگی تا زہرا | ہوئی قربان شوہر زہرا

فرمان جنگ مغلوبہ باصحاب اخلاص مآب و شکست خوردن اعدا بصد اضطراب بہ فیروزی اصحاب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ناگہاں دیکھکر یہ جرأت شدید | پسران و برادران مکید
ہوئی حیدر کی گرد با شر و شور | تھا سلیمان پہ یک ہجوم مور
آگ تھی ذوالفقار و دشمن خار | یکبیک ناریان ہوئی فی النار
دیکھ یہ حال لشکر اظلم | سب کا سب ٹوٹ ہی پڑا اک دم
شاہ نے اوسکو زیر تیغ کیا | علف تیغ بیدریغ کیا
دیکھکر مصطفی نے یہ سامان | جنگ مغلوبہ کا کیا فرمان
شہریار و سید مہاجر و انصار | تھام کر تیغ و دشنۂ خونخوار

[illegible] حلق پلیدان لائق | [illegible] لائق
[illegible]
[illegible]

گرز و کوپال و نیزہ و خنجر | بسر و گردن و بدن یکسر
کام کرنے جہان تلک کہ نظر | نظر آتی تھی بو [illegible] تن و سر
گردن اون سرکشونکی پست ہوئی | بادہ خون سے مرگ مست ہوئی

پایا ان غنیمت بسیار
پائی ان گنج و دفینہ بیشمار
لعل و الماس گوہر و زر و سیم
ابی اصحاب پر کئی تقسیم

دعا فرمودن رسول ذوالکرم
بہت زندگی پیر پیران

واقعہ رخصت معہ الالعباس حسن

[illegible]

سپیروں نکا جو ابر چھپایا تہا — تیغ نی صاعقہ دکہایا تہا
جب گھر آیا سحاب تیرہ مرگ — سر پہ برسنی لگی ہبان تگرگ
قتل حیدر نی جب شروع کیا — نیّر فتح نی طلوع کیا
مومنین زور تیغ برّاں سی — لیگئی گوئی فتح میدان سی
خوف شیران دین سی اہل ضلال — سب گریزان ہوئی مثال غزال
کافران گلہ گلہ رو بگریز — مومنان پر قفا بہ خنجر تیز
تن بی سر پڑی تہی بر سر خاک — سر بی جسم زینت فتراک
الامان گو ہوئی بقیۂ سیف — کیا حضرت نی اونکی حال پہ حیف
جب کہا لا الہ الا اللہ — رک گئی ایس وہین نبی کی سپاہ
پہنچا نزدیک قلعہ شکر دین — مومنان خوش منافقان غمگین
اہل در بہی نکل شتاب آئی — پونہنچی شاہ کی رکاب ائی
ہوا داخل غرض بخندہ لبی — ذکر کی اندر در علوم نبی
شکر دین گیا درون حصار — بت و بتخانہ ہوگئی مسمار
قلعہ جب اسطرح ہوا مفتوح — تن اسلامیان مین آئی روح
اسین سردار مسلین آئی — قلعہ مین خود حصار دین آئی
ایا تا گہہ خزانہ دار مکید — کی سپرد نبی ہر ایک کلید

آپ تو کیجیی دعا شہ دین
تاکہ وہ نوجوان ہوا اب زندہ
تب رسول خدا سوی اصحاب
لاؤ اوس نوجوان کی نعش شتاب
یہہ سخن جب نبی نی فرمائی
قبلہ رو جب اوٹھا چکی اوسکو
آگی آگی رسول برحق تہا
کیا سردار دین نی عریان سر
چشم حق بین سی اشک کر جاری
کہ خدایا یہہ تجہہ پہ ہی اظہار
اسکی ماں نی مجہی سپرد کیا
بہر زندان احمد مختار
گو کہ امت نی اسپہ جبر کیا
یا الہی بحرمت حیدر
واسطی اوسکی جانفشانی کی
واسطی اوسکی فروشی کی

اور غلام آپکا کہی آمین
نرہین بہیر زن سی شرمندہ
ہوئی گویا بدیدۂ پر آب
تا بصدق دلی کرو مین دعا
نعش کو اوسکی تب اوٹھا لائی
تب محمد کہڑی ہوئی رو رو
اونکی پیچہی وصی مطلق تہا
گیسوی عنبرین کو ہاتہہ پہ دہر
یہہ دعا کی بگریہ و زاری
ہی پیمبر تیرا امانت دار
اوسنی مجکو تو مینی تجکو دیا
دست امت سی جو ہوویں افگار
اس رضا جو نی شکر و صبر کیا
بعبادات و طاعت حیدر
واسطی اوسکی تیغ رانی کی
واسطی اپنی عیب پوشی کی

[illegible]
واسطی اوسکی [illegible] عزت کی
واسطی فاطمہ کی عفت کی
واسطی فاطمہ کی [illegible]
زینب و [illegible]
[illegible]

٦٥

ازپی عارض زرد گون
وزبرای غریق بحر خون
قادر اوسکی حیات پر ہی کریم
تو ہی احیا کیا عظام رمیم
یہہ دعا ناتمام تہی کہ بحکم خدا
جوان ایکدم مین اوٹھ بیٹھا

ہو دعا کیون نہ مستجاب وہین
جس دعا مین علی کہین آمین

گر اپا نون یہہ وہ سعادت مند
با دل شاد و خورم و خورسند

ہو کی محبوب ذو الجلال خوشی
بولی تبلا کہ تجہہ کیا گذری

عرض کی اونسی یا نبی مین تہا
محو گلگشت جنت الماوا

تہا مین حوروںسی صرف بوس و کنار
کہل گئی آنکہہ ہو گیا بیدار

متبسم ہوی رسول زمان
کہ نظر آئی گوہر دندان

متلاشی ہوئی جو خلق خدا
نملا پہر کہین علی کا پتا

مرتبہ کیا علی کو حق نی دیا
تین ساعت مین سب یہہ کام کیا

جب مدینہ مین آئی پیغمبر
سنی زہرا نی یہہ تمام خبر

فاطمہ نی کہا یہہ سن حالات
سب علی کی عجیب ہین عادات

آپ جسدن سی یا رسول اللہ
ہوئی راہی یہان سی لیکی سپاہ

نہین مجہسی جدا ہوئی ایک آن
اسد اللہ سرور مردان

مجہکو حیرت ہی یا شفیع الناس
گئی کسوقت یہانسی ایکی پاس

اس ولایت کا وہ کری انکار
جسکی مان ہو زن خطا کردار

دیکہہ یہہ معجزہ رسول خدا
لگی کرنی سجود شکر ادا

الغرض بعد فتح ہو خورم
ایک منبر طلب کیا اوسدم

ہوی ہی جو وہ قائل اسلام
جمع اکر ہوی وہ لوگ تمام
تب تو منبر نشین بزم ظہور
گیا منبر پہ با دل مسرور
کیا ایک خطبۂ فصیح شروع
جسمین ہی مندرج اصول و فروع

٦٦

[illegible]
ہوئی [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] صلوات
ہوئی [illegible] کلام
جب [illegible]
وہان [illegible] تمام

چھوڑ اپنی طرف سی ایک امین | سوی یثرب روان ہوئی شہ دین
لیکی ہمراہ نصرت و اقبال | چلی با صد شکوہ و جاہ و جلال
گرد پیش اونکی سب آلی جمع | جیسی پروانہ گرد عارض شمع
ہوئی راہی خوشی سی ہم آغوش | آب شیرین و تلخ کرتی نوش
ہرکوئی محو لطف آب و گیاہ | قطع کرنی لگی منازل راہ
ہوئی محنت جو اوس سفر کی تمام | پہنچا نزدیک لشکر اسلام
ہوا جسدم نواح شہر اظہار | بارگاہ نبی ہوئی تیار
لگی فرمانی سید عالم | ہونگی کل داخل مدینہ ہم
جب نبی خیمہ مین فرود آئی | جبرئیل اونپہ لی درود آئی
ابھی یہہ معجزہ ہی طولانی | ہی لطیف و نفیس لاثانی
بڑھ گئی ہین منازل ارقام | یہان پہنچ کر کیا قلم نی مقام

مراجعت رسول خدا سوی مدینہ و منازل قریبہ قریبہ

سنو ای سامعین علم آگاہ | معجزات علی ولی اللہ
اس حکایت مین ایک حکایت اور | نظم ہوتی ہی مستمع ہو بغور
جب رسول خدای ذو الاکرام | آگی داخل ہوا میان خیام
پاس یثرب کے سب یہہ قافلہ تھا | ایک فرسخ کا کل مفاصلہ تھا

[illegible] مین ہوئی پیدا
[illegible] آئی [illegible]
صدف مین جیسی جوہر [illegible]
[illegible] نبی [illegible] الامال
[illegible] استقبال
[illegible]

[illegible] مخصوصا امیر خبر کر
سوی مجمع چلی بشوق کثیر
ساکنان مدینہ سب ہمراہ
گرد مجمع نبی تھا درمیان چو ماہ
یہان آتی سنا جو بھائی کو
خود نبی نکلی پیشوائی کو

ہوئی باہم دگر ہم آغوشی | یاد ہجران نبی کی فراموشی
لائی خیمہ میں سید الثقلین | جمع تھی ایک برج میں سعدین
پھر تو جو جو مدینہ سے آیا | اوسنے دیدار مصطفی پایا
مرتضی سے غرض رسول اللہ | لگی فرمانے سب حقیقت راہ
یہاں علی نے بھی کردیا اظہار | سب نفاق منافقان یکبار
جای مذکور میں وہ اوترے جب | ہوئی آسودہ رنج راہ سے سب
آنے والون نے پایا اذن عموم | تھا عجب خیمہ نبی میں ہجوم
سب جو اذن دخیل پاتی تھے | چار آتی تو چار جاتی تھے
کچھ جو باقی تھا دن سو یون گذرا | آئی جب شام تو رسول خدا
لگی کہنے بلال سے اوٹھو | بانگ قد قامت الصلوٰۃ کہو
جمع سب مومنین ہوئے یکبار | تھے ہزارون مہاجر و انصار
وہان مصلے تھے جمع خارج و ہم | معترف عجز کا محافظ فہم
پڑھکے دونو فریضون کو وہ شاہ | خیمہ گہہ میں گئے بحشمت و جاہ
ہمدگر حیدر و رسول خدا | حرف زن صبح تک رہے یکجا
بلکہ گر ہوتی تھی ہی گفتار | کہ عیان صبح کی ہوئی آثار

طلوع سحر و سوار شدن جناب خیر البشر سوی مدینہ منورہ مدن

اٹھوی [illegible] بنظر فتن
کلام قبر حیدر [illegible]
ساقیا دی مجھی مے توفیق
ہے یہ توفیق و ہمسفر رفیق
دے دل میں ہی نشاط [illegible]

68

[illegible] ہوئی [illegible]
جمع ہوئے [illegible]
قصہ [illegible]
ہمہ حوران جنت [illegible]

لائی عود و گلاب کو رضوان
مشک افشان تھی بہر مجلسیان

پھر چلی دور جام دستا دست
اہل محفل تمام ہون سرمست

جب چڑھی نشۂ نشاط و سرور
ساغر دل خوشی سی ہو معمور

کوئی محو صدائی نوشا نوش
کوئی مخمور اور کوئی مدہوش

کہین شیشہ پڑا ہوا ہی لنڈہا
کہین وازون پڑا ہوا کاسا

کوئی چلاتی ہی ہان پلا ساقی
لب ساغر کا لب ملا ساقی

کوئی میکش ہی سر کشیدہ ردا
کوئی سرمست ہی دریدہ قبا

دست رندان بعین مشتاقی
ہین حمائل بگردن ساقی

پائی خم پر دھرا ہی ایک کا سر
ایک کا لب ہی حور کی لب پر

ایک نی سر دیا سبو پہ ٹیک
شیشہ در دست جھومتا ہی ایک

جب یہہ سامان دست کرد و نمین
پائی ساقی پہ سر کو دھرون مین

جبکہ یہہ حوصلہ ہوا مجکو
دل نادان نی دی صدا مجکو

جب تجہی عشق مرتضی ہووی
تیرا جنت مین داخلا ہووی

کیجو اس بزم کا قرینا تو
اور شراب طہور پینا تو

کیا چھٹی ادھر قلم کی عنان
تھا کہان اور آرہا ہون کہان

شیعیان معجزہ عجیب سنو
دوستان قصۂ غریب سنو

تھا بزم ... دور شب مہتاب
... [illegible] ... شب
... صلاحی ... [illegible]
... سرولی ... [illegible]
... اختران ... [illegible]
... تسبیح ... [illegible]
... اپنی ... [illegible]

۷۹

اور سطر نی عیان ہوا خورشید
صبح کی لی کی جانماز سفید
طالب طاعت الہ ہوا
یعنی خود تکیہ سجدہ گاہ ہوا
تب پیمبر نی با خواص و عام
کی نماز سحر غرض کہ تمام

ہم نجاوی رسول خالی ہاتہ
ہو نواسونکی واسطہ سوغات
ہی حقیقت یہہ لطف ذات حسن
لائق بازی حسین وحسن
تب رسول خدا نی دی آواز
کہ ای گروہ صحابہ دمساز

٧٠

[illegible]

یہہ خوشی پھر علی العموم ہوئی — شہر کی داخلی کی دہوم ہوئی
ہوئی تیار سب صغیر وکبیر — انتظار رسول رب قدیر
اسمین ناقہ طلب ہوا یکبار — چاہتی تہی نبی کہ ہون اسوار
سوی صحرا نظر گئی ناگاہ — بس نظر آئی قدرت اللہ
ایک آہو تمام نقش ونگار — ایک آہو تمام باغ وبہار
ایک آہو تمام قدرت حق — ایک آہو طلسم کیمیا ورق
ایک آہو تمام سحر وفسون — شاہد حسن صنعت بیچون
قابل مرغزار خلد برین — ہی خطا گر کہو نمین آہوی چین
زندہ ایک بوستان نظر آیا — بلکہ باغ روان نظر آیا
سرخ وزرد وسفید وسبز وکبود — گونا رنگ وہان تہا موجود
رم معشوق اوسی عاری تہا — دلکی رمنی کا وہ شکاری تہا
دیکہہ اوسی بول اوٹہی نبی خوش ہو — یا علی قدرت خدا دیکہو
لوگ ہاتو نپہ ہاتہہ مارتی تہی — واہ واہ سب کی سب پکارتی تہی
اگ جو جو تہی صاحب ادراک — جنکی تہی ذہن بسکہ چالاک
سب نی یکدگر یہہ کی گفتار — منکشف ہمیہ ہوگیا اسرار
ہی آہو غزال خلد برین — اسکولائی ہین جبرئیل امین

کیا قنبر نی اسپ کو جولان | سر پہ چھایا ہوا غزال رواں
جب وہ محبوب جو کڑی پھرتا | رم معشوق کو خجل کرتا
وہان یہہ تھا حال آہو و قنبر | اب سنو یہان نزول پیغمبر
ساتھ حضرت کی تہی ہزار سوار | ہمہ قوم مہاجر و انصار
نیزہ ہاتھی سر بلند چرخ تلک | گویا نیزو نیہ دسہر لیا تہا فلک
کرتی تہی نعرہ یلان سی ظہور | معنی یوم ینفخ فی الصور
گرد پیش نبی صفوف سیاہ | جسطرح بحر موج کی ہمراہ
قلب لشکر مین یون رسول امین | بیٹھی خاتم پہ جسطرح سی نگین
اسد اللہ تہی بدست یمین | دست اقدس مین اونکی رایت دین
وہ علم جسکی نور سی روشن | بجہان نخل وادی ایمن
اور رسول خدا کی دست یسار | تہا ابوذر لئی علم پر وقار
علم بوذر و علی یکجا | نظر آتی تہی صورت جوزا
جسم بوذر مین ایک سفید قبا | سر پہ عمامہ اور کمر مین ردا
تھی یہہ باطن مین جیسا بوذر | جیسی اخگر پہ زیر خاکستر
رؤسا کی لکھوں جو نام تمام | ہو یہان مثنوی کو طول کلام
بس اسی شان سی رسول اللہ | ہوئی داخل مدینہ مین ناگاہ

ابہی نہین بنا ہوا مرغ نہان
بیٹہی تہی جمع ہو کر سب شفقان
ہو رہی تہی نہ ... رسول کا
سب حضرت ... تہی
خانہ ... مقبول ہوئی
ہوا ... خاص ... پیغمبر
تہا ... تہی ...
جب کہ کرتی تہی ...

اور حسن حسین نی آئی تہی
پہلی بیٹی کی گہر مین جاتی تہی
پہر اسی ہو کی وداع جاتی
بعد آتی تہی گہر مین زہرا کی
بس یہین ختم ہی حکایت ہی
اب سنو داستان روایت ہی

کمند انداختن قنبر برای آہوی عربدہ جوی و شکستن کمند مانند تار موی و گرفتار شدن قنبر از آفت ناگہانی و نزول بلای آسمانی

یہاں قنبر چلی کمند بدست / کرتی آہو کی ساتہہ ساتہہ ہی جست

بہر صید غزال زرنگار رنگ / وہاں سی جا نکلی وہ کئی فرسنگ

گو نہ آہو کہیں ٹہرتا تہا / انکا گہوڑا بہی کام کرتا تہا

جب کئی تازیانہ و مہمیز / برق ساں ہوگیا وہ مرکب تیز

رہ گیا جب قریب ہو خورسند / ماری آہو پہ حلقہ ہای کمند

دیکہا آہو نی پہر کی رو بہ قفا / اپنی شاخوں کو دی تکان ذرا

ٹوٹی وہ حلقہ کچی سوت کے طرح / اوڑ گئی تار عنکبوت کی طرح

جا کی قنبر نی ایک جا ماری / تین حلقہ کمند کی ماری

صاف باہر نکل گیا وہ شریر / جیسی انگشتری سی نکلی تیر

ایک جا جب پڑا گیا جو پہر قابو / سات حلقوں میں پہنس گیا آہو

آنکہہ جہپکی کہ ہو گیا باہر / جیسی بازی کی وقت بازیگر

دیکہہ انداز آہوی طناز / بہولا بازی کو چرخ شعبدہ باز

چلی ہفتاد بار حلقہ دام / نہوا وہ غزال وحشی رام

گوش تک اپنی کھینچ کر باری
چاہا ایک تیر بخطا ماری
نہوا تھا ابھی وہ تیر روان
کہ صدا آئی دشت سی ہان ہان
ناگہان دست راست سی یکبار
ہوا تا آسمان بلند غبار
ہوا پنہان رواق چرخ کبود
چشم خورشید تھی غبار آلود
جب ہوا چاک چاک دامن گرد
گرد سی ہوگیا عیان ایک مرد
فر کیا دیو گرگدن پہ سوار
غرق آہن مسلح و خونخوار
سب کے لب پر یہی سخن دیکھا
کوہ البرز گام زن دیکھا
تھی یہ مرکب پہ اوس جوانکی شکوہ
جسطرح سی دھرا ہو کوہ پہ کوہ
نیزہ در دست گرز در قربوس
دوش پر حلقہ کمان طوس
تھا دھرا خود آہنی بر سر
اور تھی جوشن گران در بر
بکمر تیغ و ترکش پر تیر
سوی قنبر رواں ہے تند و دلیر
ہر گھڑی زیر لب یہی تھا کلام
ہاتہ کوتاہ اجل گرفتہ تمام
اوسطرف تیر کو روانہ نکر
تن میری پیک نشانہ نکر
قاصد پیک ماست آہو نیست
انچہ تو بردہ گمان او نیست
اوسنی جب اسطرح سی نعرہ کیا
تب تو قنبر نی ہاتہ تھام لیا
دیکھ کر اوسکی وہ شکوہ و شان
عقل قنبر کی ہوگئی حیران

اور کہا اوسنی تیرا نام ہی کیا
اب تجہی ہی سر ایران کا ہی کیا
وہ لگا کہنے لا لا بنام مون ابنا نام
ہیں ہوں تیغ سر رودھی ہیں
ازتیمن ہی ایک ہی نمین
اوسکا ہنسنی سی ہی نمین

ملہ ۷

نام کنیہ ملا بہ رستم
اور گیا رنگ عارض قنبر
کہا قنبر نی ای دلیر جوان
نام دشمن بتا مجھی اس آن
یون لگا کہنے وہ بل گمراہ
ہی وہ دشمن علی ولی اللہ

نام آقا کا اپنی بس قنبر | ہوئی حیرت مین آ کی سن قنبر
لگی کہنی کہ ای بریدہ زبان | تو کجا اور کہان شہ مردان
منہ کو مشک و گلاب سی دہو کر | لیتی ہین نام نامی حیدر
لگا کہنی وہ کافر دغلی | ہی مگر تو ز دوستان علی
ہان تجہی ہوشیار کرتا ہون | دیکہہ نیزہ کا وار کرتا ہون
کہکی یہہ وار اوس لعین نی کیا | کیا سبکدستی سی انی بچا لیا
نیزہ اسطرح سی نکلتی تہی | آسمان پر ملک کا دہلتی تہی
بندہ گیا تہا یہہ نور کا ہالہ | جسطرح شعلہ ہای جوالہ
رہی تا دیر بس یہہ رد و بدل | ہوئی اسپ و سوار دونو شل
نیزہ آخر کو دونو ٹوٹ گئی | ڈانڈ ہاتہون سی بہوٹ چہوٹ گئی
طرح تیر افگنی کی جب ڈالی | دونو ترکش بہی ہوگئی خالی
گرز پر گرز یون گرا آ کر | جسطرح دو پہاڑ ہین ٹکر
عقل گم ہو گیا ہوی کہ وقت نبرد | کوٹ تی ہین عبث یہہ آہن سرد
جبکی شمشیر کی بہی وار چلی | تب تو گہوڑونسی اوتری دونو بلی
ہوئی کشتی کی بکدگر تدبیر | ایک کا ایک تہا گریبان گیر
دونو کی یہہ عرق ہوئی جاری | کہ زمین ہوگئی تہی گل ساری

لڑی دو دونو جوان نہایت خوب | زانو تک گئی زمین مین ڈوب
پر کہان دیو اور کہان انسان | سنو نیرنگی فلک کا بیان
اوسی ناگہہ پا زمین سی اوٹہا | بس کہ زور بند ہمام قنبر کا
رو کر کیا سوی آسمان [illegible]
[illegible]

چاہتا تھا کری یہہ سر کو جدا
اسمین قنبر نی قہقہہ مارا

دیکھکر زہر خندہ قنبر
ہوا حیران وہ روک کر خنجر

ہنسکی کہنی لگا وہ گبر ذلیل
زیر خنجر تہا کیا ہنسی کا محل

تو تو اب کوئی دم مین مرتا ہی
کوئی اسوقت خندہ کرتا ہی

ہی یہی وقت وقت بازپسین
گریہ کر گریہ جای خندہ نہین

کہا قنبر نی تب ای بیدین
غافل از بازی سپہر برین

میری گردن جدا اگر ہوگی
میری آقا کو یہہ خبر ہوگی

آج تو نی کیا جو میرا حال
کل کرینگی یہی وہ تیرا حال

گبر بولا بتا تو اوسکا نام
بولی قنبر علی علیہ سلام

ہی تو جسکی تلاشمین سرگرم
ہون مین اوسکا غلام ای بی شرم

نام حیدر جب اوس لعین نی سنا
سر بی مغز کو بہت سا دہنا

کردیا واگذاشت قنبر کو
رکہہ لیا پہر کمر مین خنجر کو

پہر یہہ کہنی لگا کہ او نادان
اور کہا لی ابہی ہوا سی جہان

سر اوتارونگا مین گر آیا ہاتھ
تیری آقا کا اور تیرا ساتھ

جب کہ قنبر سی کرچکا یہہ سخن
پہر لگا باندہنی میان رسن

لیکی گردن سی تا کمر اوسدم
ڈالی سو حلقہ پس بہم

[illegible]

۸۵

یا تو وابستہ تھی خوشی کی ساتھ
یا بندھی ہی برقفا وہ دونو ہاتھ
یا تو آئی تھا فرحت دلی
یا چلی کیسی نامرادی سی
نہین رکھتی ہی کوئی دل خوشنود
شعبدہ بازی سپہر کبود

عقل ہوتی ہی یکبہ دیکہہ کی دنگ / ہر گہڑی ہی چرخ چنبری کا رنگ
ہوا القصہ وہ لعین تو سوار / اگی قنبر کو دہر لیا یکبار
قنبر باوفا نی منہ کو پہرا / اپنی گہوڑی کی کانین یہہ کہا
ساتہہ یجانا نہین مناسب ہے / تجکو رہنا یہین مناسب ہے
اسلئی یہان مقام ہی اچہا / ڈہونڈتا ائیگا میرا مولی
تو باعجاز شاہ عالیجاہ / کیجیو میری حال سی آگاہ
گو کہ جو پای دار گیر ہوا / پیر غلام آپکا اسیر ہوا

تا رسیدن قنبر نزدیک پیغمبر و مضطر گردیدن آن سرور و روانہ گردیدن حیدر صفدر در تلاش آن بصحرا و کوہ بدیدہ تر

وہان تو قنبر پہ یہہ ستم گذرا / اب سنو یہان کی سرگذشت ذرا
رہ گیا جبکہ روز چار گہڑی / ہوئی قنبر کی تب تلاش بڑی
آئی یہان اوسکی انتظار مین شام / نہ پہرا قنبر خجستہ مقام
تہا یہہ پیغمبر خدا کا حال / کر دل پاک پر ہجوم ملال
نگران ہر طرف رسول اللہ / در مسجد پہ ہر گہڑی تہی نگاہ
کہا آہوئی دشت دین نہ پہرا / نہ پہرا قنبر حزین نہ پہرا
واہ کیا بندہ پرور ہی یہہ / دیکہو شان پیمبری ہی یہہ

بہی کہنی علی سی پیغمبر
یا علی کیون نہین پہرا قنبر
گئی آہو پہ مارنی کو کمند
نہین خود ہو گئی ہون پابند
یا علی تم کرو جستجو [illegible] کرو
ساز و سامان رہ درست کرو

سن علی نی [illegible]
[illegible] قبول [illegible]
[illegible]

یون چڑہی اسپ پر امام مبین — پسر اسپ جون رسول امین
جب روان شاہ ذوالفقار ہوئی — مصطفی آکی ہمکنار ہوئی
ہوئی دو نور اسطرح سی وصل — جسطرح زیر عرش تہی در اصل
ہوئی رخصت نبی سی حضرت شاہ — کہا تو جاؤ فی امان اللہ
بہر حفظ علی عمر انی — دم کئی سورہ ہای قرآنی
پہر تو دلدل کو زیر ران کر گرم — جستجو مین علی ہوئی سرگرم
دیکہتی دیکہتی قدم کا نشان — گئی کوسون تلک شہ مردان
کہی صحرا سی کرتی تہی یہہ کلام — کہین تجہہ مین چہپا ہی میرا غلام
چہان ماری پہاڑ اور صحرا — نہ ملا پر کہین نشان نہ ملا
کبہی کہتی تہی کوہ سی حیدر — کیا تری گہاٹیون مین ہی قنبر
کوہ و صحرا و قلزم و گرداب — سب کی سب دیتی تہی علی کو جواب
دور سی دیکہتی ہین کیا مولا — خالی گہوڑا کہڑا ہی قنبر کا
سر جہکائی ہوئی ہی وہ رہوار — رو رہا ہی بسان ابر بہار
اوسنی دلدل کی جبکہ پائی بو — سوچ مین دیکہنی لگا ہر سو
دلدل باوفا نی بہی وس آن — اسپ قنبر کو بس لیا پہچان
اسپ قنبر سوی جناب امیر — یون چلا جون کہ کمان کا تیر

[illegible] دیکہی [illegible]
پائی دلدل [illegible]
دیکہتی [illegible]
مصطفی [illegible] وفا [illegible]
کہا مولا [illegible]
[illegible] کہان ہی [illegible]

،،

کہا قصہ شتر نو تین تمام
چشم سی پڑ گیا زبان کا کام
وہ سلیمان سریر شاہ زمان
جانتا تہا زبان جانوران
ہوئی وہ سرگذشت سی آگاہ
پر ہوا دل کو صدمہ جانکاہ

دلپہ تازہ الم ہوا طاری
اشک آنکھوں سے ہوگئے جاری

آہ دلدل پہ جب ہوا اظہار
گم ہوا میرا مونس و غمخوار

اسپ قنبر کی منہ سے منہ کو ملا
پھر وہ لیتا ہوا سراغ چلا

رکھ کے نقش قدم پہ اپنا قدم
دو تو گھوڑے چلے غرض باہم

ایک اپنے سوار کو روتا
ایک تیمار دار کو روتا

پر یہاں جب امام عرش وقار
دیکھتے ہیں ذرا بلند غبار

اوسی جانب عنان مرکب پھیر
رہتے اوسکی تلاش میں تا دیر

گو کیا تو بسا تفحص حال
حال قنبر کا کچھ کھلا نہ مآل

رسیدن قسیم جنت و نار در میدان سبزہ زار و پیدا گردیدن گلزار فرحت آثار و صفت اشجار و انہار و بوستان سیمین بہار

ساقیا دے وہ ساغر ایمان
کہ نشہ میں کروں میں سیر جنان

ہاں پلا دے شراب ناب بہشت
روے دل پر کھلے جو باب بہشت

ہمہ رنگین خیال ہو جو مے
اور سراپا زلال ہو جو مے

دے وہ ساغر کہ جو دکھائے بہار
پھولے آنکھوں میں تختہ گلزار

دے مجھے جام ارغوانی رنگ
سرخ تا ہو یہ زعفرانی رنگ

دے وہ رشک چمن ایاغ مجھے
کہ کرے نشہ باغ باغ مجھے

دے مجھے جام بادۂ رنگین
کر بیاض خرد سے ہوں گلچین
گر مے ساقی ذرا ہو دماغ
باغبان جا لگے کہو دے باغ
دل ہے مائل نظارۂ دشت
چمن آئے اب کروں گلگشت

٧٨

[illegible]

جسکی در کا مقیم ہو رضوان / جسکی خدام حور اور غلمان

دور میٔ ہو اگر وہان منظور / آئی گردش مین جام بادۂ نور

بر سر داستان پہر آتا ہون / سانحہ ایک نیا سناتا ہون

ہوئی جب قطع وادی پرخار / پہنچی ایک سبزہ زار مین ایکبار

دشت تہا صفحہ زمرد گون / صاف مثل بطون صاف درون

تہی اوسی سبزہ زار سی اظہار / سبزہ خط گل رخان کی بہار

ہوگیا عکس سی اوسی کے تمام / شیشۂ آسمان زمرد فام

ایسا تہا سبزہ دل فریبندہ / مردہ ہو اوس زمین پر زندہ

تہا عیان اوس نواح کی مابین / اثر ارض مجمع البحرین

خضر موسی جہان ہوئی دوچار / ماہی مردہ ہو گئی جاندار

پس نظر کرتی تہی جہان تک کام / مخمل سبز ہی بچہا تہا تمام

سوی اوس سبزہ پر اگر بیمار / تندرستی کی ساتہہ ہو بیدار

یہہ ہوای خوش اوسی آتی تہی / روح پژمردہ فرح پاتی تہی

کف پا جسنی اوسجگہہ دہر دی / چہٹ گئی بس دماغ کو سردی

دل شبنم یہہ چاہتا تہا وہان / ہون اسی سبزہ زار مین غلطان

شبنم اوس سبزہ زار کی اندر / جون زمرد کی کان مین گوہر

[illegible]

۷۹

جب ذرا لگ چلی وہان کی ہوا
پہر نہ پوچہو وہ وزیر سردیکا
دانت سی دانت بجہی یکبار
سبکین جاڑی کا چڑہا بخار
ایکطرف کو وہ سبزہ نو خیز
ایکطرف کو نسیم عنبر ریز

تھی اوسی سبزہ زار کی اندر ایک نہر روان ابد سی او دہر
یون نظر آتی تھی وہ ضرب مثل سبز کاغذ پہ نقرئی جدول
یا وہ ہی خط کہکشان سما لاجوردی سپہر پہ پیدا
پس اوسی سبزہ زار مین اکباغ باغ خلد برین کا چشم چراغ
اوس گلستان روح افزا کا باغبان ازل چمن پیرا
چمنونکی عجب روش تقسیم روکش صفحۂ ریاض نعیم
ثمر و برگ سی کوئی ڈالی مثل دست سخی نہ تھی خالی
سبز و شاداب تھی زمین وہ تمام تھا نہ برگ خزان رسیدہ کا نام
ظاہرا رکھدیا تھا باغ کا اسم تھا وہ باطن مین باغ طلسم
تھی گلونسی زمین بوقلمون ایکطرف میوہ ہای گوناگون
میوی حد شمار سی افزود فصل بی فصل کی سبھی موجود
سیب رخسار مہوشان تھی سیب تھا نہ جنکو خزان سی کچھہ آسیب
پر ثمر ایکسو درخت بہی تھی جسی نخل سیب سی بہی بہی
ایکطرف بارور درخت انار رشک پستان حور جسکی بہار
شاخ پر یون ترنج جلوہ نما دست سلطان مین جون ترنج طلا
کولی جو سرخ سرخ تھی ساری نخل پر تھی ہزار انگاری

انبا جو تھی بہا کی کا جوف بھرا
در کو کود لگا ہوا تھا کھرا
پھر شجر وہ ثمر مین جو بار آمود
تھی وہ اوسی باغ مین سبھی موجود
نخل سیب باروار جھومتی تھی
پھل وہان کی زمین کو چومتی تھی

لطف خالق کا ...
تھی ایک شاخ نخل ...

بی ثمر تھا گوشہ گلزار / سب درختوں میں ایک درخت چنار
سوا اوٹھا پنجہ دست عاجز / باغبان ازل سے کہتا تھا
جیسی ہے کردی بارور یکبار / یا الٰہی برای فصل بہار
تاگ انگور پر یہہ طرفہ بہار / جیسی خمیازہ کش کوئی میخوار
خوشہ جھو کی ہوسی لیتی تھے / میکشونکو نوید دیتی تھے
ہی کینری جو دار بست سے چھاون / ظل طوبی ہی ہیچ جنکی چھاون
سرو آراستہ ہی دوش بدوش / شکل مینای سرب بدہوش
ایک مشتاق سیر باغ پری / دیکھہ تو ایک پانو سی ہی کھڑی
شاخ پر اسطرح گلونکی بہار / جیسی دست حنائی دلدار
بوئی خوش گل سی ہی ہی مسعود / جیسی آتش سی ہی نمایان دود
نہین کوئی درخت طالب آب / صورت نخل شمع خود سیراب
بیٹھ ری پھولوں کی گر گری یکبار / نہ صبا نی کیا گلی کے ہار
ابر کو دن مین ایکبار آنا / بس ایدھر سی ادھر برس جانا
مثل شاہان بصد ہزار جلوس / باغکی انجمن مین تاج خروس
کیون نہ ہر شاخ گل سی جا کے / عشق پیچان کے طرح دل لپٹے
عکس گل نی جو کی ہی جلوہ گری / ابر ہی مثل کاغذ ابری

[illegible]

81

دیکھی حسن باغ کا عالم
رکھہ کی آنکھونپہ عینک شبنم
ہر طرف ایک چشم سی نگران
محو نیرنگ بوستان جہان
ایکطرف کوہ وہ لطف دکھا
سبزہ خط یار سے بہتر [illegible]

کہین گلشن مین تجمل داودی | کہین بلبل کی لحن داودی
کیا گل جعفری کا کیجے بیان | ہی لٹاتا چمن مین اشرفیان
کیا بیان ہو لطافت زرد درد | گل خالص کا جیسی رنگ ہی زرد
کہین گیندی نے جوش ہی مارا | زعفران زار ہی چمن سارا
ایک طرف رونق گل نسرین | غیرت عارض بتان چین
ایکطرف یاسمین ہے سیمین خام | گل مہندی ہے اوس چمن مین تمام
ایکطرف ہی گلاب کی بو باس | ایکطرف سوسن کبود لباس
جمع یکجا شگوفہ رنگین | حیرت افزای خوشۂ پروین
غنچہ گہر ہی صراحی گلفام | تو ہر ایک گل ہوا ہی صورت جام
می شبنم کو کرکے نوشا نوش | سب جوانان باغ ہین بیہوش
پہرتی ہی بہر جستجوی نسیم | لی کاندہی پی اپنی بار شمیم
باغ کا دربان دیدہ وا | محو نظارہ گل رعنا
گل ہین جتنی جہان کی اندر | ہین سب اوس بوستان کی اندر
ایکطرف حوض ہی بآب و تاب | دیدۂ عاشقان کی طرح پر آب
نہین فوارہ یہان اوچہلتا ہی | حوض کا حوصلہ نکلتا ہے
اوس گلستان کی دیکہ دیکہ فضا | نہین فوارہ ہی یہہ دست دعا

ہری اب بہی اہا سا
اب پہر آسمان کو جاتا ہی
رخ گل پر بہ رشک افشانی
در شبنم کی طرح غلطانی
جب پلٹ بوی گل کی آجاتی
ہی بہر تشام جان لاتی

٨٢

ایکطرف اوسنعبر پیچان

وہین فراش باد تند آتا | سب چمن سی اوڑا کی لیجاتا

سنبل اسطرح گرد عارض گل | جیسی رخسار یار پر کاکل

پیش رو بلبلونکی گل کا ورق | ہی گلستان بوستان کا سبق

ہمصفیران مین زمزمہ کا خروش | جسکو سنی کو گل سراپا گوش

سرو کی بیچ کرکے جلوہ گری | قہقہہ مارتی ہی کبک دری

اور ہر ایک شاخ پر بصوت حسن | مرغ تسبیح خوان چمن بہ چمن

نہر کے پاس پاس جو تیار | کہین طاؤس ہین قطار قطار

ایکطرف طوطی شکر خا ہے | واہ کس کس مزہ سی گویا ہی

قمریان محو یاد حق ہر سو | کہین حق سرہ کہین کوکو

رخت خاکستری گلیمین طوق | دل و منقار صرف نالۂ شوق

عندلیبون کا شاخ گل پہ ہجوم | اس غزل کی پڑی ہوئی تہی دہوم

غزل از زبان و فصاحت بیان عندلیب خوش الحان آن بوستان

باغمین آمد بہار ہی آج | چشم نرگس کو انتظار ہی آج

پا بزنجیر موج آب ہے کیون | باغ مین سرو جویبار ہی آج

آئیگا کیا کوئی صنوبر قد | قمریونکا نگر شکار ہی آج

نکہت گل ہوئی ہی مژدہ رسان | باد کی گہوڑی پر سوار ہی آج

[illegible]

٨٣

شاہ دلدل سوار آتا ہے | تا فلک نور کا غبار ہی آج

کہا میتی کہ ہو سخن بترا | مژدہ بجان بیقراری آج

جذا مرحبا جزاک اللہ | عزت و عیش ہمکنار ہی آج

فرد شوق جمال یار کی ہاتہہ — دامن و جیب تا تار ہی آج

ائی ای ضمیر مطلب پر… — یہان منظور اختصار ہی آج

دن توکل دو گہڑی رہا ہوگا — کہ ہوا وہان نزول مولا کا

لطف سی ہر طرف وہ دشت بہرا — اور ڈہلتی ہوئی وہ دہوپ ا

دیکہہ شوق ورود حیدر کا — ہر طرف سی یہہ آرہی تہی صدا

چہپ گیا مہر شفق ہی باقی — آپ آجا کہ ہی رمق باقے

چارسو وقت وہ سہانا تہا — مرغ جو پائی آشتانہ تہا

آسمان پر تو تہا طلوع شفق — اور زمین کا ادہر وہ سبز ورق

اوسکی سرخی تو اسمین پیدا ہے — اسکی سبزی یہان ہویدا ہے

تہی زمین شایق سپہر برین — اور ادہر تہا سپہر محو زمین

ایک تہا دوسرے کا جو طالب — ہوا لطف زمین غرض غالب

سکئے یہانتک فلک نی نظارے — کہ وہین شام ہوگئی بارے

ہوئی تاریکی یک بیک اظہار — ہمہ تن چشم ہوگیا یکبار

گل گلزار دین کو وہان اوسدم — نظر آیا جو گلشن خورم

اسطرح دلربا نام چلا — جسطرح باغ مین خرام چلا

سبزہ گل کو دیکہتی سرو — آگئی اوس نہر کی کناری پر

سایہ دار ایک درخت کریکی جگہ
اور وہی گہوڑی سی شاہ عالیجاہ
دیکہہ کر ایک شاخ نخل بغور
باگ دلدل کی باندہ دی فی الفور
کہول حضرت نی بہر کمر سی ادا
اوسکا زیر درخت فرش کیا

وہین دنیا کا بادشاہ ہی جو
اوسکا سامان سلطنت دیکہو
[illegible]

آمدن شام و درآن مقام وقیام نمودن امام ومشغول گردیدن بعبادت ملک العلام

شام تیرہ ہوئی جو مشک فشان — نور ظلمت مین ہوگیا پنہان
بیضہ نیلگون سی بس ناگاہ — ہوا پیدا عجب غراب سیاہ
مرغ زرین ہوا بچرخ برین — سمت مغرب کو آشیانہ گزین
پہر اوسی زاغ نی دیا فی الحال — بیضہ اوس بیضہ غراب مین ڈال
ایک بیضہ سی دیکہو تو آخر — ہوئی پیدا ہزار بیضہ زر
تب مہ برج حشمت و اجلال — اوس مکان سی اوٹہا باستعجال
باندہی احکام فرض حق آگاہ — ہوئی مستغرق حضور الہ
جب جو ع نماز ہوتی تہی — خوف سی وہ جناب ورتی تہی
رعشہ اعضاء پاک پر آتا — رنگ چہرہ سی صاف اوڑ جاتا
پوچہتا تہا جو کوئی اسکا سبب — تو یہہ کہتا تہا وہ امیر عرب
طاعت کردگار جل علا — دیکہون ہوتی ہی کسطرحسی ادا
خوف سی کیونہ روح ہو تحلیل — جب کرون قصد پادشاہ جلیل
ایا القصہ وہ محیط کمال — پاس اوس نہر کی باستعجال
ہاتہ شیر خدا نی جب ڈالا — رتبہ اوس نہر کا ہوا بالا
ہوگیا سطر موج مین تسنیم — ہوئی اوس سلسبیل اور تسنیم

جب رکوع مین ہوئی ... وقوع
رہی مشغول عرض ... خضوع
کیا اوس نی ... سجود
اٹہی جب وہ زمین ... قعود
ہوئی کاہ وہ ... بجہ ناز
جب ہوا وہ ... کی آواز
دیکہی ... سی نی

۸۵

درمیان سجود تا پید
ذکر سبحان ربی الاعلی
بعد ازین جب ہوا دعا کا جلال
کی مقبولیت نی استقبال
آئی تسبیح کی زبس اعجاز
ہم نبات و جماد سی آواز

رہی اوس شغل مین جناب امیر	محو تقدیس مایل تہلیل
طالب خواب ایک ذرا نہوئی	استراحت سی آشنا نہوئی
گئی طاعت مین بسکہ چار پہر	ہوئی مشرق سی تب نمود سحر

طلوع سحر از سپہر اخضر و مشغول گردیدن حیدر بطاعت داور

چادر نور اوڑہ کر بصفا	پیرزال سحر ہوئی پیدا
دیکہکر جانماز سبز سپہر	لا رکہی آگی سجدہ گاہ مہر
ہوئی طاعت سی الفراغ جو ہین	تہام تسبیح خوشہ پیر دین
ہوئی مشغول ذکر ایزد پاک	کی ادہین علی ساقت افلاک
کی نماز سحر علی نی تمام	پہ قنوت و تشہد اور سلام
مہر طالع ہوا جو گردون پر	تب اوٹہی جانماز سی حیدر
دہیان قنبر کا آگیا اوسدم	باندہ لی شاہ نی کمر محکم
خاصہ دودمان عبد مناف	کر حمایل حسام کوہ شگاف
اپنی دلدل پہ جا سوار ہوئے	ملک و انس و جن نثار ہوئی
دل آگہہ نی دی علی کو خبر	یہانسی نہین گیا قنبر
پس بہت ہی سوچ سوچ کر اوس آن	نکلیا وہانسی کوچ کا سامان
پس اوسی سبزہ زار کی اندر	چلا وہ اسپ چون نسیم سحر

سبزہ و گل پہ پاؤن رکہتا تہا
نہ اوسی پایمال کرتا تہا
صبح کا وقت اور چمن کی فضا
وہ نسیم سحر وہ لطف ہوا
سبزہ و گل پہ تہی جو اوس پڑی
ہر طرف تہی وہ موتیون کی لڑی

٨٦

وہ سرور وقت [illegible]
[illegible] صبح کی آواز
[illegible]
جب کہ کلیون کا [illegible]
صبح و [illegible]

تھی بجای ہوا بھری خوشبو
مرکب شاہ مسند اعجاز
راہ تھوڑی سی طی ہوئی جس آن
خیمۂ اطلس سیہ برپا
تھا بہ وسعت دل سخی سے دو چند
حال رفعت میں ہے یہہ بس اوسکا
اوسکی قبہ کو ہر کوئی کہتا
اوسے ہے کب کسی نظر کو تاب
گرد اوس خیمۂ سیہ کی تمام
چمکتا اون ڈوریونکی تھی اسطرح
خالق نور نے کیا ہی نور
موتی جھالر میں اوسکے سارے تھی
اوسکی وسعت تھی صورت مہتاب
یون تو تھی باغ میں ہزار چمن
تھا در خیمہ جسطرح کا وسیع
وہان گرد و غبار نا ممکن

عطر دان تھی حباب بر لب جو
محو گلگشت اور سراپا ناز
ایک خیمہ نظر پڑا ذیشان
آسمان ہم کہون تو بجا
صفت ہمت بلند بلند
ناف گردون ہے کلس اوسکا
شب یلدا میں شمس ہے پیدا
صورت آفتاب عالم تاب
ڈوریان تھی کلابتونکی تمام
برق ابر سیاہ میں جسطرح
زینت دامن شب دیجور
شب تاریک میں ستارے تھی
شرق سی تا بہ غرب اوسکی طناب
گرد اوس بارگہہ کی چار چمن
آگی ویسا ہی ایک صحن تھا رفیع
صاف تھا صورت دل مومن

[illegible]

٨٧

در خیمہ کی سامنی سے ہر گاہ
تھا عجب ایک سایہ دار شجر
اوسکی پہلو میں ایک حوض لطیف
وہان گئی سید وضیع و شریف
لب پہ ٹھہر ایک یہ سخن لایا
خضر آب حیات پر آیا

داستان عجائب آمدن دختر زرنگار از خیمہ بیرون ماه رخسار و دیدن پدر را اخبار و بیدار کردن دیو حیدر را یکدیگر شدن نگاه ... ان جہا کلمات خوبی چشمہ ... حسن آن یوسف کنعان مجبور

ساقیا دی اگر وه باده بہ
جسکی خوشبوئی ان مین آنزده بہ
جبکہ آنکہون مین نشا چہاوی
زنگی سر آوی
شاید معشوق حسن ان
عارض صنعت آن ... نکل
پردهٔ غیب سی جو آنی نکل

ثرده ای مردگان تفتہ جگر
حوض پر آئی ساقی کوثر

جلوه گر ہو گیا جو عکس امام
حلبی آئینہ تہا حوض تمام

ہو گئے موج نور موج آب
جیسی پانی پہ پرتو مہتاب

اوتری گہوڑی سی وه سپہر جناب
ہوئی پی نور دیده ہائی کباب

چہوڑ کر گہوڑیکو برای حرا
نخل کے نیچی آئی شیر خدا

شاخ شاخ اور برگ برگ شجر
نخل طوبی سی ہو گیا ہمسر

بسکہ جاگی تہی شاه ساری رات
بہر شغل عبادت و طاعات

پشت پر نخل ہو کی جا بیٹہی
اپنی زانو پہ سر جہکا بیٹہی تہی

جب گیا باد صبح دم نی گذار
آنکہ حضرت کی لگ گئی یکبار

ہو گیا سب مین سربلند درخت
سوی حیدر تو اوسکی جاگی بخت

دیکہہ سایان خواب شاه زمن
ہوا وه نخل سبز سایہ فگن

جیسی اولاد خاص کے سر پر
سایہ افگن ہو دامن مادر

ہان مگر سوی یون شہ ابرار
چشم در عین خواب دل بیدار

تہا چراگاه مین یہہ ایکا حال
جسطرح وحشی رمیده غزال

ایک نظر اوسکی سوی سبزه و گل
ایک نگہہ سوئی صاحب دلدل

آگی اب دیکہہ ہان دل ماہر
پردۂ غیب سے ہو گیا ظاہر

گو کہ مین ہو رہا ہون مست الست
پر نشا چاہتا ہون بالا پست

ایک صراحی سی کچھہ نہ ہوویگا
دی کوئی خم کا خم تو منہہ سی ملا

مئی حب آلہ برعش ہون
مین سبو کش نہین ہون خم کش ہون

ساغر خوش گوار دی مجکو
مئی رشک بہار دی مجکو

نشہ ہی مجکو حب مولا کا
ہون مین خواہان مئی تولا کا

گر نشہ مین مجھی سراپا چور
کہ سراپا ہی تو کردن مسطور

وا زخیمہ ہوگیا ناگاہ
نکلی ایک دختر کہ بصورت ماہ

تہی وہ ایک خیمہ سیہ مین نہان
جیسی ظلمت مین چشمہ حیوان

دختر نیک اختر خوبی
آفتاب سپہر محبوبی

اوسکا نظارہ رخ زیبا
برق جانسوز خرمن دلہا

سامنی اوس پریکی مثل غلام
سرو ایک پانوسی کہڑا ہی مدام

ہی کردا گردہ لشکر حسن
کیون نہو حکمران کشور حسن

ہی یہہ موی سیاہ عطر الود
گرد سر آہ عاشقان کا دود

مانگ ہی اوسکی پارہ ظلمات
پیش روی دہن ہی آب حیات

یا شب عاشقان کا خاکستر
ہی وہ ذہر نصفا و نصف ابیر

کہتی ہی چاند سی وہ پیشانی
ہی بلا عاشقون کی بیتانی

جفت ابرو کی سرکی ہین جو چشمن کی طاق
قبلہ جان عاشقان مشتاق
سیر کی نگاہ
ہوون جبین جبین بنگاہ
ہی زبان ... ہو جو زدن
آئینہ ہو جو سر گشتہ جن دوران
ہو کی حیران ... ہین
ہو ج مین مین

۱۹

ایسی ابرو کمان مژہ سی خدنگ
چشم میگون غزال دشت فرنگ
پیش چشم بتان حور لقا
ہی تماشا نگار آہو کا
آئی جب بر و بینہ زلف کا بال
چہپ گیا بس زیر ابر ہلال

اس سکی وہ عارض پر نور | عارضی ہین تابی عارض حور
زلف ہوتی ہی جسکے عرق آلود | اوس سی آتی ہی بو بی عنبر و عود
عرق بار زہر ہی بر حق | اوس ہی جان کو بی نہو مطلق
ہین جو بوندین عرق کی زلفونپر | اون ہین آب حیات کا ہی اثر
موی زلف اوسکی کیون نہو خمدار | ہی یہ معشوق آتشین رخسار
سو یہہ گیسو شکن دکہاتی ہین | آگ سی بال پیچ کہاتی ہین
عضو مین سر کشیدہ ہی بینی | جسنے اسکو سکہائی خود بینی
وہان گئی نظر جب اوسکی پہرک | دل گیا صاف عاشقونکا بہڑک
جیم ہی زلف اوسکی ٹہیک | اور الف ہی وہ بینی باریک
بلکہ نون اوسکی ابرو ہی خم ہی | فی الحقیقت کہ جان عالم ہی
ابرو کج ہی ایک شاخ نہال | ہے ہر ایک شاخ مین یہ طرفہ کمال
گل ہے گل آنکہہ سے ہے اگر نرگس | اسطرف گل ہے اور ادہر نرگس
دام ہے زلف دانہ خال آمیز | او سیہ ابرو کمان ہے مژگان تیز
ایسی صیاد جب ہون رو بکمین | پہر بچی کسطرح سی صید حزین
لب و دندان سی اوسکی لعل و گوہر | ہین چہپی کان بحر مین جا کر
دم خندان جو آشکار ہوے | موتی اور دانتونپر نثار ہوے

اوسکا لب لعل کا کرن جو بیان
ہو زبان شاعرونکی منہ مین لال
اون ہونٹکی اگر نہ ہا کہی
برگ گل نازکی مین کیا ہی
پہول وہان تنگ کب پکڑتی ہین
بات مین منہ سی ...

۹۰

اوسکی ہیبت زقن کا وصف
... قدرت کا ہی
... یوسف جہان ...
... تصویر ...

وہ نشان ہے ہنوز زیر دہن | جسکو کہتی ہین خلق چاہ ذقن
غبغب یا سیب باغ بہشت | جسسے پایا گیا سراغ بہشت
صبح صادق بیاض گردن ہے | اختر صبح خال روشن ہے
وہ گلو گردن صراحی نور ہے | جس صراحی کی می دل مخمور
کون اوس ہاتھہ کی مقابل ہو | ایسی گردن مین جو حمایل ہو
کیا بر و دوش اور پشت صنم | حسن کے پشت جسکی ہی محکم
بیٹہ پیراہن پر سی ہی جدول سا | عنبرین مار ہی یہ لوح طلا
کہتے ہین جعد کو یہ طبع بلند | کیا لگاتا ہے دزد حسن کمند
کہان ساعد کو پہنچی ساعد حور | ہی کلائی کہ دستۂ بلور
ہی حنا خون عاشقان جہان | پنجہ ہی رشک پنجۂ مرجان
سبکی یکدست دم نکلتی ہین | ہاتھہ کو دیکھہ ہاتھہ ملتی ہین
کہینچون دزد حنا کی کیا تصویر | سرخ صفحہ پہ نقرۂ تحریر
کیا بیان ہو صفائی سینہ | ہی شکم صاف مثل آئینہ
سینہ پر دو ترنج پستان ہین | یا یہ دو سیب باغ رضوان ہین
یا وہ ہین دو انار باغ بہشت | یا یہ معکوس ہین ایاغ بہشت
یا یہ دو ہین بچشم طبع رسا | خیمہ سلطان حسن کی برپا

دو ہین دریا حسن کی ہین حباب
قمقمۂ نور ہین یا ہین ونا ناب
یہ دو ہین نتائج حسن کے ہنج
یا یہ دو ہین طلسم حسن کی گنج
یا یہ دو ہین وہ حسن ہین گنج
[illegible]
[illegible]

91

حسن کسما ہی انکر تن کا
سو ہوا ہی او بھار جوبن کا
دن بدن اونکا دیکھہ دیکھہ ابھار
دلمین کہتی ہی وہ پری رخسار
دو یہ دونبل جو ہیان ہوی ہین بعد
دردی بدرا ہین ہین ہی گنہد

دل یہہ کرتا ہی لطف کی تقریر
یہان عجیب و غریب ہی تاثیر

جسکو ہوا وسکو کچھہ نہین مشکل
دیکھنی والی کو ہو درد دل

دست رس ہو نہ وہان تو کیا کیجی
ہاتہہ سی ہاتہہ کو ملا کیجی

لیکی سینہ سی تا بہ حلقہ ناف
ہی عجب لوح صندلین شفاف

وہان سنا اوس چہ ذقن کا حال
حلقہ ناف کا سنو تو مآل

ہی نشان خیال بوسہ چاہ
ناف چاہ ذقن کا عکس آہ

صفت زیر ناف کی جو ہوس
کی تو بولی یار بس بس

ہی مذاق سخن جنہین معلوم
لطف اس بیت کا کرین مفہوم

یعنی ہالا ہی لوح نقرہ خام
متصل دو ہلال ہین ارقام

در مقصود یار سفتہ نہین
غنچہ آرزو شگفتہ نہین

ہی مگر غنچہ ریاض صنم
صاف جو پای قطرہ شبنم

اور سرین دونون ہین نہایت گول
نقد جان جنکا ایک ادنا مول

ران نی حس کیا نکالا ہی
حقنی سانچہ مین اوسکو ڈہالا ہی

آئینہ کو نہین وہ لیتی ہی
ران ہین منہ کو دیکھہ لیتی ہی

اوسکی زانو کی کیا کرین تعریف
ہین اسی غم عاشقان نحیف

اوسکی زانو نپہ سر دہرین کیونکر
سر تو دیتی ہین مرین کیونکر

ساق کی کیا صفا کرین اظہار
گویا موتی کی ہی یک سراحی ار
پاونکی کیا صفا کہو یاروی
نقش قالین ہے جن نظر آوی
ہوا رنگ حنا سی جنکی بہ ثبوت
ناخن سرخ پارہ یاقوت

٩٢

ہی جو جو وہ بدن سجان مثال
جون مہ چاردہ ہی حسن و جمال
راستہ ہی بعض ہی فرق اوسکا
ہی سکان سیاہ جان اوسکا
جسم سر ہی پتلا سینہ نوتیار
ہی غنچہ او دہن غمناک

عیاں بخت سیاہ سی پیدا | ہی سیہ پوش کعبۂ دلہا
نکلی خیمہ سی جب وہ رشک پری | لگی کرنی خرام کبک دری
محو گلگشت وہ ہوی بالا | پہرتی تہی باغمین مکیں [?] ہوا
اوس روش آی جب وہ غیرت گل | سامنی سی نظر پڑا دلدل
دیکہہ دلدل کو وہ ہوی حیران | جانور ہی یہہ خصلت انسان
خوب و کمل کا دیکہکر وہ حال | لگی کرنی یہہ اپنی دلمین خیال
میری شوہر کی بخت ہون بیدار | جو لگی ہاتہہ اوسکی یہہ رہوار
ہی یہہ گہوڑا ضرور اے دلشاد | استر دیو زاد کی اولاد
مین کمر کسکی آج لڑتی ہون | جسطرح ہوا سی پکڑتی ہون
باندہ اپنی دوپٹہ کی گاتی | ہر طرف دیکہہ دیکہہ گہبراتی
آی نزدیک وہ بہت بیباک | پہر ہوی خوب چست اور چالاک
چاہتی تہی عنان یہہ ہاتہہ پڑی | کئی دلدل نی دونون کان کہڑی
دم علم کرکی اور سر کو اوٹہا | حملہ ور شیر کی طرحسی ہوا
دلدل شاہ کا یہہ دیکہہ کی حال | بس رمیدہ ہوگئے وہ رشک غزال
ہوا دلدل روانہ آقا پاس | یہہ لگی دیکہنی بحسرت و یاس
ہوا گہوڑا وہان پہنچکی کہڑا | دلمین سودا اوس صنم کی پڑا

وہ پری بخت بد و داغ ہوی
شاہ کی کی بحالت نزع ہوی [?]
اوتری زر بر و رخت با صد ناز [?]
جہان ستی تہا صاحب اعجاز [?]
ہو گئی شکل دیکہہ نورانی [?]
مستک رنسبہ صنم بحیرانی [?]

٩٣

باتو کرنی لگی صید سودل زار [?]
یا ہوی مثل تیر خوردہ شکار [?]
محو پا اوسکی لگی جوان دلبر [?]
یا ہوی ایک صورت تصویر
رتبۂ حسن دیکہہ دیکہہ بلند
دلمین اپنی کیا بہت پسند

لگی کہنی اگر نصیب ہو یار — ایسا شوہر ہی ہان مجہی درکار

شرف اندوز ہون جو یکبار ہی — جان و دل سی کرون پرستاری

یہ نہ معلوم اوسکو تہا اصلا — کہ یہہ حیدر ہی شوہر زہرا

غیر عورت ہی مرتضی پہ حرام — جیتی جی بنت مصطفے کی مدام

دلمین یہ سوچ سوچ کر گفتار — گئی خیمہ مین اپنی با دل زار

لائی ایک شیشہ گلاب اوٹہا — اوسی خسار شاہ پر چہڑکا

ہوا عارض کا اور حسن فزود — جیسی شبنم سی برگ گل آلود

صفت چشم نرگس بیمار — خواب سی چشم ہو گئی بیدار

دیکہا حضرت نی اوسنی پیکا جمال — [illegible] بدر تمام مہر مثال

زہی حسن و جمال قدر رسا — کہا شیر خدا نی صل علی

دیکہہ اوس آفتاب محشر کو — شاہ دین نی جہکا لیا سر کو

رکہہ کی ایک ہاتہہ کو کمر پہ وہ آہ — دوسرا ہاتہہ اوٹہا کی جانب شاہ

لگی کہنی کہ ای فرشتہ خصال — مجہی اپنا سنا مفصل حال

کون ہو تم کہان سی آئی ہو — کیا کوئی احتیاج لائی ہو

بس یہہ لطف کلام سن اوسکا — آپنی ہنسی یہہ مسکرا کی کہا

جسنی رتبہ دیا یہ آج مجہی — بن اوس ہی کی احتیاج مجہی

ہے میری سرگذشت کا یہ حال
ہون مین سوداگر پریشان حال
گم ہوی ہی میری متاع کثیر
متلاشی ہون اوسکا مین دلگیر
کہین ملتا اگر مرا [illegible]
غمسی دلکو میری [illegible] ملی

۹۷

[illegible]

خیمہ و بار کہہ از آن من است — منزل و مسکن و مکان منست
کہا حضرت نی ای عشوہ بر قد — کتخدا تو نہین ہوئی شاید
سنکی بولی وہ انجمن افروز — درج عفت ہی سربمہر ہنوز
مہر میرا ہی بسکہ سنگین تر — اوس سی عہدہ برا نہین ہی بشر
بادشاہون نی خواستگاری کے — نہ کسینی خوشی ہماری کے
کہا حضرت نی مہر کر اظہار — بولی وہ فرق حیدر کرار
درمیان مدینہ رہتا ہے — فرد جرات مین درج زہرای
جو میری پاس اوسکا سر لاوی — وہی میری وصال کو پاوی
پہر وہ افزون ہی جان و دل سی عزیز — مین رہونگی ہمیشہ اوسکی کنیز
ابن شام مثل شیر و پلنگ — یہان سی راہی ہوا ہی از پی جنگ
علقمہ دوسرا امیر اشقیا — نہین اوسکا ہی کچھ نشان پیدا
اسد اللہ نی جب سنا یہ سخن — کہا ہنسکر کہ رشک سرو چمن
دشمنی کیا تجھی علی سی ہے — کیا عداوت تجھی ولی سی ہے
تب لگی کہنی یون وہ حور نژاد — نہین دشمن کوئی علی سی زیاد
کہہ کی یہہ اشک متصل آئی — اشک کی ساتھ لخت دل آئی
آہ پر درد کہینچ سینہ سے — بولی معمور ہو گی کینہ سے

کسکی کہون مین بہی جو ہو سکی [illegible]
[illegible] ان جناب نجیب
مرتضی نی [illegible]
[illegible]

ہون اوسی غم مین با دل صد چاک
پہنا سیہ خیمہ اور سیہ پوشاک
جو کہ شیر خدا کو ماری گا
وہ یہ رخت سیہ اوتاری گا

گمان کردن عیار بیشمار از صحیحہ بیابان و چاک شدن دامن

و پیدا شدن آہوی و معاملہ بجاجیان

یہہ سخن ہو رہی تہی یا دل سرد | جو اوٹھی سامنی ہی دشت مین گرد
لطمہ موج ہوائی جو مارا | دامن گرد ہو گیا پارا
ذرہ خاک اوڑ گئی ساری | ایک آہو عیان ہوا باری
وہ پری وش تہا اور فرشتہ دم | رم معشوق سی زیادہ رم
شوخ مانند گل رخان جہان | برق تگ تیز پا صبا جولان
متصل آگیا جو وہ حیوان | لیا شیر الہ نے پہچان
یعنی یہہ ہی ہی نکو منظر | جسکی پیچہی ہوی روان قنبر
ایا جب دم وہ اوس پری کی پاس | دوڑی بی اختیار وبی وسواس
رکھہ دیا اوسنی اوسکی پاؤن پہ سر | کردی اوسنی ہاتہہ طوق کمر
اوسنی دکھلایا قاصدونکی نمط | دونو شاخون سی ہین بندہی خط
دیکہہ نامونکو خوش ہوے وہ کمال | ایک نامہ کو وا کیا فی الحال
جبکہ مضمون خط ہوا اظہار | لگی رونی مثال ابر بہار
کو نہ خط شکستہ تہا مرقوم | ہوی دلکو شکستگی معلوم
ہر سر حرف پر وہ دیکہہ کی خط | لگی ہٹنی لبان حرف غلط
ہاتہہ سی نامہ اوسنی چہوڑ دیا | بولی اسنی تو دل کو توڑ دیا

دوسرا نامہ کہو لکر بارے
اوسی مضمون پڑہی یکبارے
ہوی واضح جو معنی ارقام
مثل گل اوسنی پڑہی وہ ماہ تمام
شاہ اوس امر مین ہوی حیران
کبہی خندان ہتی اور کبہی گریان

لگی فرمانی اوس سی تب جواب
خستہ وہ سرگشتہ تہا دری ارمان
بولی وہ ای جوان نیک نہاد
ہاتہہ سی اوسکی قاصد نامہ دل
سنہہ جہپی کی خبر ایک زمان

وہ سپہ دشمن کشی کا ہی جو یقین
مین اوسی کی ڈر سی تولا ہون لعین

اوسنی مجکو کیا ہی خط مرقوم
اوسکی مضمون سی یون ہی معلوم

ہین ملی بندہ مین گرچہ خوب پہرا
نملا پر کہین علی کا پتا ✣

مینی دیکہا جو اسمین یہہ مضمون
خط کو پڑہ کر ہوئی بہت محزون

دوسرا خط کیا جو مینی وا
اوسمین ہشام نی یہی تہا لکہا

گو علی سی نہین ہوئی جنگ
پر تو ہرگز نہ ہوجیو دل تنگ

ہی پہنسا ایک پہلوان در دام
ہی غلام امیر قنبر نام

اوسکو مینی کیا کمند مین قید
لیکی آتا ہون تیری خاطر صید

گوئیا فتادیا علی کا رم
قنبرش را گرفتہ می آرم

گیا مجہہ پر جو ہین یہہ مطلب کہل
ہنس پڑی تب تو مین بصورت گل

جب یہہ مضمون سنا علی نی تمام
کانپ اوٹہی ہتہ تبے بند بند امام

جب قنبر نی تب تو مار اجوش
سر جہکا کر وہ رہ گئی خاموش

کہا دل سی کہ یہہ مین تہا حیران
وہ وفا کیش رہ گیا ہی کہان

نہ پہرا تہا جو قنبر دلریش
اوسکو آئی تہی یہہ بلا درپیش

نمودار دیدن غبار دیگر بار از گوشہ وادی پرخار وظاہر شدن یک دیو آدم نما غرق دریائی فولاد از سر تا پا یعنی ہشام

ہاتہ آئی وہ بیابان مین خضر لا
ہو گئی گرد دوسری پیدا

دامن گرد مین پڑا جو نیلی ف
ہو گیا سامنی کی مطلع صاف

دیکہتی کیا ہین یہ زمین زمان
آتا ہی ایک سوار پیل دمان

ہی وہ مرکب پہ باشکوہ سوار
کوہ پر ہی غرض کہ کوہ سوار

آتا ہی قلعہ سی تا بہ قدم ✣
سر پہ اولتی پڑی ہوئی جب ہم

اسفر دیو زادہ ہی رہوار
دیو پر ہی غرض کہ دیو سوار

ہوی گو انتقام کی بھی ہوس
پھر کہا یہ مقام ضبط نفس

خود فولاد فرق پر تھی دھرا — سرمین تھی پر سر غرور بھرا
داستانونکو دیکھکر یکدست — رستم داستانکی ہمت پست
دیکھا اوسکی ذرہ خرد نی کہا — شیر کو دام مین نہ دیکھا تھا
زیر آہن تھا اسطرح وہ جوان — سنگ مین جسطرح سی آگ نہان
غیر آہن نہ رخت تھا تن پر — چست زنجیر آہنی سے کمر
دوش پر با ہزار شوکت و شان — ایک دس ٹانک کی کمان کلان
وہ کمان خمیدہ مثل نگاہ — کج نہادی پہ اوس لعین کے گواہ
تھی حمایل کمر مین برق سی تیغ — کچھ نہ تھا سر پری مین جسکو دریغ
نیزہ اژدر صفت بدست شریر — نکلی جو سر سی پر وہ دو تیر
سر نیزہ پہ یون عیان تھی سنان — جسطرح افعی سیہ کی زبان
آتا تھی سطرف وہ بدگوہر — آگی آگی بند تھی ہوی قنبر
کہین ٹہر تھی گر دم رفتار — تازیانون سی پشت تھی افگار
راہ طی کی جو دوڑکر ساری — کف پا سی لہو ہوا جاری
کمر و دست سینہ و گردن — تھی پڑی سب مین حلقہ ہای رسن
سب جفا پر خموش رہتا تھا — یا علی یا علی وہ کہتا تھا
دیکھا قنبر کو جب بحال زبون — اوتر آیا علی کی چشم مین خون

قید قبر سے تھی دل افسردہ | کہا حضرت نی ہو کی آزردہ

دور ہو میری سامنی سی بدسرشت | کیا کریگا میرا یہہ دیو سرشت

ہوی اوسکو یہہ بات نامعقول | لگی کہنی کہ واہ واہ معقول

مینی تجھہ سی زمانہ سازی کی | تو نی مجھسی زبان درازی کی

ہیری گہر آی اور مجھی سی ناز | کونسی ملک کا یہہ ہی انداز

منہہ سی شیرین زبان سی تلخ کلام | واہ صاحب تمہین ہزار سلام

دل کیا نرم سنکی بات کڑی | ہوی خیمہ کی پاس جا کی کہڑی

آیا نزدیک دیو نافرجام | اور کیا تند اوس پریسی کلام

یون لگا کہنی ہو درشت اور سخت | کون ہی یہہ جوان بزیر درخت

اوس سے کیون تو نی جا کلام کیا | کتخدای کا کیا پیام دیا

یہ سنکر وہ غیرت لیلے | بید مجنون طرح کانپ گئی

لگی کہنی نکر کچھہ اور گمان | ہی یہہ مرد غریب بازرگان

راہ زن اسکا لیگئی ہین مال | ہی اوسی فکر مین پریشان حال

مجھی چشم سیاہ کی سوگند | عارض رشک ماہ کی سوگند

ہی مجھی شرم اور حیا کی قسم | غمزہ و عشوہ و ادا کی قسم

گل رخسار کی مجھی سوگند | دل دلدار کی مجھی سوگند

ناز بیجا کی ہی قسم مجھکو
مکر غمزہ کی ہی قسم مجھکو
حسن کی دور دہان کی سوگند
نازکی تن کی جان کی سوگند
[illegible] کی ہی قسم مجھکو
زینت و عز آرہ کی ہی قسم مجھکو

نہین یہہ شخص پای بند ہوس
میرا دامن ہین کب اوس کی دسترس
ہو گیا نرم یہ بات سنا کر
آگ پر جیسی آب پڑ کر
دانت باری جو سنکی ہو گئی دو
یون ہنس جیسی آگ مین نون

اوترا گھوڑیسی اپنی یکبارے
تو زمین وہانکی ہل گیی ساری

کہیا قنبر کو پہر بتا کے کلام
ہی یہہ ہی قید مرتضی کا غلام

وہ زن تنگدل جفا کارہ
بی حیا شوخ چشم عیارہ

لگی قنبر سی کرنی یہہ گفتار
آ تجہی پر نکالونگی دلکا بخار

پہلی تو نوچی خوف زلفکی بال
پہر طمانچون سی کردیا منہ لال

چٹکیان لی ہزارہا اوسنے
بلکہ مجروح کردیا اوسنی

جبکہ قنبر سی کچھہ نہ ہوسکتا
کن نگاہون سی اوسکا منہ تکتا

دلمین کہتے تہی قنبر دیندار
بندہ گئی ہاتہہ ہوگیا لاچار

ہاتہہ ہوتی اگر کہولی میرے
بال اسطرح نوچتا تیرے

میر آقا خدا کری آوی
پہر یہہ کسطرحکی سزا پاوے

تازیانونسی بند ڈہیلی ہون
اور طمانچون سی گال نیلی ہون

اوس جفا جونی جو سلوک کیا
دور سی وہ علی نے سب دیکہا

واہ کیا حلم بردباری ہے
حلم کیا امر اختیاری ہے

لگا فرمانی وہ امیر جلیل
ہان دلاجنگ مین کر تعجیل

راہ یہہ اوسنی قطع کی ساری
ماندگی اسپہ ہی بہت طاری

رات بہر گرم لی اپنی بزم ہنر
صبح ہو ویکی اس جگہہ پر بزم

گڑا بسدم کردن مین تھے مصروف
بخلاف مقتضے نہین انصاف
پڑنا کو ہن بن بڑی ہی ہم دو ہوم
دوستان را کجا کنی محروم
ختم ہے [illegible] مجہہ پین کی مہر [illegible]
تو کہ با دشمنان نظر داری

۱۰۰

[illegible]

وہ تو کرتا تہا اوسی یہہ تقریر — ہنستی تہی اس کلام پر تقدیر
دیکھہ تو گردش سپہر برین — کہ کسی خوش کری کسی غمگین
یہان کہتی ستہے حیدر کرار — صبح کو تو ہی اور میری تلوار

رفتن ہشام اندرون با ماہ تمام و طلبیدن طعام آن تخم حرام یعنی ہشام

الغرض تہام اوس پری کا ہاتہہ — گیا خیمہ مین لیکی اپنی ساتہہ
اوسنی قنبر پہ اور ظلم کیا — چوب خیمہ سی لا کی باندہ دیا
لیا دونون نی عیش کہہ مین قرار — تہی جہان فرش مسند زرتار
وہ مکان اور خالی از اغیار — ہوا آپس مین گرم بوس و کنار
اسطرف سی تو تہا سراپا ناز — اوسطرف سی شروع عجز و نیاز
اسطرف منتین ہزار ہزار — اوسطرف بات بات پر انکار
اوسطرف تہی نگاہ عجز آمیز — اوسطرف تہی غرض گریز گریز
یہان کلام نیاز مندانہ — وہان شغل غرور جانانہ
یہان ہر وقت ناصبوری تہی — وہان کنارا تہا اور دوری تہی
شوق یہان ہر گہڑی دوچند اتہا — وہان اعجاز خود پسندان تہا
یہان منظور کامیابی ستہے — وہان نہ مطلوب بے حجابی تہے
یہہ غلامی کا حق ادا کرتا — ناز وہان غمزہ و ادا کرتا

اسطرف سی تو گرم جوشی ہے
اوسطرف تند اور خموشی ہے
تب یہ بیتاب تہی وہ پر ملال
ہی اوسی امید قرار وصال
ہوکی بیتاب تب وہ پر پیچ و تاب
طاق سی لی صراحی مے ناب

بنت ہی حور پری بصد انداز
پہر کی سوی طاق دست دراز
اور لیا سینہ سے لگا فام
دوسری طاق سی اوٹہایا جام
جب ہوی رفع سستی اندام
تب کیا حکم لاو خوان طعام

بچھہ کیا پھر تو ایک دستر خوان
طبق و کاسہ و ظروف طلا
غوری و چینی و سفال خوش آب
سبکی اندر طعام رنگا رنگ
ہی سی جا کی واسطی رقام ☩
ترک مدح طعام کرتا ہون
شعر اوسکی ثنا کا ہو جو لکھا
اوسی لذت زبسکہ یاد ہی وہ
ہو سکی کیا ثنای شکر و قند
کہ جو شیرینی طعام رقم
گر ثنا مین کوی زبان کو ہلای
دیکھکر اوس طعام کو یکبار
ہی جو دروازہ پردہ بازرگان
پہلی لیجا طعام اوسکی سیلئے
ایا چھوٹا سا ایک دستر خوان
اوسکو ہاتہونپہ رکھہ وہ مایہ ناز

سب جنس اوسپہ نعمت الوان
ہوی معمور نعمت عظمی
کاسہ و طشتری پیالہ و قاب
ہو وہان حرص کا ہی حوصلہ تنگ
ابو اسحاق اطعمہ کا کلام ☩
قطعہ پر اختتام کرتا ہون ☩
اور مگس اوسپہ جا کی بیٹھی ذرا
بیت کی بیت چاٹ جاوی وہ
ناطقہ کا ہی ناطقہ بہی بند
بند ہو گیا شگاف قلم ☩
نیشکر کی طرح گرہ پڑجای
اوسنی معشوق سی یہہ کی گفتار
فی الحقیقت کہ ہی ترا احسان ☩
کہا یو مت بغیر اوسکی دری
اور رکھی اوسپہ نعمت الوان
یہانسی لیکر چلی بصد اعزاز

ای سلطان اوصیا کی پاس
لای سردار اولیا کی پاس
یون لگی کہنی ای ستم دیدہ
کہا سی اور نہ بستر رنجیدہ
ہی تجہی مال کا اگرچہ خیال
صبح کردون گی خوب مالا مال

ہی یہہ نوبتی بہت خفا اوسپر
اوسنی پوچھی نبی سی یہہ تقریر
اوسنی پوچھی ... کہ
ہی یہہ موجب خفا اسی کہ
مین نہ منگوایا طعام مرکو نہ کہ
ہاں فقیر نیچہ بہین مجہی کو
صبح کو بہین بہیجون اور وہ برادار

کیا قنبر کو آج اوسنی قید / کل اوسی مین کرونگا اپنا صید
اب میری تیغ کی نہین ہے پناہ / دیکھہ مین ہون علی ولی اللہ
کفر سب مجھسی کانپتا ہی مدام / تیغ کا میری ذوالفقار ہی نام
ہی شیر خدا ہی زوج بتول / یہی ہی لافتا کا شان نزول
اب تجھی اور اوسی امان نہین / پر مسلمانکو بیم جان نہین
تو نی قنبر کا منہ کیا مجروح / تو نی بیچین کی علی کی روح
ہو مسلمان تو کچھہ نہین ہی خلل / ہی مضی ما مضی پہ اپنا عمل
اوسی راضی ہون مین خدا ہی گواہ / جو کہی لا الہ الا اللہ
جب سنا یہہ کلام شاہ حجاز / رنگ چہرہ سی کر گیا پرواز
دست و پا کانپنی لگی تہر تہر / لگی چہٹنی ہوائیان منہ پر
دلسی کہنی لگی وہ یکباری / خواب ہی یہہ ویا کہ بیداری
دیکھیو بازی سپہر کبود / کہ میری گہر مین ہی علی کا ورود
وہان ایسی ہوی باستعجال / تہا یہی اوسکو بار بار خیال
جسکی جویا رہی مین جاسی فزود / آپ سے آپ یہان ہوا موجود
اسطرف ہی علی و دہر ہشام / صبح کو دیکھی ہو گا کیا انجام
پر علی ہی ہی وہ قوی ہیکل / کوہ اور کاہ کی ہی ٹہیک مثل

آتی ہی عاشق کی یہ بار بار آواز
رو رہا ہی کہ گریبان جوان نجیب
مل نہیں دیکہ عمعا نکلا
تو علاج مری اگہر مین آ نکلا
جو علاج وہ دیکہا گہر مین
ہی سبب ہو و ندان نہ مین
آئی ہین جو فرض مین

سنی ہشام نی جو یہہ گفتار / ہوا حیرت سی نقش بر دیوار
نام حیدر کا دیکہی تو اثر / روح تحلیل ہو گئی یکسر
لاغری تن پہ اسقدر چہا گئی / جسم سی خوردہ اوڑ آئی

جاہلیت نی بسکہ مارا جوش ۔ گئی اوسنی درستانئی ہوش

ہی بجا یہہ کلام اہل نظر ۔ مرد کا نام مردسی بہتر

اوسنی کہیجا وہین طعام ہاتہہ ۔ ہوگئی دلکی اورہی حالات

کہاک کہاتا طعام وہ دلریش ۔ نوش تو ہوگیا گلیمین نیش

بس کہڑا ہوگیا وہ مست غرور ۔ گو کہا کی بہت وہ غیرت حور

یہہ مثل ہی میان خاص و عام ۔ یعنی اول طعام بعد کلام

نہ سنا اوسنی نازنین کا سخن ۔ اور ہلا یا کیا بہت گردن

کیا آراستہ جو خود وزرہ ۔ دی کمر بندمین گرہ پہ گرہ

ہوگیا ایکدم مین ترکش بند ۔ تیغ در دست اور بدوش کمند

یون سیہ خیمہ سی چلا بن ٹہن ۔ فیل جون آئی چہوڑ کر جلی بن

ارض زیر قدم تہلکتے تہے ۔ پشت گاو زمین لچکتے تہے

لگا کہنے ہر ایک گل بوٹا ۔ باغ مین طرفہ دیو ہی چہوٹا

یون ہوا مرتضی سی طالب جنگ ۔ شیر پر آئی جسطرحسی پلنگ

آیا جب شاہ اولیا کی قرین ۔ نہ ہلی اوس جگہہ سی سرور دین

پانو تہی کوہ حلم حیدر کی ۔ کوہ اپنی جگہہ سی کب سرکی

ذکر یہہ بہی نہ درمیان آیا ۔ کون آتا ہی اور کہان آیا

دست بر قبضہ ہو گئی وہ عذار ۔ یون پکارا کہ ہان بگیر و بیار

واہ ری حلم واہ ری تمکین ۔ نہ ہوی وہ جناب چین بجبین

بولی حضرت کہ خوش ہی منہ زور ۔ بچہ ہماری ہی ماندگی بو فور

۱۰۴

نوش کہانا نہین ہی منع طعام ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو جو صبح جنگ کا درپے — بس یہین مین ہون اور یہین تو ہے
گرم آج خوب صحبت وصل — تا نہ رہ جای دل مین حسرت وصل
ہی زمانہ کا اعتبار کہان — صبح کو تو کہان و یار کہان
گو تعدی کیا کیا دغل — طرح دیتی رہی علی ولی
گو وہ بولا کلام سخت درست — آپ ہی یہہ کہا کیے کہ درست
ہوا وہ جو جن مثل آتش گرم — یہہ ہوی مثل موم اور بہی نرم
ہمہ تن حلم دیکھہ حیدر کو — ہو کی لاچار پھر گیا گھر کو
کہول ڈالی بدن کی سب ہتیار — اور مخاطب ہوا اسوی دلدار
میری آمد مین ڈر گیا وہ جوان — رات بھر کی وسی مین جی ہی امان
اور جی کی جہان مین چاہ پھر — پھر کہین تن ہی لو کہین ہے سر
ہنسکے کہتا تہا چرخ سفلہ خصال — کر رہا ہی یہہ کیا خیال محال
مرتضی اور ڈری زنا مردان — شیر حق اوکس سے جاہی امان
ہی علی مالک سفید و سیاہ — ہی علی رازق عبد اللہ
دافع کفر اور قوت دین — ہی علی لنگر زمان و زمین
مرکز علم و مقصد تنزیل — صاحب نص و مالک تاویل
اوسکی جب تیغ جلوہ گر ہووی — مہر جون صورت سپر ہووے

ہی عمل اوسکا فافنیتہ فاف
بس او وقت مصاف مطلع صبح
اس نے کہی گلی کہ او شام
اب تو کہان کی بہلا او سے طعام
پھر وہ بہی بڑی دسترخوان
بلکہ گرتا وہ خورم و خندان

آواز حزین از بیابان و رفتن امیر مومنان بر آن آواز و تفحص حال عاشق نیم جان

ساقیا دے شراب جام طہور | کہ رہون مست اور رہون مخمور
پیون بھر بھر کے آج وہ ساغر | جسکا ساقی ہو ساقی کوثر
مست جسمین میرا مزاج نہو | اور صبوحی کی احتیاج نہو
گو چڑھا جاؤن آج خم کے خم | فرط مے سے مگر نہ ہوش ہو کم
مے انگور سے نہین ہے کام | لونگا تسنیم و سلسبیل کا جام
مے حب علی سے ہون مدہوش | اے کانون مین بانگ نوشا نوش
یہان خرابات کا مقام نہین | مجھے پیر مغان سے کام نہین
مے غفلت کا مین نہین مشتاق | دختر رز کو ہے ہزار طلاق
جبکہ ساغر فصاحت بخش | عرصۂ نظم مین اڑاؤن رخش
سارے افسانونکو اڑادون مین | داستان عشق کی سنادون مین
وہ میری طبع کو روانی ہو | ترک جو شاہنامہ خوانی ہو
گو قدیمون سے خوشہ چینی ہے | پر عجب سحر آفرینی ہے
سب کہینگے وہ جنکو بینش ہے | کیا ہی مضمون آفرینش ہے
ہان زبان ہے تیرا خیال کہان | توسن ناطقہ کی روک زبان
گیا خلوت مین رنگ نورانی | مہر بیٹھا بگنج ظلمانے

ہوئی پھر نماز ...
... پروردگار ارشاد
جب ہوا امر ...
... بیان ...
... شاخ در ...
... خواب سے ...

۱۰۶

کٹی اتنی مین آدھی رات گذر — نصف شب یا پہر ہوئی تو نصف ادہر
رات کالی کوئی نہ یار انیس — ہر طرف غول ہر طرف ابلیس
ہوش سے تم کی بہی کرین پرواز — ہر طرف سائین سائین کی آواز
شب تیرہ مین اختروزکا یہہ حال — رخ رنگین پہ جسطرح سی خال
شب شب ہجر کی طرح بی نور — شب یلدا ہی یا شب دیجور
وہان خبیثات تہی یا خباث — کہین کو سون نہ بدی عمرانات
جسکہ جہونکی ہوا کی آتی تہی — نخل کی برگ تہرتہراتی تہی
رات جنگل مین بولتی سن سن — کہڑی ہوتی تہی جس سی سبکی بدن
شاہ کی گرد اسپ فرزانہ — شمع پر جسطرح سی پروانہ
زہی آئین الفت رہوار — اپنی آقا کا تہا وہ چوکیدار
جسکا ہمدم ہو جبرئیل امین — اوسی تنہائی سی گزند نہین
داہنی پر ہو جسکی میکائیل — بائین جانب ہمیشہ اسرافیل
یہان تو یہہ باغ اور تنہائی — اور وہ شب کے تیرگی چہائی
گوشہ دشت سی غرض ناگاہ — آئی آواز نالہ جانکاہ
یہہ اثر بخش تہا وہ نالہ سرد — جو سنی اوسکی دلمین ہوئی درد
سب کہین سن کی حزن کی انداز — ہی کسی اہل درد کی آواز

بیان جو شب مین نہ تیغ و تبر چھین
بیان سے نہ گئی ہی بس چین
بہیجا ... دل بیچارہ ...
... کہانی
... ...
... سکی ... ... جانکاہ

دفعتاً اوٹہہ کہڑی ہوئی جو بدر
کہا اب اسکی لیجئی تو خبر
کون کرتا ہی رات کو نالہ
چرخ نی کیسا یہہ ستم ڈالا
اسکا سب سی جدا ہی یہ انداز
یہہ تو کچہہ عاشقون ہی کی آواز

گو اسی شغل عشق بازی ہے — عشق تو ہی مگر مجازی ہے

اصلی آہ حزین سی پیدا ہی — یہہ کسی بیوفا پہ شیدا ہی

یہہ صدا نیشتر جو ہوتی ہے — جیسی مادر پسر کو روتی ہے

مین قدم اوسطرف اوٹہاتا ہون — رحم آتا ہی مین تو جاتا ہون

ایک فریاد رس جو پاویگا — درد دل اپنا وہ سناویگا

واہ کیا رحمت الہی ہے — واہ کیا دین کی بادشاہی ہے

عقل گم ہی یہہ کون آدم ہی — پس یہہ ہی رحمت مجسم ہے

کہتا تہا میرا پیارا ہے — کہتا فریاد رس ہمارا ہے

شب تاریک مین غرض اوٹہکر — باندہی مولا نی اپنی چست کمر

چاہتی تہے کہ ہون پیادہ روان — کہا دلدل نی مین تیری قربان

تو پیادہ نجا میسر ہر در — میرہی مولا سوار ہو مجہہ پر

ہوی دلدل پہ وہ جناب سوار — کہا کر اس صدا کی سمت گذار

ہر طرف دیکہتا ہوا دلدل — ہوا راہی سوی صدا دلدل

جون جون بن ہوتی تہی قطع راہ دراز — متصل ہوتی جاتی تہی آواز

جب ملا وہ مقام تہوڑی دور — دیکہتی کیا ہین سید پر نور

بید مجنون کا ایک درخت ہی وہان — جسکی سایہ مین عاشقون کا مان

شاخ تہا بہی جوان خوش اندام
غرق دریای آتش ... [illegible]

۱۰۶

[illegible]

تیغ مین تہی جو ماہ نو کی چمک — تہی کمان جیسی کہکشان فلک

ساری صحرا مین جمع ہوی تہی عام — تہی سیاہی وس سپہر کی تمام

سب ہے اسباب جنگ تہا طیار — پر وہ سب تہے معطل و بیکار

ایک شتر تہی نفیس و خوش رفتار — نخل سے اوسکی وہان بندہی مہار

اور خود وہ جوان یا تو قیس — غرق حیرت مین صورت تصویر

دونو ہاتو نسی ایک شاخ شجر — تہا وہ تہامی کہڑا ہوا ششدر

دل ہی اوسکا نہ ایک مکدر تہا — گرد مین تہا اٹا ہوا سر دپا

گرد مین سب چہپا ہوا وہ جوان — جیسا پتلا ہو خاک کا بیجان

رنگ چہرہ کا زعفران سا زرد — دل مین درد اور نالہ آہ سرد

صاف آثار بیقراری سے — دونون آنکہونسی اشک جاری ہے

جہکی سینہ پہ تہی سر و گردن — ضعف سے پڑ بہ خشک خشک بدن

چار سو جب نگاہ کرتا تہا — پہر وہ حسرت سی آہ بہرتا تہا

نکلتے تہی اسطرف جو کبہی — روتی تہے وحشیان صحرا بہی

نہ تو کہاتا وہ اور نہ کچہہ پیتا — آرزوی وصال مین جیتا

لیٹ تاتہا کبہی سوتا تہا — تہامی شاخ درخت روتا تہا

تہا وہ بیزار اپنے جینے سے — کام تہا خون دل کی پینے سے

دیکھتا غیرت سے وہ چشم غزال
دیدۂ دل بال کا گرمی خیال
دیدۂ دل ... سے وہ بیچ
پہنچیکے کس کے جو بہ روکے
اور نہ پیر وہی یا ور
اور نہ جانان کا نام لیتا تہا
گہ وہ دل تہام تہام لیتا تہا

۱۰۵

نہ تو تہی کس کو کہیں آرام
اور نہ قاصد کوئی کہ لاتی پیام
یاد عارض میں وہ تلملتا تہا
شب کو زلفوں کی یاد کرتا تہا
دل یہ کہتا تہا ہون بہت گہائل
اسپہ یاد رخ مہ کامل

110

پرتو ماه کا نظاره رہے — که کبھی چاندنی نے مارا ہی
نه تو ہمدم کوئی که پاس رہے — جسی کچهه اپنی درد دل کو کہی
راه رو گر کوئی خبر لیتا — دیکهه حسرت سی او سکو رو دیتا
گاه پهر دن خموش رہتا تها — گاه باد صبا سی کہتا تها
که صبا ہو گذر اگر وہان تک — یعنی آرام گاه جانان تک
کہیو ایک نامراد مرتا ہے — نزع مین تجهکو یاد کرتا ہے
ای ستم پیشه ایک ذرا انصاف — گر گناه گار کا گناه معاف
مین تصور تیرا جو کرتا ہون — پاؤن پر اپنی سر کو دہرتا ہون
پهر دن کرتا ہون منت و زاری — که نکر اسقدر دل آزاری
مین تو ہون فرق اپنا ٹہراتا — ہو تصور مین سر کو ٹکراتا
گو که معشوق ظلم کرتی ہین — عہد و پیمان سی بہی گذرتی ہین
پر نه اتنا که خلق مر جاوے — جیسی عاشق تیرا گذر جاوی
اور اگر ہی تجهی یہه ہی منظور — پاس اپنی تو رکهه نه اتنا دور
ہی قسم تجهکو اپنی کاکل کے — تجهکو سوگند ہی تغافل کے
واسطی اپنی کج ادائی کے — واسطی اپنی دلربائی کے
تجهی مہر نیاز کی سوگند — ہی تجهی اپنی ناز کی سوگند

مثل مرغ چمن تھا بی آرام
اور ذرہ تن پہ ہو گئی تھی ام

دم بدم عشق اوسکا بڑھتا تھا
غزل عاشقانہ پڑھتا تھا

غزل خوانی مجنون بیابانی بیزار از زندگی کا و اظہار عشق نہانی

چشم کو شوق اشکباری ہی
چشمۂ فیض ہی کہ جاری ہے

ہم کہین اور تم کہین صاحب
خاک یہہ زندگی ہماری ہے

کسکا سونا کسے ہی آئی نیند
شب ہجران ہی ورزاری ہے

یہہ جو اوڑتی ہی تیری کوچہ مین
خاکسارونکی خاکساری ہے

یہہ سبک تونی کر دیا ظالم
میرا مردہ ہی سبکو بھاری ہے

برق سان ایکدم نہین آرام
بیقراری سی بیقراری ہے

کرنہ برباد اوسکی کوچہ سے
ای صبا خاک یہہ ہماری ہے

جو نہین تھا کسی شمار مین آج
اوسی عاشق کی دم شماری ہے

یہہ غزل پڑھ رہا تھا با دل زار
رو رہا تھا بسان ابر بہار

کبھی سینہ پی ہاتھہ مارتا تھا
اور اجل کو کبھی پکارتا تھا

کبھی کہتا تھا اب کہان ہون مین
فی الحقیقت کہ سخت جان ہون مین

نہ تو سینہ سی دم نکلتا ہے
اور نہ دلسی یہہ غم نکلتا ہی

جا کی پہنچی تھے آ امام امم
اوسگھڑی اوسکا تھا یہی عالم

گر پڑا پھر تو بادل پر درد ٭ نبض ساقط ہوئی تو اعضا سرد
تھا پدر پاس ور نہ تھی مادر کون زانو پہ رکھی وسکا سر
چہرہ پر تیرگی مرگ آئے انکھین تھہرائین ہر دفی چھا گئے
چشم کون وسپہ نہ پاک کری گرد رخسار کون پاک کرے
کھرتی والا نہ رونی والا تھا ایک فقط سر پہ حق تعالی تھا
زیر سر تھا مدام بالش پر یا وہ سر خاک پر تھا خاک بسر
یا تو تھا فرش مخملی سامان یا ہوا روی خاک پر غلطان
یا پدر کا تھا سایۂ دامان یا تہ سقف آسمان عریان ٭
یا تو ماکرتی تھے دعائین دم یا ہوا مورد بلا ھر دم
دیکھا حضرت نے جب یہ اوسکا حال تب ہوا شاہ رحم دل کو ملال
شہ کی انکھون مین اشک بھر آئی مرکب خاص سی وتر آئی ٭
دیکھی کیا ہین شاہ جز و کل چشم سی اشکبار ہی دلدل
توسن شاہ نی بھی کرکی نظر ٭ رو دیا اوسکی نامرادی پر
زوج زہرا بھیر خیبر گیر ٭ بیٹھی بالین پر اوسکی با توقیر
خاک سی جب وٹھا لیا رو کر سر رکھا اوسکا اپنی زانو پر ٭
لیکی رومال فاطمہ اکبار پیار سی جھاڑ نی لگی رخسار

اشک کا جب کیا گلاب افشان
آیا کچھ کچھ تو ہوش مین وہ جوان
مرگ سی پھر گزند کی پہنچی
جب کہ سر پر مسیح کی پہنچی
کھولی انکھ دیکھتا ہی کیا
جا سو جلوہ گری نور خدا

[illegible]
دیکھا ہی [illegible] روی [illegible]
نور خدا ان ہی [illegible]
[illegible] نہین ہی [illegible]
دیکھ [illegible]
[illegible] مین [illegible]

ہوگئی دفعتاً جو اعضا چست
بیٹھا حضرت کی روبرو وہ درست

پایا جو اپنی حال کا جو یا
بصدای حزین ہوا گویا

کیا گئی شب ہوئی سحر پیدا
جلوہ گر روی آفتاب ہوا

عقل ہمدم داسکو باقی ہی
اس ہی ایک بوی انس آتی ہی

شب تاریک دشت وحشتناک
دلکو ہی اس جگہہ پہ بیم ہلاک

میری خاطر کیا ہی اسنی ورود
ایک ہمدم تو ہوگیا موجود

دلمین بس سوچ سوچ کریہہ بات
گر پڑا پاونپر وہ باندہکی ہات

تیری قربان ای ستودہ خصال
کون ہی تو بتادی اپنا حال

تیری آنی سی تن مین جان آئی
تونی کی ہی میری مسیحائی

مژدۂ جان فزا سنادی مجھی
اپنا نام ونسب بتادی مجھی

کہا مولانی تجھکو اس ہی کیا
تو مجھی اپنا مدعا بتلا

کون ہی اور کہانسی آیا ہے
کسنی دلکو ترے ستایا ہے

اتنا کیون بیقرار ہوتا ہے
کس لیئے زار زار روتا ہی

لب پہ جو آہ سرد ہی ہمدم
کیا تیری دلمین درد ہی ہمدم

نام دلکا وہ سنتی ہی ایکبار
پہر لگا رونی مثل ابر بہار

دونو ہاتو نسی پہر کلیجا تہام
دیکہہ حسرت سی وہ تکی پاک امام

نکلا وہ پسر کسی جو اسمعیل نی کیا غزل
لگا وہ کہنی یہ جب حال دل
آہ کس سی کہون میں احوال دل
پا نہین سکتی عجب حال دل
وحشت و سر کیا بیان ہی حال دل
روش گہبر مین و دوان ہی حال

۱۱۳

ہی عجب بیگانہ وہ بیکس ضعیف
دلمی مین مجہی سرگردان ہی دل
گاہ پہلو مین گاہ یار کی پاس
دیکہو تو ملی کہان کہان ہی دل
اسعد اس پہ رکہہ نہ بار فراق
ناتوان تو تہا ناتوان ہی دل

پر نہ یہان تک کہ جان ہی جاوی — گو سزاوار امتحان ہی دل

ہی یہ رحم اسی اوٹھاتا جا — خونمین اور خاک مین طپان ہی دل

کر دیا سب اوسکی جسم تین پامال — اب جوان دیکھہ تو جوان ہی دل

اس خرابی مین جسم بہی شریک — کچھہ نہ تنہا بلای جان ہی دل

ظاہرا دوستی کی کس سی امید — پہلو مین دشمن نہان ہی دل

پیچھی صاحب دلونکی قافلہ سی — صورت گرد کاروان ہی دل

گو ملوث نہین میرا دامن — کیا کرون مین کہ بدگمان ہی دل

پڑھہ چکا جب یہ پر الم اشعار — رو دیا پہر خوب سا بیکار

اسقدر رویا وہ مصیبت کش — روتی روتی ہوا دوبارہ غش

کیا حضرت نی ایسا آیا دم — کہ پہر اوسکی بدن مین آیا دم

کہا حضرت نی ای سراپا درد — صبر کر تو ہی صبر زینت مرد

ساتہہ ہی صابرونکی خود اللہ — کہ مع الصابرین ہی نص گواہ

اپنا احوال کہہ مفصل آج — تاکہ کچھہ ہو تیری مرض کا علاج

جب سنا مژدۂ علاج مرض — ہوا آمادہ بیان وہ غرض

دیکھہ اپنی دوا کا ساز و برگ — تہا یہہ نزدیک ہو وہ شادی مرگ

بولا ای محرم دل رنجور — علقمہ نام ہی میرا مشہور

مرا مذہب ہی ملت ترسا
ہون مین دیدار یار کا ترسا
قوم اپنی کا شاہزادہ ہون
سر بپای صنم نہادہ ہون
ہی جو بت یکسر ابن عاصم
والہ و شیفتہ ہی دل اوسپر

١١۴

حسن مین آج جس کا [illegible]
دونون عالم مین [illegible]
[illegible] حوری [illegible]
[illegible] شنیدہ ہی
یوسف [illegible]
حسن و [illegible] چشم دیدہ ہی

ہنسکے کہنی لگی شہ ذی جاہ
مین ہی ہون اوسکی حسن سی آگاہ

علقمہ سن کلام شاہ امم
لگا حسرت سی کہنی اوسدم

لگا کہنی کہ ای حمیدہ خصال
تمنی دیکھا کہان وہ اوسکا جمال

دیکھی غفلت اوسی شہ والا
بولی ہنسکر کہ گو نہین دیکھا

حسن کے اوسکی دہوم ہی تا در
وہ تو شیطان ہی ہی سو مشہور

علقمہ نی کہا یہہ جوڑ کی ہاتہہ
تم تو اوسکو کہو نہ ایسی بات

وہ ہی ہمدم ہی اور وہی ہی انیس
نام مت لو مقابل ابلیس

بولی حضرت نہین یہہ لا یعنے
دی یہہ نسبت اوسی یہ بن معنے

نہین مطلق خدا سی ڈرتی ہی
تم سبہونکو خراب کرتی ہے

پہر یہہ فرمایا ای خجستہ قدم
کیون میسر نہین وصال صنم

سینہ سے علقمہ نی کہینچی آہ
کہا اس ماجرے سی ہو آگاہ

آہ مہر گران ہی وہ دختر
مہر اوسکا عدو کا اوسکے سر

بولی حضرت بتا عدو کا نام
کہا حیدر مدینہ اوسکا مقام

کہا حیدر نی سن کی یہہ گفتار
تجہی یہہ امر کیون ہوا دشوار

ہی علی ایک فقیر بی سامان
بی رفیق و مصاحب و دربان

وہ تو پہرتا ہی ہر صباح و مسا
کوچہ ہای مدینہ مین تنہا

مردی نہ تو قوی رکہہ اپنا دل
کیون سنا کیا کام سہل سر نوشتہ
تب وہ بولا بدیدہ گریان یہ
عقل حیران بیان بہت حیران
ہین سبہی بار کر کی قصد وفا
تا نواح مدینہ جا پہنچی

جب وہ شہر سی رہا کچہہ فرق
زانون تک ہوا زمین مین غرق
قتل حیدر کا جسکا نام لیا
پاؤن کو بس زمین نی تہام لیا
ہای یہہ سحر علی و یا اعجاز
تا مجہی کہلتا نہین یہہ اسرار

جب سر مرتضی کا ہاتھہ لگی
وصل کیا دلربا کا ہاتھہ لگی

اندنون ہون زیادہ بی آرام
کہ گیا ہی مدینہ کو ہشام

ہی نہ اثر در صفات و شیر خصال
رشک اسفندیار و رستم زال

گر علی سی ہوا وہ طالب جنگ
کریگا عرصہ حیات کو تنگ

اسد اللہ گو ہی شیر شکار
اس سی عہدہ برائی ہی دشوار

بحر کین کا نہنگ ہی ہشام
مرد مردان جنگ ہی ہشام

علقمہ سر بکف نہادہ ہے
وہ تو کچھہ اس سی بہی زیادہ ہے

جنگ گو تا بہ دو پہر ہو وی
پر اسی شخص کی ظفر ہووی

اوسکا گر بخت اوس سی یار ہوا
اپنی جانانسی ہمکنار ہوا

وہ پری اوسکی ہاتھہ آوی گی
یہان سی جان صفت جاوی گی

ماجرا جب سنا علی نی تمام
دلمین اپنی بہت ہنسا وہ امام

بولی تب علقمہ سی وہ شہ دین
گر تیری پاؤن تہامتی نہ زمین

تو علی سی ضرور کرتا جنگ
ہی وہ دریائی مردمی کا نہنگ

اوسنی مارا ہی عسکر انتر کو
اور دریم کیا ہی اژدر کو

اوسنی حارث سا صف شکن مارا
اوسنی مرحب سا پیلتن مارا

عمر عبدود کو مارا ہے
سر گردن کشان اوتارا ہی

اوسنی توڑا ہی باب خیبر کو
تختہ پل کیا اوسی در کو
ہی یہ مشہور چار دانگ خبر
کہ گیا مار الکید ابن عمر
علقمہ نی سنے جو یہ گفتار
ہو بدن پر کہڑی ہوئی یکبار

روح مسعود و مرحب ...
ہو گیا حال اوسکی طرح ...
عرض کی ...
اوسنی مانی نہین ...
ولیکن یہان نوشتہ [illegible] تھا

پر مین کرتا ہون تجھسی یک سوال
تو نی دیکھا ہی خود علی کا جمال

قد بالا ہی کس طرحکا دراز
زور کیسا ہی اور کیا انداز

کہا حضرت نی ہان ہزارون بار
دیکھا ہی زور حیدر کرار

کہا اوسنی جسم کا عالم
ہی قوی سی مری زیادہ کہ کم

بولی حضرت علی عمرانی
نہین رکہتا شکوہ جسمانی

جو میرا قد ہی وہ علی کا ہی
یہی انداز اوس ولی کا ہی

یہی اعضا ہی تن و قامت
بس یہی زور اور یہی طاقت

جس سی یہہ شخص سر زبون ہوگا
اوس سی حیدر بہی سر نگون ہوگا

مجھسی افزون ہی اور نہ ہی کمتر
تو مجہی کو علی تصور کر

علقمہ سن کی مرتضی کا مقال
کہکی یہہ اوتہہ کہڑا ہوا فی الحال

جیمین آتا ہی امتحان کیجی
یکدگر آج قصد جان کیجی

قصیہ غصہ رزم و جنگ علقمہ بی نام و ننگ با امیر کبیر و ملول کردیدن عاشق دلگیر از دست مالک تقدیر طلب سر از امام

ساقیا دی مجھی وہ بادہ تیز
کہ کرون میں عدو سی جنگ و ستیز

ہی میری پاس جو دوات و قلم
ہی مری سلطنت کا طبل و علم

اور زبان ہی وہ میری خنجر تیز
جسی فوج عدو ہی رو بگریز

ہی ضیا مین کی اس قدر از فوج
ہی فصاحت کی ملک میری کہ

117

اب بیان کر علی کی رزم و مصاف
ہو گیا جب وہ جنگ کو تیار
کہا حضرت نی ہان ہوشیار سوار
تو ہنر دیکھ تیغ بازی کا
مین مزا دیکھون نیزہ بازی کا

جب ہوا علقمہ شتر پہ سوار
لی لیا اپنا نیزۂ خون خوار

مستعد دیکھ کر اوسی یکبار
ہوا دلدل پہ وہ جناب سوار

جب سوار اوسکو گرم کرتا تھا
اونٹ گھوڑی کا کام کرتا تھا

دیکھ حیدر سی جنگ کی سامان
وہان ملایک کو یہہ ہوا فرمان

لگنی پاوی نہ ایک پلک سی پلک
جائین جلدی تو دو ہزار ملک

کوئی تحت الشعاع سی مہتاب
وسعت آسمان پہ لاؤ شتاب

جسگھری جنگ آزمائی ہووے
مشتعل مہہ کی روشنائی ہو

جب ہوا حکم خالق اکبر
کہنچ گئین بس طنابہا سی قمر

چاندنی نی کیا یہہ کہیت ایکبار
روز روشن بہی ہوگیا شب تار

ہی سزاوار کام جو کیجے
رشتہ سوزن مین بہی پرو لیجے

نور کی رض تو رہی کا فلک
نور کی ہر چہار سمت جھلک

سمجہے یہہ رمز حیدر کرار
علقمہ پر کہلا نہ کچہہ اسرار

کیا خالق کا اپنی شکر ادا
اسمین یہہ علقمہ نی شہ سی کہا

نیزہ تجہہ پاس تو نہین اصلا
نیزہ بازی سی مجکو فائدہ کیا

لگے فرمانی حیدر کرار
اپنی نیزہ کا کر تو شوق سی وار

تیغ کی نیچی تجکو دہر لونگا
تیری نیزہ کو اپنا کر لونگا

جل گیا سنکر شاہ کی گفتار
کیا نیزہ کا وار رستم وار
آ لگا ہاتہ مثل برق اوسکا
لیا دو انگلیون مین نیزہ دبا
گو چہڑاتی مین اوسنی سر پٹکا
یہان ید اسد نی دیا جہٹکا

۱۱۸

ہاتہ سی اوسکی نکل گیا نیزہ
[illegible] گر گیا نیزہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حلقہ ریشم کی یا کہ سوت کی تہے | پر یہان تار عنکبوت کی تہے
حملہ سب کر چکا جو وہ غدار | تیغ الماس گون کہینچی یکبار
ایسی حدت تو برق مین بہی نہین | شق ہوئی جسکی پرتو سی زمین
وہ چمکنا جو یاد آتا ہے | مہر گردون پہ تہرتہراتا ہے
جب کیا ہاتہہ اوس جوان نی بلند | ہوا پیر فلک کو بیم گزند
جنیان خوف سی ہوئی مدہوش | غول صحرائی ہوگئی روپوش
جبکہ وہ تیغ جگمگانی لگے | پشت گاو زمین جرانی لگے
اوسنی مہمیز پر جو کی مہمیز | تیز تا زیر ران ہو مرکب تیز
پہر دم جنگ دست و تیغ ہوا | فرق پر خوب خوب سا چمکا
اور کہا ہان بگیر ای ہوشیار | تب ید اللہ نی کہا کہ بیار
کوندتی آئی فرق پر تلوار | شہ نی مرکب ملا دیا یکبار
جست کے فاش زین سی کہینچ بگیر | ماری تہکی کہ اوڑ گئی شمشیر
پہر کمر بند مین جو ڈالا ہاتہہ | کیا سر سی بلند ہاتہہ کی ساتہہ
پہر نہ ٹہری میان دامن زین | آئی لیکر اوسی بزیر زمین
ہول تہا اوس پہاڑ کا لنگر | رکہدیا جم اوٹہا ادہر اودہر
کس سے ہو یہہ بغیر بازوی شاہ | مرحبا مرحبا جزاک اللہ

تہی بسب زانشین علم و فن
تہی سب اوسکی عہد رسنیر
سبہی تب اوسکی خنجر تیز
تہا جو اوسکی کمر مین خنجر تیز
اوسنی لی لیا وہی خون ریز
ایک پیکر اوسکی دیکہہ بغور
ابر ای کو اوسکی خلق بیل الغور
رکہہ دیا اوسکی

119

لگی فرمانی جب صدر کرار
پہیر دیتا ہون خنجر خونخوار
سن کی یہہ صبر کہو دیا اوسنی
دیکہہ حسرت سی رو دیا اوسنی
اوسکی رونی کا دیکہہ کر انداز
ہنس پڑی شاہ کشور اعجاز

اور کہا بیقرار ہونا کیا — رو بری حریف رونا کیا

ای عزیز اب تجھی عزیز ہی جان — کیون کیا پہلی جنگ کا سامان

نہین ہیم ہلاک کرتی ہین — مرد مرنی سی کوئی ڈرتی ہین

فائدہ کیا ملی گا رقت سی — جان دی ہی اور اس فضیحت سی

بولا وہ ای نہنگ بحر وفا — آبرو پر ہزار جان فدا

اشک اب آبرو پہ جو لاوی — وہ ہی مرد وقت مین آبرو پاوی

اسطرح سی مرا وصال ہوا — نہ میسر مجھی وصال ہوا

یون ہی ہجران مین جان جاویگی — روح بہی ہان نہ چین پاویگی

بسکہ ہی حسرت وصال صنم — نکلی گا کیا اٹک اٹک کر دم

دل جو تڑپی گا بار بار میرا — ہوگا زیر و زبر مزار میرا

وصل جانانسی مین نہ شاد گیا — ہای دنیانسی نامراد گیا

وہ جو اس خاک پر گذار کری — میرا مردہ بہی افتخار کری

گر وہ گل گور پر خرامان ہو — قبر بہی غیرت گلستان ہو

گو یونہین مجکو موت پانی تہی — ہاتہہ سی تو علی کی آنی تہی

گو نہ مین اوسپہ دست رس پاتا — دل مین ارمان تو نہ رہ جاتا

نہ ملی ہو ہی مقابل ہم — نہ ملی دولت وصال صنم

بانی مری دو دو جیتن ... [illegible]
ایک تو یہ کہ ای ... [illegible]
دفعتاً ... [illegible]
نہ جلی ... [illegible]
کہا حضرت نی ... [illegible]
کہ مین ہی ہون علی ولی اسم

۱۳۰

[illegible]

تجہہ پہ مردانگی تمام ہوے — تجہہ پہ جرات ہی اختتام ہوے

کون آفاق مین ہوا تجہسا — کہ کیا زیر پہلوان مجہسا

مین تو ہون اس تری ہنر پہ فدا — ایک حربہ نہین کیا اصلا

ہاتہہ قبضہ سی ہی نہ یار رہا — کہ میری سینہ پر سوار ہوا

پر یہہ مین تجہسی پوچہتا ہون سخن — اسکی قائل ہین دوست اور دشمن

ہی تجہسیر علی ولی جیسا — نہین آفاق مین کوئی ایسا

ہی قسم تجکو اوسکی سب صفات — فی الحقیقت کہہ ہی درست یہہ بات

کہا حضرت نی اسی جوان لاریب — اپنی تعریف ہی نہایت عیب

تو نی دلوائی ہی قسم بخدا — ہو گئی لاچار تجہسی یون کہتا

یہہ سخاوت جو تو نی اسکی کہی — ہی علی ولی تو ایسا ہی

دی علی جان ہو جسی درکار — وہان کیا قدر درہم و دینار

گو حسن کو دکہوپنی ہی پالا — بٹیا راہ خدا مین دی ڈالا

تا نہو بند سائلون کا کار — خود بکی ہین جہان مین ستر بار

ایک سخاوت علی کی ہین کمتر — یعنی وہ برگزیدہ داور

ہی سخاوت مین اسقدر مشہور — اوسکی شہرہ سی ہی جہان معمور

ہی معن اوسکا غاشیہ بردوش — اور حاتم ہی ایک حلقہ بگوش

اسکی ہی بہادر ... نظم

ایک دن کی ... عقل

جہان جہان ... علی ...

... دہا ... کر دہ ...

... علی ...

... جوان ...

... علی ... دو دیکہ

۱۲۱

... اور دیگر کی اندر

... ہوی ہفتاد ضرب ...

... کافر کی ... دل ...

... ہو ... ہی ... جدا ...

... کر دو ... ہند ...

ہو گا ... دست ... میر ...

لگی فرمانی شاہ عالیجاہ
تو بتا اپنا مطلب ای گمراہ
یہہ سخن سن کی علقمہ نی کہا
بعد ازان ای امام فرد و شہا
دامن آرزو میں ...
اوسی تلوار ...
[illegible]

[illegible]

ہاتھ کو کھینچ درمیان نبرد / مجھی کہنی لگا کہ باش ای مرد
جب علی نی یہی ہاتھ تھام لیا / اوسنی تب ہنسکی یون کلام لیا
کہتی ہین سب علی بڑا ہی سخی / ہی جہان مین بڑی سخاوت کی
تب یہہ بولا وہ سید عربی / رونق دودمان مطلبی
مطلب اس گفتگو سی ہی تجھسی / اپنا مقصد بیان کر مجھسی
تب وہ بولا کہ ای سپہر خصال / تو مجھی ذوالفقار ہی دی ڈال
پس علی نی یہہ سنتی ہی گفتار / پھینکدی اپنی ہاتھ سی تلوار
لی زمین سی تو ذوالفقار اوٹھا / پر بدن اوسکا کانپ گیا
دوڑ کر وہ جوان نیک سیر / گر پڑا مرتضی کی پاؤن پر
اور یہہ بولا کہ وقت دار و گیر / کوئی دیتا ہی ہاتھ سی شمشیر
یہہ تو کیونکر کہون خدا ہی تو / پر خدا سی نہین جدا ہی تو
مین ہوا تیرا جان و دل سی غلام / مجھی تبلا قواعد اسلام
پھر مسلمان جو ہو گیا وہ یہود / ہی غلامی مین آج تک موجود
جب سنی علقمہ نی یہہ روداد / کہا رتبہ ہی تیرا اس سی زیاد
دل نشین ہی یہہ سخن ہو تب تیرا / نکری رد سوال جب میرا
یہہ سخاوت تو سب شنیدہ ہی / کب شنیدہ مثال دیدہ ہی

یہہ سخن جب علی نی سن پائی | اوسکی سینہ سی تپ اوتر آئی
ہاتہہ سی اپنی چہوڑ کر خنجر | بس گئی بیٹہہ قبلۂ حیدر
ادہر سی ال اوٹہا دیا اپنا | خاک پر سر جہکا دیا اپنا
اور یہہ کہنی لگی بخندہ دلی | ای طلب کار فرق مرتضوی
نان اوٹہالی یہہ خنجر خونخوار | سر جہکائی ہی حیدر کرار
گر ہولیا ہتا ہی بہرہ مند | نی اوتار اپنی دوش پر سی کمند
باندہ دی دست و پا مری کہیر | تا دم ذبح مین نہون مضطر
ہی یقین زیر تیغ بہی مطلق | نکرونگا مین اضطراب و قلق
ظاہرا پر پی تسلی دل تر | دست و پا باندہ دی مر بسمل
حق پہ جو سر نثار کرتی ہین | وہ نہین اضطرار کرتی ہین
مگر اس بات کا بہت ہی ہابس | خون سی آلودہ ہو تیرا نہ لباس

اندر احوال وصیت نمودن مولا بہ علقمہ و ارسال پیغام بفاطمہ

تجکو کرتی ہین یہہ وصیت ہم | ہو چکی پہر مرا جو تن سی قلم
چہوڑیو خاک پر نہ عریان تن | دفن کر دیجیو علی کا بدن
تا نہو جسم میر العبد ممات | یہان صرف غذای حیوانات
دوسری یہہ میری وصیت ہے | اس وصیت مین کو لوئیت ہے

۱۲۳

[illegible]
ہے ہی یادگار نبی یہہ بیت
ہی ہائی مسجد رسول خدا
کہیو مسجد مین یون پکار پکار
ای گروہ مہاجر و انصار
کہان ہاتی ہی ہائی صاحب نظیر
زوجہ بنت شاہ خیبر گیر

فاطمہ بنت سید الثقلین — شافع حشر مادر حسنین

تجھسی کوئی اگر کریگا سوال — کیون یہہ کرتا ہی تو تفحص حال

تو کسی سی نکیجیو اظہار — کہ علی کا ہون مین امانت دار

غیر خاتون صاحب اعجاز — کہین افشا نکیجیو یہہ راز

جب نشان سب سی پائیو اوسکی — در دولت پہ جائیو اوسکی

جب وہ بوی لباس پاویگی — دربہ بی اختیار آویگی

گر حسین آئی یا حسن میرا — دیکھیو اون کو پیرہن میرا

کہیو زہرا سی ای خجستہ نہاد — کر علی کو دعای خیر سی یاد

اور یہہ پوچھی جو بنت پیغمبر — کہو بابای کہان رہی حیدر

یہان نہین رات تیسری آئی — کہ علی کی خبر نہین پائی

تو یہہ کہیو کہ جام مرگ پیا — سر علی نی رہ خدا مین دیا

مگر ای جان احمد مختار — تا دم مرگ تھی یہی گفتار

جو علی کا قصور ہو زہرا — تو اوسی کر معاف بہر خدا

بلکہ دنیا میں اپنی کو پیام — ہی علی نی کہا درود و سلام

غرض یہہ ہی کہ ای رسول کبیر — میری اطفال ہین صغیر و کبیر

اونسی مرگ علی نہ کہنا تم — انہین چھاتی لگائی رہنا تم

بخدا مجکو اس وصیت پر | متقاضی ہوئی ہی مہر پدر

آمدن ندا از عرش معلی بسوی سدرة المنتهی و روانگی جبریل بجہت ابلاغ احکام خدا بارض و سما بری مشاہدہ جمال شاہ لا فتا و دعا فرمودن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساقیا دی شراب عشق ولا | مے حب علی کا جام پلا
آج ہو جای نیک نو شانوش | آج پڑ جای قدسیون مین خروش
آج ہو بزم قدسیان رنگین | آج آراستہ ہو خلد برین
کہو رضوان سی ای خجستہ سرشت | بانٹ حورونکو حلہ ہای بہشت
آج کر غرفہ ہای در عدن | زینت گوش زیور گردن
برگ طوبی کو آج ای رضوان | لای جنبش مین گر نسیم جنان
اوس سی ہو نغمۂ عجیب بلند | دل کروبیان جو ہو خورسند
محو ہون طایران سدرہ نشین | وجد مین آئین جبریل امین
ساقیا آج دی سبو بہر بہر | ہی اگر عشق ساقی کوثر
نوش کر کی شراب خوشحالی | آج کر دونکا خم کی خم خالی
لب ساغر کا لب ملا دی تو | آج رطل گران پلادی تو
تا اوسی نشہ مین کرون مذکور | قصہ ساقی شراب طہور

جب ضربت سی ہوا جگر علی خونبار
ہاتہ ہی وصی علی کی زبان و نوارات
ہاتہ تنہی ہی سپہ طاہر و عالم
ہی ہی بہ اسعد فوق ارض ہیم
ہی ہی ہو وی و نور رضی کے ہم
بندہ ہستی و نور ناصر کی سر ہی
تیرہ ہی نورنگی ناجاہ

سوی کعبہ ہوئی علی جو درست
سر کو دل کو خوب کر کی چست
سوی کعبہ وہ قبلہ دو سرا
یون ہوا جب حسی قبلہ نما
خنجر دست جب بلند ہو
چرخ کا پست بند بند ہو

آیا خوش حق کو یہہ علی کا کام — اور حلم و فروتنی کا مقام
سدرۃ المنتہی پہ تہی جبرئیل — اونکو پہنچا یہہ حکم رب جلیل
تم ہو جتنی مقربان خدا — اور سب قدسیان برج سما
جتنی ہین حاملان عرش عظیم — بلکہ جتنی مسیحان قدیم
پردہ داران بارگاہ جلال — حاجبان سرادقات کمال
ہی جو میدان زیر عرش پڑا — وہان کرو روح انبیا کو کہڑا
سب سی کہدو کہ ہون بخندہ دلی — محو نظارہ علی ولی
جا کی رضوان کو دو یہہ پیام — کرو آراستہ بہشت تمام
کہول دو غرفہ ہای باغ جنان — تا کہ حوران خلد ہون نگران
کہو مالک سی ہی شتاب شتاب — کہ کہی ای موکلان عذاب
اہل دوزخ کو دین ذرا آرام — کہ وہ دیکہین میری علی کا کام
سب کی ہین ناظر عالم اسباب — سامنی سی اوٹہادو جلد حجاب
سب تماشی مین محو ہون اسدم — کرسی و عرش اور لوح و قلم
مہر و مہہ ہون نہ اب سریع السیر — آسمان سی کہو کہ جائی ٹہر
جلد ہو جائین سبع سیارہ — ہمہ تن چشم بہر نظارہ
کہو ساکت رہی خروش بہار — کرین گردن بلند سب کہسار

رہین ارواح مرسلان حاضر
انبیا بہی فقط بہر ناظر
محو نظارہ ہون تمام اشجار
اور گلستان دہر کی ابرار
شش جہت کو سناؤ یہہ پیغام
کہ ہوی بندگی علی پہ تمام

تاج [illegible] بخشتی ہی جو زر و در
سر علی [illegible] خاص [illegible]
سطح ارض سی ہی ہو جابر
سر فتح [illegible]
نقب [illegible] کی طرف [illegible]
کا سوتی خانہ رسول جلیل

اوس سی جاکر کہو سلام میرا — بعد ازان دو یہی پیام میرا

تو تو محبوب و پیارا ہے — وہ جو عاشق علی ہمارا ہی

دیکھہ تو کیا وہ کام کرتا ہے — آج الفت تمام کرتا ہے

کون یون اپنی جان کہوویگا — نہ ہوا ہی نہ کوئی ہوویگا

دولت بیزوال لیتا ہی — سہ پہری راہ مین وہ دیتا ہے

آؤ مسجد مین یا رسول کریم — دو مدینہ مین آج حکم عمیم

لی مہاجر سی تا بہ انصاری — جمع مسجد مین خلق ہو ساری

دیکھہ حیدر کی انکساری کو — میری بندہ کی جان نثاری کو

گرچہ خلاق بی نیاز ہون مین — اپنی قدرت پہ محو ناز ہون مین

یہہ ندا سنتی ہی غرض جبریل — آئی رضوان کی پاس با تعجیل

دی احکام کبریا یک یک — آئی پہر خازن جہنم تک

دیکی اسطرح حکم با ترتیب — آئی پیغمبر خدا کی قریب

کہکی اللہ کا درود و سلام — دیا اونکو مفصلاً پیغام

جاؤ مسجد مین لیکی سب انصار — دیکہو تم سوئی حیدر کرار

سر پہ دشمن کہڑا ہی تیغ نکال — وہ ہماری طرف ہی محو جمال

جب سنی مصطفی نی یہہ تقریر — لگی رونی شہ بشیر و نذیر

پہر کہا پیغمبر خطاب سوتی بلال — شہر مین دی ندا با استعجال

جمع مسجد مین صغیر و کبیر — [illegible]

[illegible] حکم نبی کا کلام جلیل — وہ بلال حبشی بصد تعجیل

۱۲۷

[illegible] مدینہ مین یک بار — ہو منادی ہوئی پکار پکار

چلو مسجد مین ای مسلمانو — [illegible]

شہر مین [illegible] حکم جانو — [illegible] حکم عام ہوا

[illegible] مسجد مین ازدحام ہوا

چه امیر و فقیر و شاه و گدا — چه اناث و ذکور خلق خدا
جمع تہی منتظر سیمبر کے — متلاشی مآل حیدر کے
ناگہان آئی احمد ذی جاه — اونکی اصحاب خاص تہی ہمراه
آئی تب جبرئیل کو یہه ندا — انکی آگی سی دو حجاب اوٹہا
اوٹہه گئی دفعتہً حجاب تمام — نظر آئی علی علیہ السلام
نہ رہا سدره غبار کہین — آئینه ہو گئی تمام زمین
پہر ہوا یہه خدا کا حکم جدید — جاؤ چارون فرشتگان سعید
داہنی ہاتهه پر تو ہو جبرئیل — بائین جانب کہڑا ہو اسرافیل
ملک الموت سوئی پشت علی — اور میکائیل روبروی ولی
جب علی اسطرح نظر آئی — اشک چشم نبی مین بہر آئی
سر اقدس تو ہی زمین پہ جہکا — ہاتهه دونون سی ہو ہی لقفا
فرق پر خنجر عدو کی چمک — جون سر ماه پر ہلال فلک
جب علی کا نبی نی دیکہا حال — لگی رونی بحزن و درد کمال
روتی روتی ہوئی نبی بیہوش — پڑ گیا قدسیون مین غل و خروش
ایک تہا حال دوست اور دشمن — نعره زن تہی تمام مرد و زن
غلغلہ پڑ گیا قریب و بعید — روئی سب حاملان عرش مجید

سبط کا سن ہن کی نالۂ شبگیر
جاگ اوٹہی گہر مین شبر و شبیر
آئی مادر کی پاس گریہ کنان
عرض کرتی لگی کہ امان جان
شہر مین غلغلہ جو ہوتا ہی
کیون یہ سب اہل مدینہ روتی ہین

آئی ہین پا پیادہ فاطمہ خود — اپنی حجرہ سی تا بکوہ احد
دو سرا جے غلغلہ یہہ سنا — نہ رہی فاطمہ کی ہوش بجا
دیکہا مسجد مین اژدہام عظیم — بلکہ روتی ہین خود رسول کریم
فاطمہ نی کہا بدیدۂ تر — دیکہہ کر نالہ ہائی پیغمبر
یا نبی رو رہی ہو کیون ایسا — کہا حضرت نی دیکہہ تو زہرا
فاطمہ نی جو کی نظر ایکبار — دیکہا احوال حیدر کرار
تہا جو زہرا کو انس حیدر سی — گر پڑی اشک دیدۂ تر سی
لگی کہنی کہ ای خدای عزیز — سب کنیزون مین کمترین ہون کنیز
میرا شوہر جو یہہ ترا ہی غلام — مورد صد ہزار لطف مدام
ہین حسن اور حسین اوسکی پسر — آج کر انکی کم سنی پہ نظر
جان میری علی کی جان مین ہے — جان اوسکی تیری امان مین ہی
غرض آگی ہوئی رسول کبیر — دونو پہلو مین شبر و شبیر
اپنی مندیل لی نبی نی اوتار — اوسکو ہاتہون پہ رکہہ لیا یکبار
دیکہہ کر حال سید الثقلین — ہو گئی بس برہنہ سر حسنین
کہو لکر موی گیسوی مشکین — رکہی ہاتہون پہ بادل غمگین
فاطمہ صرف حسرت و افسوس — شمع گریان بہ پردۂ فانوس

جون ہی کی نبی نی [illegible] سوال
آتی ہین سر کی اوطرف سی صدا
[illegible] ہوی ملول
[illegible]
یا الہی علی [illegible]
[illegible]

١٢٩

راہ مین بڑی ہی کر کی جہاد
ملک اسلام ہو کی آباد
[illegible] ہی بن
[illegible] جان نثار ہی بن
[illegible]
[illegible]

تو ہی حافظ مری علی کا ہی | تو نگہدار اوس ولی کا ہے
ہی جو تیری کنیز خاص بتول | یہہ نہ شوہر کی واسطی ہو ملول
ہی حسین و حسن کا حال سقیم | دونو در یتیم ہون نہ یتیم
مین فدا ہون تیری خدای کے | مین فدا تیری کبریائی کے
یہہ دعا کرتی تہی شہ کونین | آمین آمین پکارتی حسنین
وہان ادریس بہی تہی محو دعا | معہ حوران جنت الماوا
چرخ چارم پہ تہے دعا مین مسیح | محو حمد و ثنا زبان فصیح
کہہ رہا تہا ستارہ زہرا | ہو جہان اور شوہر زہرا
شاخ شاخ درخت باغ جنان | شکل دست دعا ہوی تہی عیان
چشمہ سلسبیل اور کوثر | تہی یہہ فردوس کے دو دیدہ تر
تہا جہنم ہر ایک صرف دعا | شعلہ تہا صورت زبان گویا
انس و جن اور تمام مخلوقات | آسمان و زمین کی سب طبقات
ہوی ان سبکی مستجاب دعا | ہا تہہ وہان علقمہ کا خشک ہوا
رہگیا فرق پر علی کی کرخت | جیسی ہو جای خشک شاخ درخت
دیکہہ یہہ ماجرا صغیر و کبیر | ہوی سرگرم نعرہ تکبیر
ہوی گل گل شگفتہ پیغمبر | دیکہہ اعزاز حیدر صفدر

جو خدا کی ہین عاشق جانباز
اونکی بانکہ گر ہین راز و نیاز
صادق العشق جو جہان مین ہین
وہ ہی اسکی امان مین ہین
شوق عشق خدا جو کرتی ہین
امتحان مین بہی ہی ٹہرتی ہین

اپنی دعوی مین جو کہ ہین صادق [illegible] عاشق
[illegible] معشوق [illegible]
[illegible] عشق [illegible]
[illegible] علقمہ [illegible]
[illegible]

پاؤن پر گر پڑا علی کی شتاب — اور لگا کہنی یا علی دریاب

کیا اوٹھاون مین تجہہ دست تیغ — ہاتہہ بہی رہگیا دریغ دریغ

رہی حیدر کہ دیکہہ اوسکا حال — یون لگی کبریا سی کرنی سوال

پہر ہند اسکہ ٹی شتاب ہو یہہ — کہہ جلد بسی کامیاب ہو یہہ

جب عا کو ہوئی پذیرائی — ہاتہہ مین آئی اوسکی گرمائی

وہین آیا بس او سکی دلمین خیال — ہاتہہ کا ہوگیا وہی احوال

تین باری ہوا یہی نقشہ — کہ کبہی خشک اور کبہی تہا ہرا

تیسری بار مین غرض بالکل — گیا رتبہ علی کا اوسپر کہل

ہاتہہ سی پہینکا اپنی خنجر کو — پائی حیدر پہ رکہدیا سر کو

اور لگا کہنی مین ہوا آگاہ — تم ہو برحق خلاصہ درگاہ

میری مولا فدا ہی تجہہ پر جی — نہوا ہی نہ ہوگا تجسا سخی

کون راہ خدا مین مرتا ہے — یہہ عدو سی سلوک کرتا ہی

اب تلک دلمین تہا مری کینہ — مگر اب صاف ہو گیا سینہ

تو وصی ہی رسول کا برحق — کیسا نایب کہ نایب مطلق

شہ خیبر کشا سنبہال مجہی — ظلمت کفر سی نکال مجہی

تو نی میری گرہ کشائی کی — واہ کیا خوب رہنمائی کی

جلد کہہ لا الہ الا اللہ

علقمہ نی کہا بکار بکار

وحدہ لا شریک لہ سو بار

لب حیدر جو خندہ ناک ہوا / کہا اب تو گنہہ سی پاک ہوا
پہر یہہ کہنی لگی جناب امیر / ہون مین پابند رشتہ تقدیر
گو کہ ابتک بندہی ہین میرے ہاتہہ / غور سی دیکہہ ای خجستہ صفات
بس بحکم خدای عز و جل / صاف حلقہ گئی گرہ کی نکل
یون جو حلقہ نکل گئی کیا دور / جسم حیدر تو تہا سراپا نور
عرض کی علقمہ نی یا مولا / تو ہی مشکل کشا و عقدہ کشا
پر یہہ عرض ہی میری دراصل / کبہی ہو گا نصیب یار کا وصل
جبکہ تجہسا میرا معین ہووے / کیون نہ پہر وصل یار زین ہووے
کہا حضرت نی رکہہ تو خاطر جمع / ہو گی روشن تیری مراد کی شمع
یار سی ہمکنار ہو گا تو / صاحب اختیار ہو گا تو
سنی حضرت کی جبکہ یہہ گفتار / گر پڑا پاون پر وہ دو سر بار
بول اوٹہا ہو کی خرم و خندان / اس زبان و بیان کی قربان
جاگتا ہون کہ یا کہ سوتا ہون / مین تو حیران کار ہوتا ہون
عقل حیرت مین ہی میری بخدا / مین کجا اور وصل یار کجا
پاون سامان وصل مین بی برگ / ہو نجاون خوشی سی شادی مرگ
نا امیدانہ یہہ سخن سنکر / ہنسی او سوقت خوب سا حیدر

[illegible]

الغرض طی ہوئی مسافت راہ — داخل اوس باغ مین ہوئی ناگاہ

باغ مین آئی حیدر کرار — جو چمن مین خزان کی بعد بہار

جبکہ دیکھا وہ علقمہ نی چمن — دہیول ہوا صورت گل گلشن

یاد آیا جو وہ گل رخسار — ہوا نالان بسان بلبل زار

قول سعدی ہی یہان نہایت ٹہیک — وعدہ وصل چون شود نزدیک

گلخن سینہ شعلہ ور گردد — آتش شوق تیز تر گردد

دیکھکر اوس جوان کا جوش و خروش — کہا حضرت نی بس خموش خموش

اوتری زیر درخت شاہ حنین — زور بازوی سید الثقلین

کہا باقی جو ہی یہ تہوڑی رات — کیجی صرف سجدہ و طاعات

گیا جا کر کنار نہر وضو — آئی بستر پہ جب شہ خوش خو

ہوی آمادہ قیام و قعود — ہوئی مستغرق رکوع و سجود

علقمہ کو یہان ملا جو فراغ — گیا گلگشت کو وہ جانب باغ

سیر کرتا تہا جون نسیم سحر — رہا باقی نہ ایک ایک شجر

خوب دیکہا سبہی سیب و انار — نخل امید اوسکا لایا بار

داستان قدرت بنا طلوع سحر و پیدا گردیدن فتنہ و شر و جنگ ہشام

با امام و کشتہ شدن بنو ہا فرجام از ذوالفقار خون آشام

ساقیا دی مئی الست کا جام
ساقیا دی ازل کا عطر آگین
ساقیا دی وہ جام عشق آگین
جسکی پینی سی تیز ہو پیری
جوش سی عقل سی ہو بیگانہ
بخشی جو نشہ مزید خرد
ہو زیادہ وہ نشہ بیحد
اوس نشہ مین یہ ہو جو ہو دل
کہ ہو ناگاہ ناصبور ہو دل
مئی عشقی کا بس نشہ ہو دل

١٣٣

ساقی اوس می سی بهر مرا کچکول | جسکا ایک جرعه کش هوا بهلول
دی وه می جسکا پیتی هی ساغر | هوی مدهوش حضرت بوذر
دی وه باده که جسکو کرکی نوش | رهی سلمان فارسی بیهوش
دی پلا خم کا خم مجهی یکبار | پی مقداد اور پی عمار
آج پیمانه اوس سی کر معمور | جو حذیفه نی پی شراب سرور
رکهه میری واسطی وه شیشه لبیس | تهی سبو کش همیشه جسکی اویس
وه صراحی لنڈها دی هو ٹهونیر | جسکی می کش تهی مالک اوشتر
رهی جسکی نشی مین سیل و نهار | چه رسید و چه میثم تمار
مانگتا هون مین ایسی ساغر کو | جو عنایت هوا تها قنبر کو
اوس صراحی کا آج هون میکش | جسکو پیتی رهی بلال حبش
اور بهی کتنی خاصگان خدا | آگی پیتی رهی هین جو صهبا
ساقیا دی پلا وه می ناب | تا کرون مین سخن کا فتح الباب
دی پلا وه می ایاغ شعور | جس سی روشن هی چراغ شعور
لا صراحی که هی زینت طاق | ساقیا نهین هی تاب فراق
هون مین پیاسا خمار مین کب سی | هان لب جام کو ملا لب سی
کیون نه گویا هون میکی پا هر مل | شیشه کرتا هی نعره قلقل

هوئی جب علی سی مالا مال
کیون نه هون بزم آسمان کا حال
جو که هین مردم [illegible]
کرتی هین [illegible]
اوس سی [illegible] عشق کی فراز
رای [illegible]

١٣٤

[illegible]

یار ناپائدار دوست مدار — دوستی را نشاید این غدار

جسکو دنیا سی ایک صداقت ہے — وہ صداقت نہین صد آفت ہے

کاخ دنیا سی دل نکر مانوس — خاک ہی کاخ ہو اگر معکوس

دار دنیا ہی دو دنی ہی ہوشیار — دلدہی تو کری تو ہو دلدار

ہو جو برخاستہ دل اہل نظر — سو او نہین ہی یہ دار سی بدتر

تو اگر رہرو حقیقت ہی — تجھی دنیا سی کیون محبت ہے

ایک نقطہ اگر ہو زیر و زبر — دیکھہ محنت ہی یکسر تا سر

تو اگر گنج بیگران پاوی — منقلب ہو تو جنگ ہو جاوی

بیوفائی یہ ہے جہان کا مدار — آئیو مت فریب مین زنہار

ہی ان ابیات سی میرا یہہ مآل — مومنین ابسنین یہ طرفہ مقال

ایک مطلوب کے ہین دو طالب — دونو پر شوق وصل ہی غالب

علقمہ ہی جہان مین ایک کا نام — نام او دوسرا کا ہی ہمام

ہین طلبکار نازنین دونو — ایک کوچہ کی ہین مکین دونو

صبح ایک کامیاب ہوویگا — دوسرا زیر خاک سوویگا

ایک صحرا مین خوب دیا ہی — ایک جانا کی پاس جا یا ہی

رونی والی کو صبح شادی ہے — سونی والی کو نامرادی ہے

دیکھ کر ہیبت شہ خاور — ہوئی ناگہہ سفید روی قمر
دیکھ یہہ حال لشکر انجم — ہو گیا صحن آسمان پر گم
نکلا تہا یون فلک پہ مہر منیر — بہر امداد شاہ خیبر گیر
لیکہ پیش از طلوع مہر فلک — شہ گردون سپہر فخر ملک
ماحی کفر و قاتل کفار — رونق دین احمد مختار
معنی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللہ — حاصل ہل اتی شہ ذیجاہ
تاج عز و علا شہ کونین — شاہ ملک صفا ابو الحسنین
لعل درج وفا امیر کبیر — کان صدق و صفا جناب امیر
بحر عمان حلم دینداری — ابر نیسان رحمت بارے
نیر اعظم سپہر شرف — باعث آبروی در نجف
شیر دشت وغا علی ولی — زوج خیر النسا علی ولی
اپنے بستر سے اوٹھکے بر لب جو — صبح صادق کی وقت بہر وضو
تہا وہ وسعت روی پاک پہ نور — جس سے ہوتا تہا نور حق کا ظہور
صبح صادق پہ نور غالب ہے — گر ہوئی تو صبح کاذب ہی
علقمہ سی کہا بلطف و کرم — آشنا یک نماز ہوا اسدم
اوسنی تب عرض کی کہ اے مولا — اس سے اب کیا ہے افضل اولی

زمزمہ کرتا ہی اس انداز — محو کرتی ہی دل کو وہ آواز
سنکی وہ نغمہ ہای درد آمیز — دل شوریدہ گان ہی شور انگیز
لحن بلبل تہی اوسکی نغمہ پر — نالۂ بوم و زاغ سی بد تر
سنکی یہہ بات شیر حق نی کہی — ہی یہہ الحان لحن داؤدی
آپ نی ہنسکی اوس جوان سی کہا — تجہی اس زمزمہ سی فائدہ کیا
تیری آواز ہی بہت دلکش — جسمین ہین وحش و طیر و انسان غش
عوض نغمۂ غزل خوانی — یاد کر سورہ ہای قرآنی
عرض کی اوسنی ای شہ کونین — شوہر فاطمہ ابو الحسنین
امی محض ایک تو ہی یہہ غلام — نہین ہی اسپہ حافظہ کا نام
بس اوسی بہی دم یا لعاب دہان — ہو گیا دم مین حافظ قرآن
یا تو تہی اوس زبان مین سو عیب — یا زبان ہو گئی لسان الغیب
ہر سر مو جو ہو بدن پہ زبان — ہو نہ مدح زبان شاہ بیان
ہو نہ تعریف اوس زبان کبہی — جس زبان سی ملی زبان نبی
الغرض علقمہ بذوق تمام — آن بیٹہا غرض قریب امام
ہوا فارغ وضو سی جب وہ جوان — ہوا مولا کی ساتہہ ساتہہ روان
ہوی حضرت تو زیب سجادہ — تہا یہہ حضرت کی پیچہی استادہ

پس نماز اسطرح علی نی ادا
کہ ملک کہتی تہی یہی صل علی
سب علی کی نماز ہی اصل
نہ وہ ہین بیچ کیا خدا سی وصل
[illegible]
صبح کی [illegible]
سر سجدہ مین [illegible]

علقمہ نی جو کی نماز تمام
کہین مولا نہ تہا درود و سلام
تہی اوسکی نماز کی اعزاز
جسکا ہو مرتضی پیش نماز
ہوا تخت زبرجدی پہ درود
شاہ زرین کلاہ جلوہ نمود

ہوا رومی بہی درمیان ستیز | خسرو چار دانگ رو بگریز
دی گیا اکی نیر اعظم | بیش کش مین ترنج زر او سدم
دیا کبک سپہ نے بیضہ ڈال | لی گیا باز آتشین پر و بال
ہو گیا رفع پردہ ظلمات | رہو نکلا بسان آب حیات
شمس نے جب کیا فلک پہ نزول | یہہ ہوا شغل عامل معزول
وہان ہشام بہی ہوا بیدار | آنکہین ملتا ہوا میان خمار
اپنی محبوبہ سی کیا یہہ کلام | نہر سی لا تو بہر کی آب کا جام
ایک ذرا اپنا ہاتہہ منہ دہوون | دردسر او رخمار کو کہوون
سن کی یہہ وہ اوٹہہ کہڑی ہو طناز | اوسکی انگڑائی کا سنو انداز
ایک باری بدن کو توڑ مروڑ | ہاتہہ دونو لیے جو سر پہ جوڑ
حسن نے لطف یہہ نکالا تہا | چاند کی گردون کو ہالا تہا
لی لیا ہاتہہ مین سبو خالی | یون چلی نہر پر وہ متوالی
یون در خیمہ سی نکل آئی | چشمہ سے جسطرح سی بینائی
جہومتی جیسی مست جاتی ہین | اور صراحی بدست خالی ہین
دیکہتی بہالتی سوئی گلزار | یون چلی جسطرح نسیم بہار
اوسکا آنا ہر ایک کو بہایا | نہر پر چشمہ حیات آیا

دیکہہ رفتار اوسکی لاثانی
ہو گئی آب آب دیوانی
بس نقشہ نہانی کی تاخیر
طوق گرداب مین کیا زنجیر
پہر چلی جلد ہی سبو جب
یون لگی کرنی آبی دریا خطاب

۱۳۸

ران کہان تہی یہان جلی جاتی
دیکہون ان سی کہان چلی جاتی
خوف تہا مرا ہمعمر اول مین
او دیکہتی ہیا اسکی ہم نشین
سر کو پہیرہ میں مہتاب
چلی سر دوہن سبو جب

١٣٩

متصل مسکن علی حجرہ رہا — یہہ پری یہاں سنی دیکہتی ہی کیا
ہی علی تو ہنوز صرف دعا — علقمہ یہی ہی ہاتہ پشت پر بیٹہا
آتو جو یکی نظر پڑی جس آن — علقمہ کو لیا وہین پہچان
کیون اوسکی سوا اوسی جانی — اپنی عاشق کو کیون نہ پہچانی
کل تو تہا اوسکی دوستدار وہین — آج ہی انکی جان نثار رو دن مین
اسنی باندہی تہی جو علی سہالی اگ — شعلہ رو ہو گئی سراپا آگ
علقمہ کو عقب سی ہو نگران — بولی او ننگ عاشقان جہان
نام تجہہ مین نہین محبت کا — ننگ ہی تو دمان الفت کا
اسطرف دیکہہ ای خطا کردار — میری اور تیری تہا یہی اقرار
کیا دغا کی ہی ای ارے خودکام — لیجیو پہر میری وصال کا نام
غیر کو پہلو مین تو بٹہلاؤن — اپنا سایہ تجہی نہ دکہلاؤن
غیر سی بوسہ و کنار کرون — آنکہہ تجہہ سی کبہی چار کرون
تیری دشمن کو کامیاب کرون — او تجہی عمر بہر خراب کرون
تو نی دیکہا ہی کیا گناہ میرا — دل جو یون مجہسی پہر گیا تیرا
سب نشیب و فراز ٹہرا کر — میری دشمن سی مل گیا جا کر
گر نہ تہی تجکو بار عشق کی تاب — کیون کیا نام عاشقی کو خراب

امر باطل پہ دل کو شاد کیا
میں نی کیون تجہہ پہ اعتماد کیا
بتا سنی ای بیہی ہمین دو کتای
میری جان تیر مونگ داتا ہی
باری تو ذرا ...
جان ہی جی عزیز ...

مگر کس طرح کلی کرتا تہا — تو تو پاونپہ سر کو دہرتا تہا

عاشقی محو ہو گئی سارے — اب کہان ہی وہ گریہ و زاری

کوئی دنیا مین ایسی چاہ کری — کوئی تیری طرح نباہ کری

خوب تو نی اوٹہایا بار فراق — تجہ علی شوق کی ہی تہی مشتاق

جب سنی علقمہ نی یار کی بات — یا تو تہا درمیان تعقیبات

لگی پڑہنی طرح صریح صریح — دفعتاً اوسکی نام کی تسبیح

حال آگے اور ہو گیا من کا — کیسی تسبیح ڈہل گیا منکا

دل نی سینی مین بسکہ مارا جوش — مئ الفت سی ہو گیا مدہوش

تہا جو نزدیک وہ انسی بہا اوٹہہ کر — لاکی رکہا سر اوسکی پاؤن پر

تب گیا اوس پری کی دل مین خیال — علقمہ کا ہوا دگرگون حال

آئی عاشق کی پاس وہ پری فن — پہنکا رخسار پر لعاب دہن

اور کہا جا ای چمن سی پری — زو فہی تیری عاشقی اری

علقمہ نی جہکا کی سر ایکبار — پاک رومال سی کیا رخسار

ظاہر اوسطرف سی منہ پہیرا — دل پکارا زہی شرف میرا

تہا جو رومال وہ لعاب بہرا — اوسی چہاتی پہ علقمہ نی دہرا

اور لگا کہنی جسکو آیا چین — جسم نی اور دل نی پایا چین

نہین معلوم کیا کیا اوسنی — علقمہ کو ملا لیا اوسنی

ہی عجب دیدۂ علی مین اثر — سرنگو جسکی ہو برو ہی بشر

کہا ہشام نی کہ ساحر ہی — سحر کی فن سی خوب ماہر ہی

خاک اندر دہان آن ملعون — کہ بجادوگری کند مطعون

جو نظر کردۂ خدا ہین سدا — وہان یہہ ہی ٹہیک قول شاعر کا

خوب یہ خوب کام کرتی ہین — ایک نظر مین غلام کرتی ہین

قصۂ علقمہ سنا جسدم — کچہہ مشوش ہوا وہ کچہہ خورم

ہاتہہ منہ دہو درست ہو بیٹہا — زندگانی سی ہاتہہ دہو بیٹہا

کہا محبوبہ سی پکار پکار — لاؤ ہان جلد سب مری ہتیار

حکم یہہ سنتی ہی شتاب شتاب — کہل گئی فوطہ خانہ کی ابواب

کشتیان اسلحی کی آئین تمام — دیکہہ کر اوٹہہ کہڑا ہوا ہشام

پاس اون کشتیونکی جا کی نخست — کیا مغفر کو اپنی سر پہ درست

دیکہہ اوس خود کو پڑا یہہ غریو — خود ہی یا کہ کاسۂ سر دیو

تہا عیان زرہ پر حلقہ جوشن — صورت کوہ بوقبیس بدن

سب کہین دیکہہ دیکہہ بیشک — کوہ پر چہا گیا ہی ابر تنک

وہ ہی تن آسمان کفر و ستم — اور درع کو کیا ہی ابر قسم

[illegible]

١٤١

[illegible]

مقابلہ نبرد اشتن آن دو خصم العاقبت واز شہسوار الاشقیا

سابقا دوی ...

کہ مجہی زعم ہو مقابل زم
نہ تہسا کہی ہہی نہ مقصود
ہاتہ جاوی دیمیرا مقصود

[illegible]

لیی کاندہی پہ ہوگی ترکش بند / نہہ صد و شصت حلقہ ہای کمند
ہو جیوں آسمان کا فیل بلند / یہہ کمند اوسکو بہی کہی ہی بابند
تیغ سی لعین ہو ہی شکوہ مزید / کوہ پر جیسطرح ہی نہنگ پدید
ہوا جب اسطرحسی تیار لعین / پہر لیئی موزہ جیکمہ دار ہہین
جو اوسی دیکہتا ہہی کہتا / آدمی ہہی تمام لوہے کا
کہان گہوڑی نی ہای ہی کمر / جو اوٹہاتا ہہا پہاڑ کا لنگر
ہوا گینڈہی پہ الغرض کہ سوار / اوسکی ٹوٹی کمر دم رفتار
دوسرا اور تیسرا مرکب / ہوئی یونہین کمر شکستہ سب
آیا ناگاہ ہفتمین مرکب / اوسنی بارہی گران اوٹہایا سب
اوسی گرما کی بہر دم رفتار / ہوا بیرون باغ وہ یکبار
علقمہ تہا میان پہلوی شاہ / کیا اوسنی امام کو آگاہ
دشمن دین الٰہی طالب جنگ / میری مولا نہین مقام درنگ
کہا شیر خدانی بسم اللہ / بس کہڑی ہوگئی شہ ذیجاہ

مقابلہ کفر و اسلام بمیدان انتقام و مسلح آمدن ہشام و اظہار فنون سپہ گری آن ہمہ والا گوہری یعنی امام حسین کی ملک حملہ حیدری صلوٰۃ اللہ علیہ والسلام و شکست یافتن وی تاب

کری مضمون سرکشی کو پسند — بندش لفظ مین کرون پابند
ہوا و دہر نشہ کا فروغ و طلوع — ہوا یہ ہر شعر کی تلاش شروع
رہی مجکو خیال رزم جدید — زادہ طبع ہو رشید و سعید
سب کہین سنکی انتظام کلام — بس فصاحت ہوئی اسی پہ تمام
ہو جو زیر نگین جہان سخن — تو رہو ن صرف امتحان سخن
الغرض جب اٹھی شہ ذیجاہ — وہان بقصد جہاد عند اللہ
تہا کہان خود جسکو سر دہرین — اور کہان تہی زرہ جو بر مین کرین
خود کی جا مگر تہا اٹھہ پہر — سایہ فضل کبریا سر پر
تہا مگر سر پہ وہ عمامہ نور — کیا تہا صبح نی جہان سی ظہور
تہا زرہ کی عوض نہ پہ تن — حفظ پروردگار کا جوشن
خوب مضبوط کی علی نی کمر — رشتہ جان شجعان سی مگر
جب لپیٹی کمر پہ اپنی ردا — بولی طاقت کہان کمر پہ فدا
کمر و پشت کی فدا ہین ہم — کمر پشت دین ہی محکم
غلہ او ش پشت پر لیا کرتی — فقرا کو سدا دیا کرتے
ہوئی تیار جب ابو الحسنین — کیا پانو کو زینت نعلین
ہو گئی دہوم عرش تا بہ فرش — ہی یہ نعلین گوشوارہ عرش

جب کہ آراستہ ہو چکی انجمن
کیا قصد سوار ہونی والدین
سر کہا ... ہیچ
... وقت آخرین
... خانہ زین ... تمام سرین

۱۴۳

بامرکب یہ ہی امام
علقمہ نی یہ عرض کی ...
میری آقا کہا غلام کا مان
عرق فولادی ... کا بدن
جلاتا ہی ...

ہیں وہاں زینت لباس زرہ | اور نہیں ہیں ہماری پاس زرہ
میری خود و زرہ کو لیجیے | اسلحہ آپ زیب تن کیجے
آپ نے تب یہہ مسکرا کے کہا | مجھے کافی ہے بس اماں خدا
جب پذیرا ہوئی نہ یہہ گفتار | علقمہ ہو لیا شتر پہ سوار
تہا جو بیرون باغ اک میدان | وہاں ہوا رزم و جنگ کا سامان
دیکھا حضرت نے جب سوی شام | تب کیا حسن لطف سے یہہ کلام
ہو جوان تجھسا شیر صولت جو | حیف اسلام مین شریک نہو
چل ابہی تو یہاں سے میرے ساتھ | دون رسول خدا کے ہاتھ مین ہاتھ
اور کرون عرض یا رسول کریم | کیجیے اسکی عزت و تکریم
صاحب حلم ہین نبی شریف | حقنے کی جسکی خلق کی تعریف
تجھسے جب ہونگے مصطفی راضی | بخدا ہوگا یہہ خدا راضی
جس سے راضی ہو خدا اور دو | ہے بہشت اوسکے واسطے موجود
مین نبی سے دلا دونگا کہہ کر | تخت گاہ مکید ابن عمر
ہاتھ آوے گی دولت کونین | یہان ہے گر چین او روہان بہی چین
تیری محبوبہ ہے جو یہہ دختر | شوق سے اپنے ہی تصرف کر
علقمہ نے جو یہہ کلام سنا | رنگ چہرہ سے اوڑ گیا اوسکا

اگر مسلمان یہہ ہو گیا اسدم
تو گیا مفت ہاتھ سے یہہ صنم
ہو گیا بس وہین ولی اسد
علقمہ کی بطون سے آگاہ
ہر مخاطب ہوئے ہوے یہ بات
اور لگی کرنی ابتدا سے کلام

۱۴۴

علقمہ کسی ہی ہی بہتر ہے
[illegible] عرض سن اب [illegible]
سر جنکے عرض جناب حق
ہے یہی صاحب خزانہ حق
ملک غفار سکار خانہ حق
ہے سبع عزت کے اکابر جان
لا اسکا اسکی واسطہ رضوان

ہوگا نہ فرق کچھ بیک دیگر
گو نسی ہی مکید کی دختر

علقمہ خوش ہوا یہ سن تقریر
لیک شام نی دکھا شمشیر

کہا تیغ زبان کو کیجی نیام
اس جگہ ہی نہ بان تیغ کا کام

ہوگا دونو سری نہین ایکسا ہان
گوی چوگان کی طرح غلطان

تھی پس پشت جو کھڑی طناز
اوسنی شام کو یہ دی آواز

ہان تجہ سی عاشق موافق ہی
ہان تو ہی مبتلای صادق ہی

صلح کی جو کلام کرتی ہین
یہ تیری دبدبہ سی ڈرتی ہین

ہی مری عشق مین [illegible] شعار
نہ بجز جنگ مانیو زنہار

اور اگر علقمہ کہی سی تو
جا کی ملجای گا میان عدو

تو بہت سا خراب ہوویگا
وصل سی میری تہہ ہوویگا

تیری دشمن سی جی لگاونگی
پہر بہت سا تجہی جلاونگی

کیا ہشام نی یہ ہنسکی کلام
مین تجہ ہون با درم خریدہ غلام

یارہ دوست مین فدا اسکی
یا ہمیشہ وصال دلبری [illegible]

ہون اگر سو تو کارزار کرون
لاکہہ جان تجہ مین نثار کرون

اپنی محبوبہ سی یہ کی گفتار
بولا حضرت سی مانگ بیر و بیار

بولی شہ ای رئیس اہل خلاف
ہم ہین مشہور آل عبد مناف

[illegible]

۱۴۵

[illegible] مرکب پہ حملہ زور کی
کیونکہ جاوین ہین بین نہ کی
آگئی دیکھ جسد کرار
چاہتا تھا کری قبر سی وار
تب علی نیزہ کو با سنبھال
بیلگی یا جبین مثل چوب خلال

تھی سنان اوسکی شکل شاخ گوزن | تھا فقط اوسکا بیس کا وزن
چھن گیا جب کہ نیزۂ خونخوار | اوسنی گرز گران لیا یکبار
گرز ایسا گری جو ہاتھ سی چھوٹ | پشت گاو زمین کی جاوی ٹوٹ
گر گری وہ سپہ آگی صورت برق | نیل گردون کا پاش پاش ہو فرق
جب علی اوسطرفسی ضرب عمود | تب نہاد فلک سی اوٹھا دود
لی وہ حضرت علی نی ہاتھونپر | کہین دیکھا سنا یہہ کار بشر
لگی فرمانی تب شہ مقبول | بخدا گر پڑا ہی تھ یہ پہول
کیون نہ روکین نہ شیر نگین | ہو سپر جسکی جبرئیل امین
شہ کی ہاتھونپہ تہا جو گرز کا بار | کہ نیچا حضرت نی زور کر کی ادہر
روز اوسنی کیا ایدہر جو ادہر | دیا حضرت نی اسطرفسی چھوڑ
دوسرا سر لگا جو سینہ پر | گر پڑا صاف پشت زین سی وہ
دیکھہ کر کار صاحب ادراک | ملقمہ ہوش پڑا بصورت خاک
دوڑی وہ نازنین مہ سیما | گرد لوہا رخ سو نسی پاک کیا
اور لگی کہنی عاشق خوشخو | زور مین اپنی گر پڑا ہی تو
کہا اوس نازنین نی کیا یہ محل | ہی یہہ مشہور ...
چہین دی ہو مین ہزار ہزار | آگ ...

کیا بشام نی یہہ دلمین خیال
جان بچانا ہوا خیال محال
کچھ تو معشوقہ کی جانی
کچھ جہالت نی طبع گرمائی
...

حدت تیغ آہنی سی عموم — ہوگئی باد صبح باد سموم

آیا چمکا کی تیغ مرکب چہیٹر — گرگدن کو لگا کی ایڑ پہ ایڑ

بولا جون صاعقہ دکہا تلوار — باش ای ہاشمی جوان ہشیار

یہہ سخن کہکی کی رکاب گران — ہوا قامت کشیدہ بہرہ طعان

آئی ایک برق کوندتی سرپر — لی سر سروران نی سرپہ سپر

یون سپر مین درائی تیغ گران — جیسی برسیہ مین ق طیان

کچہہ نہ پہونچا علی ولی کو گزند — تیغ جا کر سپر مین ہوگئی بند

زور کرنی لگا وہ بانی جور — تیغ کو مین نکالون فی الفور

یہان نکلائی جو مڑگئی یکبار — ٹوٹنی کی عجب ہی جہنکار

پہل رہا نزد شاہ خیبر گیر — ہاتہہ مین اوسکی قبضہ شمشیر

پارہ تیغ کو سپر سی نکال — علقمہ کو کہا کہ اسکو سنبہال

بولا یہہ سلسبیل کا ساقی — ہان بتا اب ہی کیا باقی

جمع جب اوسنی پہر حواس کئی — دوش سی حلقہ کمند لئی

پہینکی حضرت کی سمت ہو خورسند — چہین لے آپنی لعین کی کمند

دیکہہ منہ کو رہ گیا حیران — آہ یہہ کس طرح کا ہی انسان

پہر جو پہینکی وہی علی نی کمند — ہوئی جا کر گلو مین اوسکی بند

ہلکی سی اوسنی لعین وکیفر
سرو فرسی خنجر
سر نیچا کیا لگی سرین بند
جب نہ سرکی نکال سکا وہ بیچ
کہلکی وہی اوسنی ارمغان لی
سر نیچا کیا وہ سروران جنگ
ارو سپہ بیچ بیچ

دیکہی ایک تیر کہا پر تاب
لیکی ترکش سی تیر ضیا یاب
لی کمان ہاتہہ مین کہ تہی جو بدوش
کہینچ چلہ کو تا بہ بناگوش
اور پکارا کہ دیکہہ تیر کا وار
تیر کی وار سی ذرا ہشیار

جانور میں یہ شور کانو نی
کر دیا بی اثر نشانون سی
ہاتہ بنشر ان دشت نی ہمباز
اسد اللہ کی یہ ہوی آواز
وہاں جو ... نی ناہ نوح جہان
دی ... نی سر نکال نکال

تیر یہاں جب قریب آ پہنچا
وہیں حضرت کا اوٹھہ گیا پہنچا

ہوی جنبش جو تیغ کی یکبار
بس قلم ہو گیا بسان خیار

تیر کٹ گئی غرض یونہیں
تب تو آیا وہ کہینچ خنجر کین

شاہ نی تب غرور کا پہنچا
دست چپ سی لیا میان ہوا

ہوی تو صیح معنی دو گشت
داہنی ہاتہ سی لگائی مشت

خود تو درمیان کان سر
کان سر دماغ کی اندر

اور دماغ آیا درمیان گلو
سینہ گردن سی ہو گیا مملو

سینہ سیکل ہوا کمر یہ اودہر
ہوی مرکب کی بہی شکستہ کمر

زہی شکل قامت مردم
نصف پائین تہا نصف بالا گم

کہی تکبیر تب علی نی پکار
زلزلہ شش جہت میں تہا اظہار

شور اللہ اکبر ایسا تہا
گوش کروبیان تلک پہنچا

سنکی آواز نعرہ حیدر
ہوی گاو زمین رسیدہ بکر

آسمان نی سنا جو تہا وہ خروش
صبح سی آج تک نہ تہی یہ گوش

نہیں خط شعاع زیب سپہر
اونگلیان کان میں دہری ہی مہر

نعرہ حیدری کا دیکہہ شکوہ
شرم سی گر گئی زمین پر کوہ

ہو گیا کم خروش جوش بحار
دفعتہ محو ہو گئی رفتار

... جو طور ... پکار ... بن ...
... نی ... تہا ...
... حیدر کی ...
... نی ...
والسون نی ... بصد نیاز ...
... نی سجدہ ...
زور بازو ... نہ ...

کر کی معدوم تا کمر اوسکو | کیا فی النار و السقر اوسکو
جسد نحس پر اشارہ کیا | کہا یا ارض ابلعی ھذا
جب فرمان سید اکمل | لیا ہشام کو زمین نی نگل
مثل قارون نہین ٹہرتا ہی | قصد تحت السری کا کرتا ہی
سب پکاری کہ ہی یہہ حملہ وری | خارج از حد طاقت بشری
جب ہوئی ایسی معجزہ سرزد | ہوا تب تو گمان مردم بد +
تہمت سحر تک لگاتی ہین | اور خدا دوسرا بتاتی ہین
فی الحقیقت یہہ دونون ہین گمراہ | بجناب علی ولی اللہ +
نہ خدا ہین نہ سحر ساز ہین یہہ | بندۂ خاص بی نیاز ہین یہہ
دیکہہ کر زور بازوی حیدر | علقمہ پاؤن پر گرا آکر +
تہی جو بنت عمید ابن عمر | وہ یہہ سب دیکہتی تہی پیش نظر
دیکہہ یہہ حال علقمہ یکبار | وہ پری ہوگئی سراپا نار
چلی وہان سی عجب غضب مین بہری | دم رفتار رشک کبک دری
علقمہ سی کہا بدین نہج + | اپنا نیزہ مجہی تو دی ہمدم
مانگتی گروہ علقمہ سی جان | نہ چہپاتا اوسی کسی عنوان
دیکی نیزہ کو کی یہہ تقریر | یار سی دل کی اس مژہ کا تیر

نیزۂ علقمہ کو تہا مین بہت
صاحب نیزہ بہی چلی جو ان
سن یہہ بات علقمہ نی گردن
سب کہا بات تہی یہی مین خون
جب کیا عشق نفی اوسنی
پہر بیان حملہ ایک کیا اوسنی

۱۴۹

انکی چشم ناز ہین میگون
یا ہوئین دونون پیالۂ خون
دیکہہ کر علقمہ سی یا دل سرد
یون لگی کہنی بات ای نامرد
یہان سی ہشام تو گیا ناکام
مین کرون کی ترا ابہی کام تمام

پہر وین نیزہ پاؤن پر مارا | پاؤن مجروح ہو گیا سارا
پاؤن مین کہا کی نوک نیزہ تیز | علقمہ گر گیا وہان سی گریز
ہو کہڑا ایک درخت کی اوجہل | لگا کہنی یہہ ہاتہہ کو مل مل
زخم مین اسکی ڈر نہین جانکا | ایک ڈر ہی سنان تیر گا نکا
گہاؤ اونکی بہت سبہالی ہین | اور سب نیزہ دیکہی بہالی ہین
وہ پری مرتضی علی پہ پہری | اسطرف آگی مثل برق گری
اور لگی کہنی داد او بیداد | آہ از دست مرتضی فریاد
پدر و عم کا سر اوتارا ہی | آج عاشق کو میری مارا ہی
تہنی سب گہر کا گہر کیا تہہ تیغ | ہای عاشق میرا دریغ دریغ
ایک کو کر لیا ہی اپنا غلام | دوسری کا کیا ہی کام تمام
سر بسر کر دیا مجہی ناشاد | کس سی جا کر کرون تیری فریاد
ہوئی وارث عدم کو سب راہی | خاک مین مل گئی میری شاہی
کیا غضب ہے کہ تخت گاہ کو چہوڑ | آئی صحرا مین خلق سی منہ موڑ
رحم حیدر نی کچہہ نہ آیا | یہان ہی اگر مجہی تباہ کیا
صبر سب کو اگر کیا تو کیا | ہو گئی تنہا کوئی جیا تو کیا
جب ہوئی متصل وہ حور نژاد | آئی قنبر کی وہ طمانچہ یاد

ہوئی جون حسن [illegible] ابرار
ناگہان ہاتہہ کو [illegible] بیکار
تار نیزہ او [illegible] کے جو مارا
پڑ گیا [illegible] نان یارا
ہو گئی [illegible] حسی [illegible]
جون پڑہتی ہی [illegible]

۱۵۰

[illegible] یہی
[illegible] زبان [illegible] یہی
اور [illegible] وہان سی
[illegible] جان سی
[illegible] کہنی [illegible] تاب ذرا
علقمہ کو [illegible]
[illegible] آیا [illegible]

پہلی پاؤن پہ رکھدیا سر کو ۔ پہر لیا تہام دست حیدر کو

عفو کیجی گناہ اسکی شتاب ۔ کہ نہین ہی دل غلام کو تاب

گو کہ از حد برون ہی اسکا گناہ ۔ اپنی لطف و کرم پہ کیجی نگاہ

کہکی یہہ پیرہن اوٹہا یکبار ۔ عرض کی دیکہی شہ ابرار

پیٹہہ کو علقمہ کی جو دیکہا ۔ تہا نشان ضرب تازیانہ کا

لگی فرمانی یون شہ ذی جود ۔ عشق صادق کی لوگ ہین موجود

پہر یہہ فرمایا اوس پری وش سی ۔ بت بی باک عربدہ جو سی

ہی جو منظور اپنی جیکی امان ۔ ہو مسلمان و صاحب ایمان

یہان عزت وہان ہی جنت ہے ۔ اسمین دونو جہانکی راحت ہے

اوس بت شوخ چشم نے یہہ کہا ۔ لاؤن ایمان مین تو فائدہ کیا

یہان تو ہون شاہزادی عالم ۔ وہان مجہی کیا ملیگا جاہ و حشم

شہ نے دو اونگلیان اوٹہا کی کہا ۔ دیکہہ کیا انمین ہی نظر آتا

دیکہتی کیا ہی وہ سراپا ناز ۔ زہی اعجاز بس نہ ہی اعجاز

وہ لگی کہنی سید پر نور ۔ جنت و سلسبیل و حور و قصور

ہو گئی دور ہین حجاب سراسر ۔ ہی تماشا عجیب پیش نظر

بولی حضرت جہولائیے ایمان اب ۔ ہی تیری واسطہ مہیا سب

دیکہتی ہی کہ ہیں ملی جنت و جاہ
بول اوٹہی لا الہ الا اللہ
ہی محمد علی نبی برحق [illegible]
[illegible]
[illegible]
بولی [illegible]

151

اولیکی سر کو اوٹہایا حضرت نے
دست شفقت پہرا [illegible] حضرت نے
سر پہ پہر [illegible]
درد اوترا علی کی ہاتہ کی ساتہ
زہی اعجاز دست شاہ زمان
تازیانہ کا بہر مٹا نہ نشان

عرض کی اوسنی یا امام امم — چلکی خیمہ مین بیٹھی ایکدم
آپنی تب کہا کہ ای محبوب — ہان مجھی بہی یہہ بات ہی مطلوب
بولی دلدل سی یون شہ مقبول — تم چراگاہ مین رہو مشغول
گیا دلدل کو باغ ہی مین ہا — وہ گلستان کی بیچ سیر رہا
خود سوی خیمہ سیاہ چلی — خلق گویا ہوی جو شاہ چلی
ماہ پر گرچہ ابر آتا ہے — ابر مین پر یہہ ماہ جاتا ہے
سوی ظلمت چلا ہی آبحیات — خضر جاتا ہی جانب ظلمات
علقمہ جو قفائی سرور تہا — خضر کی ساتہہ یہہ سکندر تہا
پر سکندر وہان ہا محروم — ہوا آب حیات ہی معدوم
اسکا معشوق مثل آبحیات — رہتا ہی بیچ چشمہ ذرات
رہا خیمہ جو وہانسی تہوڑے دور — علقمہ کو ہوی خوشی منظور
عرض کرنی لگا کہ ای محبوب — میرا آنا ہے تجہکو مطلوب
تو رضا دی تو ساتہہ ساتہہ اون — ورنہ دروازہ پر ٹہہر جاون
تب یہہ اوس گل نی مسکراکی کہا — دی ہزارون ہزار شہ کو دعا
جسکی دولت یہہ تبہ پایا ہی — کہ میری ساتہہ ساتہہ آیا ہی
آنہ سکتا تہا گاہ گہر جمین — خاک ہی چہانتا رہا بن بن

یوہین اوروں کی جانی جاتا
بیسم اسا یہ نہ بکھنی پاتا
یہہ سخن سنکی شاہ عالی جاہ
عرض کرنی لگی کہ یا اسد
اس پری رو کو جسطرح ابی
تونی جب علی عنایت کی

جب اسطرح یہہ دیکہا قدرت
سر اسی علقمہ کی ہوا الفت
شوق تنی بہی اسی عالم
دل ہوا اوس ... آرام
دل ہوا اوس وصال بیچ غالب
ہوا شوق وصال ... طالب
آپ مطلوب ہو گیا طالب

قطع جب ہو چکی وہ راہ قلیل | آئی در پر عرض امام جلیل

ایمان آوردن آن پری بعد قتل ہشام خیرہ سر داخل شدن حیدر صفدر بخیمہ معہ دختر و ملاقات از قنبر و صحبت با یکدیگر

ساقیا دے وہ آج جام شراب | روح دلبر ہو جس سی فتح الباب
وا اگر ہو در نشاط و سرور | غم دیرینہ ہو دلوں سی دور
ساقیا مے پلا شتاب شتاب | مطربا تو سنا دے چنگ و رباب
آج عاشق کا وصل جانان ہے | بزم عشرت کا روز ساماں ہے
یار بے داد گر سی داد ملے | نامرادوں کی بہی مراد ملے
منعقد ہو گی آج محفل عقد | اور لٹے گا نثار میں زر نقد
مہر تو دائرہ بجا دے ہان | کہو زہرا فلک پہ ہو رقصان
یہاں سی دوڑ کے وہ غیرت بستان | کیا آراستہ تمام مکان
کیا تخت مرصع ترتیب | اور رکہی کرسیاں قریب قریب
پہر در خیمہ سی ہہ دی آواز | آدای شاہ کشور اعجاز
ساتہہ لی اپنی علقمہ کو امام | بس روانہ ہوئی درون خیام
ہوا جس دم میان خیمہ گذر | پیشوائی کو آئی وہ دختر
کیا اوسنی حریر نقش طراز | اپنی آقا کا فرش پا انداز

١٥٢

کہا اس نے بحث خفتاب جا کی
گرفتار ان لائی نذر کی آگی
لٹا کہنی وہ تارک دین
مال و زر سے علی کو کام نہیں
خود کیا ہے علی نے نذر و اسر
ترک مال و منال و خشم و جاہ

آج کیا خوب ہای وضیع و شریف | مین سناون تہین حدیث لطیف

حدیث شریف از زبان معجز بیان جناب امیر مومنان صلعم

تیسرا دن غرض گیا تہا گذر | کہ گرسنہ تہا سب علی کا گہر
تہا یہہ احوال شبر و شبیر | فرش پر جسطرح سی ہو تصویر
اور وہ خاتون حجلہ ایمان | دختر خاص احمد ذیشان
اونکا بہی تہا گرسنگی سی یہ حال | ایک ضعف سی تہی خیال محال
اور علی اون سبہونکو تکتی تہی | پر مصلی سی اوٹہہ نہ سکتی تہی
اوٹہی ہر القوت ایمان | اور یہہ کی عرض ای شہ ذیشان
ہین حسین و حسن بہت نالان | یا علی اب تو کچہہ کرو سامان
جلد لیجاؤ فاطمہ کی ردا | رہن اسکو کرو برای خدا
گو ردائین ہزار آون ہاونگی | پر انہین ہین کہان سی لاونگی
فاطمہ سی وہ لی ردای لطیف | چلی گہر سی شہ وضیع و شریف
تہا یہودی علی کا ہمسایی | لیکی چادر وہ اوسکی پاس آئی
اور کہا ایک صاع گندم پر | رہن کہہ فاطمہ کی یہہ چادر
آج فاقہ سی ہی علی کی آل | تب کہا اوس یہودی نی یہ مقال
یہان سری عقل ہی بہت حیران | تم تو ہو مالک زمین و زمان

نہوئی تھی تمام یہہ گفتار — کہ طلا ہوگئی وہ سب دیوار
کہی حضرت نی سکرا کی یہہ بات — یہہ سخن تہا میان تمثیلات
تجھسی کسنی کہا تہا ای دیوار — کہ طلا ہو تو ای تمام عیار
تب یہہ دیوار سی صدا آئی — آپنی کیا یہہ بات فرمائی
کرو گر کوہ پر تم اپنی نظر — ہون ابہی سنگ سب زر احمر
تب یہودی ہوا بہت حیران — لایا آخر بصدق دل ایمان
ہین جو مقبول خاص رب قدیر — ہی یہہ اونکی نگاہ مین تاثیر
سنگ ریز نہین زمرد و در — دامن خاک ہو طلا سی پر
ہان قلم دہیان ہی کہ ہر تیرا — تو کہا اور علی کی مدح کجا
پہر مخاطب ہوئی غرض حیدر — سوئی بنت ملکیدا بن عمر
کچھ علی کو نہین ہے مال سی کام — نذر کی کشتیان جو ہین یہہ تمام
فقرا پر انہین کر اب تقسیم — جو ملی دولت ثواب عظیم
کشتیان لیگئی غرض وہ اوٹہا — فرش پر آپنی قدم کو دہرا
بولا وہ خیمہ سیاہ کہ آج — مین ہوا غیرت شب معراج
جا کی خیمہ مین پڑ گئی جو نظر — دیکہا ہین جو سب سی بند ہی قنبر
ماہ ابر سیہ مین تابان ہے — گویا یوسف اسیر زندان ہے

کی قنبر نی یہہ کلام شروع
ہوا ابن بچانز کا کہ ہری طلوع
صدقہ ہو دین و دل قنبر
ایسی مولا کی دست و بازو پر
[illegible]
[illegible]

کہا حضرت نی قتل دشمن کا — کسطرح یہان تجھی ثبوت ہوا
تو تو تہا اس مکان مین دلگیر — آج پابند رشتہ تقدیر
کہا قنبر نی اے شہ ذیشان — نعرہ حیدری لیا پہچان
یہان ای نور دیدۂ مردم — جب وہ مارا گیا تو آئی تم
ذبح کرنی لگا تہا جب شام — مینی اوس سی یہی کہا تہا کلام
میرا مولا جو باخبر ہوگا — پہر تیری جسم پر نہ سر ہوگا
ضرب دست علی لگی ہی جب — سر کہان ضعف رہگیا قالب
فاتح بدر و حنین آیا — ہان مری دلکو آج چین آیا
مسکرائی بہت سا جب حیدر — یاد آیا وہ عالم قنبر
نوچ کر اوس نی زلف کی بال — منہ طمانچون سی کردیا تہا لال
ہنس کے قنبر سی یہہ کہی گفتار — کہو کیسی ہین آپکے رخسار
پاس سی آنکر تو دیکہون مین — کہا قنبر نی عارضہ مین ہین
لیک قنبر یہہ رمز سمجھی صاف — کہا اسمین کہین حضور معاف
ضرب محبوب مین نہین ہی عیب — علقمہ نی کہا بجا لاریب
ایک مضمون سر اٹہا رہا ہی — دیکہو یہان مجکو نیزہ مارا ہی
بولی قنبر ہزار شکر خدا — ایک ہمدرد تو ہوا پیدا

الغرض وہ گرہ کشا نی جہان
جہان قنبر بندھی تھی آئی وہان
ہاتھ سی بند بند قنبر کا
رشتہ عقدہ کشا نی کہول دیا
ہوئی قنبر جو بند غم سی رہا
دوڑ کر آ کے ہو گئے اسیر کہ ب...

١٥٦

... کہا حضرت نی ... سن ... [illegible]
سمجھی ... [illegible]
عرض کی اوس نی ... [illegible]
... بولی حضرت ... [illegible]
ہین نہین ... [illegible]

در خالق کی جو ہین خاک نشین | اونہین یکسان ہی تخت او زمین
خاک ساری کو کر کی آج قیاس | فرش پر آپنی کیا اجلاس
دیکھنا انکسار حیدر کو | ساتھہ بٹھلا لیا ہی قنبر کو
سامنی علقمہ کو بٹھلایا | او سپر اشفاق و لطف فرمایا
روبرو تھی کھڑی جو زن کسی | کہا حضرت نی بیٹھہ جا تو بھی
عرض کی اوسنی باندہ دست ادب | ہو یہہ پیدا کنیز کا مطلب
کرو عز قبول سی مسرور | بیٹھنے کی نہین کنیز حضور
ہنسکی کہنی لگی شہ ابرار | مجھسی کر اپنا مدعا اظہار
عرض کی اوسنی یا امام انام | کبھی نوش ایک ذرا سا طعام
تیسرا دن ہی ای فرشتہ صفات | کچھہ بنا دل نہین کیا ہیہات
یہہ تمہاری کنیز سے ہے مولا | اسکی خاطر عزیز ہی ہولا
ابتو مین ہو چکی خفی و جلی | داخل ذیل شیعان علی
گو نہین لذتو نسی ذائقہ ہی | مگر اب کچھہ نہین مضائقہ ہے
رد دعوت نکیجیو زنہار | کچھہ تکلف نکیجیو زنہار
کہا حضرت نی ای پری رخسار | رونق شرع احمد مختار
پر تکلف ہو گو غذا ب نہین | مطلق اس کہانی کا حساب نہین

تھا جو قنبر مطبخ سرا امام | کھایا بیٹھ وہان وہی علی کا طعام
علقمہ کھول کر کمر کو وہان | لگا کھانی جو لقمہ ہای گران
ناگہان علقمہ کی لقمون پر | پڑ گئی شوخ مہ جبین کی نظر
ہنسکی کہنی لگی وہ جان جہان | صاف تو ہی کریگا دستر خوان
دیکھ کر شاہ کی غذای قلیل | تو بہی دل مین ہوا نہ اپنی ذلیل
کہین لقمہ نجا گلو مین اڑی | ایسی کہانی پہ تیری قہر پڑی
علقمہ نی کہا کہ ای محبوب | ہون کئی روز سی گرسنہ خوب
کیون عبث کر رہی ہی اتنا شور | جتنا کہاونگا اوتنا ہوگا زور
کہا اوس [illegible] حور نی بس بس | ہو زیادہ نہ پای ہند ہوس
زور رہتا ہی گر غذا سی دچند | کیون علی نی کیا تجھی پابند
کچھ نہین تجھکو آدمیت ہی | علقمہ سخت بی حمیت ہی
تو نہین جانتا ادب کیا ہی | سامنی دیکھ کون بیٹھا ہی
علقمہ نی دیا یہ ہنسکی جواب | عاشقون کو کہان ملا آداب
درد دل پوچھ کیا گستاخ | مجھی مولا نی کر دیا گستاخ
تھا غرض ہر گھڑی یہ شور زیاد | خوش ہوئی دوست اور عدو ناشاد
ہوئی فارغ طعام سی جب آن | اوٹھ گیا سامنی سی دستر خوان

ہو مخاطب غرض وہ رشک چمن
بولی کہنی یہ علقمہ سے سخن
تو نہ دی ... اور بن ...
... ہوئی شاہ کشور تحقیق
... ہوا ... مولا کی
... شرف ہون حصول عقبی کی

۱۵۸

[illegible]
... علقمہ نی ...
[illegible]
... غرض ...
[illegible]

ہاتہہ دہونی لگی جنابِ امام | اور دہلانی لگی کنیز و غلام
ہاتہہ جب دہو چکی شہ ذیجاہ | دیکہتی کیا ہی تب وہ غیرتِ ماہ
ہوا قطرہ ہر ایک طشت مین در | ہو گیا طشت موتیونسی پر
ہوئی حیرت مین وہ پری خندان | کہ نکل آئی گوہرِ دندان
علقمہ نے کہا بڑا قصہ | میرا ان موتیون مین ہی حصہ
وہ پری بول اوٹھی یہین ہی لگی لگ | یہہ تبرک نہ ہاتہہ سی دونگی
لگا کہنی وہ سید عالی | لاؤ پہر کر کی طشت کو خالی
اوس پری رو نی سنکی حکمِ امام | جا کی خالی کیا وہ طشت تمام
پہر دوبارا غرض وہ طشت آیا | پہر ید اللہ کا ہاتہہ دہلوایا
شاہ کی معجزہ سی پہر وہ لگن | ہوا معمورِ آبِ درِ عدن
لیی دامن مین علقمہ نی وہ در | کر لیا دامنِ مراد کو پر
صرف کنجِ متاعِ خانہ ہوئی | داخلِ رونقِ خزانہ ہوئی
کیا سخن ہی سخای حضرتِ این | دیی ہوتے صلای عز و تمکین
جب ہوا شاہ کو فراغِ طعام | بیٹہی سب آنکر مقام مقام
آج واکیجی یہہ درجِ دہن | ہو عیان لعلِ آبدارِ سخن
نظمِ گوہر کو کیا مبین کیجی | گوہرِ گوش سامعین کیجی

آج گلدستۂ سخن شاداب | ہے یہی زیبِ محفلِ احباب
سبھی کہتی ہین باغ باغ ہے رون | دلِ احباب کا باغ باغ کرون
دلِ دشمن کو داغ داغ کرون | اب جگہ دیکی سر کی انگشت
بیان معجزۂ دوم شاہ نجف

۱۵۹

آج روشن کرون وہ شمعِ سخن | جسکی ہو جائی انجمن روشن
بیضۂ نظم کا جو ہر گذر ہووی | اوس طرف نور جلوہ گر ہووی
ہاتہ لا کر بہ اصل نظم کی بیچ | تاکہ ہو جائی خاتمہ بالخیر

لائی وہ مہ جبین حور صفات | بزم مین شیشہای عطریات
رکھہ دئی اوس امام دین کے حضور | عرض کی کیجیی مجھی مسرور
عطر لینا آپ سکہ ہی مسنون | کیا احسان سی اوسی ہون
کہا پہلی تو سونگہ صل علی | جسند پاک پر بہت سا ملا
لیکی پہر شیشۂ گلاب لطیف | کی معطر تمام ریش شریف
کیا قنبر سی پہر علی نی خطاب | آج تم ہی لگاؤ عطر و گلاب
سنکی فرمان سرور ذی جود | ہوئی قنبر تمام عطر آلود
پہر کیا شہ نی علقمہ سی سخن | تو بہی خوشبو کر اپنا پیراہن
کیا اوسنی اشارہ سوئی صنم | اس اشارہ سی یہہ کہلا اوسدم
مین ملون عطر پاشہ ابرار | دی گرا اپنی ہاتہہ سی دلدار
تب یہہ کہنی لگی وہ غیرت گل | ہو گیا تو تو بیحیا بالکل
یون ادب سی کوئی گذرتا ہی | صاف بیٹہا اشارہ کرتا ہی
وہ ولایت پناہ شاہ حجاز | لگا فرمانی ای سراپا ناز
گر کوئی گہر کسی کے آتا ہے | عطر مہمان کو وہ لگاتا ہی
دل مین اسبات کا برا مت مان | علقمہ آج ہی ترا مہمان
کہا اوسنی مین اوسکی ہون کنیز | مجھی خاطر حضور کی ہی عزیز

عطر دان لیکی آئی عاشق یار
بولا وہ واہ واہ ری [illegible]
دیا ولبر نی ہاتہہ کو [illegible]
اسی دست طمع دراز کیا
جہک کی جب عطر وہ لگانی لگی
مرکی یہہ اسطرف لگا لینی

۱۶۰

[illegible]

کہا سنتا ہی یا ور دیدہ دہن | بیحیائی کا چھوڑ دی یہہ چلن
اتنی بک بک نکر زبانکو سنبھال | ورنہ دونگی ابھی یہان سی نکال
آج ہوتی ہی داخل محفل | ہوا میری مزاج سی غافل
یہہ تنگ ظرفیان نہین ہین خوب | اری نادان یہہ بات ہی معیوب
الغرض عطر سی ہوا جو فراغ | بیٹھی آ سامنی وہ غیرت باغ
لگی ہونی ایدہر اودہر سی کلام | کہا قنبر نی اپنا حال تمام
بعد ازان علقمہ نی چھیڑا ذکر | کہ مجھی تھی تیری وصال کی فکر
اوس پری نی کہا کچھہ اپنا حال | کہی ظاہر تمام رنج و ملال
پہر یہہ بولی کہ شکر عزوجل | ہوی سب غم سے مہر خوشی سی بدل
دیدۂ دل ہوا میرا پرنور | کہ میسر ہوا جمال حضور
میری مولا کا ہی بڑا احسان | کہ مجھی دی یہہ دولت ایمان
ہی بس ایک آرزو یہہ ہی باقی | ہی مجھی فاطمہ کے مشتاق
ہوگا اونکا نصیب جب دیدار | سجدۂ شکر کرون گی ہزار
سب کنیزون مین افتخار کرون | طبق لعل و زر نثار کرون
کہا شہ نی کہ غیرت ناہید | حق کری تیرا اعتقاد مزید
مان لی ایک اگر علی کا کلام | ہو رضامند تجھسی تیرا امام

نابندہ ورست وکی باد ازاد
سرکہ بیتی از زنان
سہاگ اوڑھی عدول از زن
سیجھی ہی سی قبول از زن
سرو جسٹ بن نی غصہ
خصمت زنان کی نغو وہ خصال
سہاگ سر کی ہی بتنگ حال
حقا نی مجھکو

161

علقمہ سے فرزند در اصل
جان و دل سی ہی ای طالب وصل
ہو یعنی نہ سہاگ خدمتگار
کہ کسی امر مین ہین انکار
تو اگر اسکو کامیاب کری
تو مجھی شاد و بجاب کری

در درج سرور صفتہ ہوئی — غنچہ لب زو شگفتہ ہو
تخت گاہ مکین ابن عمر — اپنا مسکن کری تیرا شوہر
حاکم کشور مراد رہو — دو نو آپسمین شاد شاد رہو
دوست ہون سب خوشی سی مالا مال — اور دل دشمنان ہی پامال
ذنکو دایم خوشی کی بات ہی — شب تمہاری شب برات رہی
زندگی ہی تو ای مہہ انور — کبھی ہو جائیگا میرا بھی گذر
ہو چکی گی جو مستقل ارشاد — کیجو دعوت رسول خدا
زوج زہرا کی یہہ سخن سنکر — رکھہ لیا سر حیا سی زانو پر
یہہ ہوی شرم کی فراوانی — ہو گئی غرق عرق جو پیشانی
وہ کیا اوسنی اختیار سکوت — جس سی اقرار بشر کو ثبوت
علقمہ نی کہا سرکے مولا — ہی یہان آپ کو تامل کیا
اب تو بی بی بیخوف ہیں راضی ہی — ہی جو خاموشی نیم راضی ہی
علقمہ کی یہہ دیکھہ کر تعجیل — دفعتاً ہنس پڑا امام جلیل
بولی حضرت ہی شرع مین دین کار — کہ کری خود زبان سی یہہ اقرار
شرم سی آپکو سنبہال سنبہال — بولی وہ بدر آسمان کمال
آپنے دی ہی دولت ایمان — مین فدا اور تن ہو دل و جان

اوٹہکی بٹہا جو ہین تو گیا محل   پڑہی سامان وصل مین یہہ غزل

غزل بزبانی علقمه

باٹہر بہتا رہا یہہ دل بر مین   پا ہی سامان وصل دلبر مین
جسکو کہتی ہین کلبۂ احزان   محفل عیش ہی اوسی گہر مین
آج پہر نثار ہی موجود   گہر اشک دیدۂ تر مین
اوسکی پانونپہ سر دہرونگا آج   جسکا سودا رہا میری سر مین
میری بخت رسا ہوی ہین آج   طعنہ زن طالع سکندر مین
اوس مژدہ مین جو آبداری ہی   وہ نہین ابرونکی خنجر مین
بادۂ شیشہ نشاط و سرور   ساقیا بہر دلونکی ساغر مین
مطربا ہان اوٹہالی چنگ و رباب   نہ رہی عقل ایک کے سر مین
ہان مغنی ذرا خدا کی لیئے   میری دل کی رواق کی در مین
رقص وہ کرکی رقص بسمل ہو   خونکا جو پانہونگا محشر مین
ہر طرف رونق چراغان ہے   نہین تاری یہہ چرخ اخضر مین
تہا لکہا بعد گردش ایام   وصل جانان میری مقدر مین
دیجیو یا علی اسی بدہ   دہیان اسکا ہی جام کوثر مین
غزل شوق ہو چکی اتمام   آون پہر ہوی معجزات امام

علقمه ہوا بسکہ صید دل محبان
بات بات کی امیر کی فرمان
نسخہ انس و جان میں کی نگہبان
جلد بابان عقد ہو تیار
کہی کیسی سیت کو وہ لعبت چین
ہوا مطلوب جامۂ نگین

١٦٣

رخت کی کشتیون کو منگوایا
اور لباس عروس پہنایا
ایک تخت مرصع آیا
وہان عروس حسن کو بٹہایا
ایمن ہر کشتیان و ہار او چادر
کیکی جسمین خلعت زر تار

علقمہ نی کہا کہ یا مولی تر / آپ ہین سب سی افضل و اولی تر
تو یداللہ سکہ بینک ہی / ہاتہہ تیرا بہت مبارک ہی
سنکی یہہ اوٹہہ کہڑی ہوئی حضرت / خود نہانی لگی اوسی خلعت
علقمہ نی کہا کہ اب سرپیچ / مینی سر پر رکہا ہی یہہ سرپیچ
کی ہی برسون ہی جب کفش بوسی / ہوئی خلعت سی تب ہم آغوشی
علقمہ اپنی پاو نسی نافرق / ہوا اب جواہرات مین غرق
جلوہ گر تخت پر جہان تہی عروس / کیا پہلو مین علقمہ نی جلوس
ہوئی آراستہ سرور کی بزم / تب کیا خطبہ نکاح کا عزم
شیعیان سکہ مستحب ہی مزاح / بلکہ گر مومنونکو ہی وہ مباح
بلکہ اصحاب تک نہ ڈرتی تہی / پیش احمد مزاح کرتی تہی
اور خود مصطفی بہی شام صباح / ہنسکی کرتی تہی مرد و زنسی مزاح
ایک مزاح نبی بیان ہو دی / رونق بزم داستان ہو دی

نقل از کتب احادیث

تہی جناب رسول حق ایکروز / اپنی دولت سرا مین جلوہ فروز
ناگہان ایک ضعیفہ با قد پست / لائی خرما کا ایک طبق در دست
اور لگی کہنی ای خدا کی رسول / نذر یہہ کیجیی میری مقبول

[illegible]

دیکھکر روئی احمد مختار | لگی رونی بسان ابر بہار
چشم سی اشک وہان بہتی تہی | وہ تو روتی تہی آپ ہنستی تہی
اوس ضعیفہ کا دیکہہ بیم ہلاک | یون لگی کہنی صاحب لولاک
بعد شور نشور ای نادان | ہو وینگی مرد و زن تمام جوان
ایکہی سن و سال پاوینگی | خلد مین اسطرحسی جاوینگی
تو بہی عہد شباب پاویگی | ہوکی بڈہیا وہان نجاویگی

نقل دیگر بہمین مطلب

دوسری ہی مزاح پیغمبر | ایکدن آپ اور شہ صفدر
رطب تازہ بیٹہی کہاتی تہی | گٹہلیان پاین رکہتی جاتی تہی
گٹہلیان اپنی بہی رسول خدا | نظر شیر کبریا سے چہپا
گٹہلیون مین علی کی رکہدیتی | کہانیکو خرما دوسرا لیتی
الغرض جب رطب ہوئی وہ تمام | تب نبی نی کیا علی سی کلام
تمنی کہائی ہین خرمہ بسیار | روبرو گٹہلیون کا ہی انبار
باندستادب علی نی کہا | اپ انصاف تو کرین شاہا
جسنی خرما فزون ہی کہاوی | جو مع گٹہلیون نگل جاوی
ہی جو دندان گوہر شہوار | ہوی درج دہن [illegible]

[illegible]

١٦٥

بولا وہ ہاتہ باندہ کر قنبر
آپ یون سطرف غلام اوہر
ہر بجو بسکی وکیل ہوئی
اور ہم اسی ہی ذلیل ہوئی
بولا قنبر سی علقمہ ہونگ
آپکو ہی بری وکالت ننگ

ہون مین شہزادہ بلند مقام
سو یہہ بندہ نہین کسیکا غلام

بولا قنبر تمہارا ذکر ہی کیا
ہون مین آقا سی شوخیان کرتا

ادسی قنبر نی مسکرا کی کہا
کیا نہین تو غلام حیدر کا

بولا وہ ہر شہ ہی انکا غلام
مین غلام اور مرید ہی غلام

تب یہہ قنبر سی شہ نی کی گفتار
کچہہ حمیت نہین تجہی زنہار

تجکو اس مہ جبین نی مارا ہی
کیون وہ حالت تجہی گوارا ہی

تہا غرض لطف خندہ شادی
تہی دلونکو غمونسی آزادی

پڑہ چکی جب امام صیغۂ عقد
تب بچہا در ہوا بہت زر نقد

ہر طرف تہنیت تہی دلشاد
ہر طرف نغمۂ مبارکباد

کوئی تہا سرنگون کوئی مغرور
تہا کوئی شرمگین کوئی مسرور

یہہ خطاب عروس ہی دلشاد
وہ بہی ہوا بنو داماد

اسطرف شرم اور حیا سی خموش
ادسطرف خواہش وصال کا جوش

نہ رہی ہجر کی مصیبت یاد
دل ہوئی شاد گہر ہوئی آباد

گاہ عشرت تہی گاہ دولت تہی
بعد ہر رنج راحت ہی

علقمہ نی یہہ دیکہہ سامان
اشک شادی کی رخ پہ تہی روان

ہو کی حیران کار روتا تہا
وصل مین زار زار روتا تہا

زیر لب کہہ رہا تہا ہر آن
ای مین تیری خدائی کی قربان
یا الٰہی بیخبر ہوتا ہون
جاگتا ہون یا کہ سوتا ہون
کہین جیسی نہ مین گذر جاؤن
آج ایسا نہو کہ مر جاؤن

١٦٦

تب تلک مین نہ لاتا تہا ایمان
ہم نہ تہی جب حسرت و حرمان
کیا نبی نی کیا سلوک کیا
آج مولا نی یہ کرم کیا
سب ہی مطلب دلکا پایا
ایک ہی وصل پر بہی پایا

کہہ کی یہہ تخت سے اوٹہا آخر
خاک پر جا کی گر پڑا آخر

ہوا بیش الہ سر بسجود
کئی سوا اوسنی سجدہ معبود

رو یا یہان تک کہ یہ جلا سب دل
ہو گئی خاک اوس جگہہ کی گل

تب اوٹہا یا علی نی ہاتہہ کو تہام
اور بٹہا یا قریب گل اندام

تہا اودہر مبتلا اید ہر دلبر
ایک طرف شاہ ایکطرف قنبر

آسمان دیکہتا بصد حسرت
تہا عجب وقت اور عجب صحبت

بولی اوس ماہروسی تب حیدر
ہو روان سوی تخت گاہ پدر

نہ عروسی ہوی نہ دامادی
کیجیو جا کی شہر مین شادی

وہان برپا کرو اساس سرور
تا کہ آگاہ ہون اناث و ذکور

کیجیو وہ ولیمۂ شادے
جسمین ایمان کو ہو نہ بربادی

شاد تم دونون ہی دو چند ہو خلق
عیش و عشرت سی ہر مند ہو خلق

علقمہ سی کہا ای فرخی ہوش
اس نصیحت پہ ہو سراپا گوش

یاد رکہہ پانچ موعظہ تو نخست
جس سے ارکان سلطنت ہون درست

منتظم ہین یہہ مثل پنج حواس
جسمیہ ہین لطف زندگی اساس

پنج گنج انکا نام ہی ظاہر
انکی چاہی خزینہ خاطر

بیان نصیحت پنجگانہ

ایکدن از برای صید شکار
ہوا ایک جو بیہ بن عضد گذار
سامنی غلامان خاص جو مشہور
وہ پکڑ لائی ایک گاو زور
ذبح اسکو بقصد شاب کیا
اوسکی مالک کا دل کباب کیا

١٦٨

گاو تہی ایک ضعیفہ کی مسکین
تہی وہ بیکس و بینوا مفلوک
تہی ... اور بی شوہر
دن ہو وہ تہی اور ...
طفل صغیر ...
بیکس ... [illegible]
... قصہ ... [illegible]

دیکھو تو رواج دین رسول
تا کہ دنیا و دین میں ہو مقبول

کیجیو انکسار اپنا شعار
خود پسندی نکیجو زنہار

ہی جو خوشنودی خدا کی دلیل
نہ سمجھیو کسیکو خوار و ذلیل

مرہم زخم خستہ دل ہی لطف
کہ علاج شکستہ دل ہی لطف

چاہیی ہر کسی پہ لطف عمیم
اور خصوصا پی فقیر و یتیم

شاہ بی عدل چشمۂ بی آب
خود خراب اور تمام ملک خراب

بادشاہان دہر مثل بحار
اور وزیران شاہ ہین انہار

ہو تغیر جو بحر مین طاری
نہر مین شور ہو سرایت ساری

عدل ہی گنج ولیکہ پر تاثیر
خرچ سی جسکی ہو متاع کثیر

واجب العدل ہی ہر ایک بشر
بلکہ شاہونکی عدل واجب تر

عدل کن زانکہ در ولایت دل
در پیغمبری زند عادل

گر ہی مطلوب ہونکو ہی گزند
کیجیو خلق پر نہ ظلم پسند

کرون مین ایک نقل عدل اوپر
ہوا کلام امام واثق تر

نقل سلطان اسمعیل سامانی بادشاہ دریا عدل آن زینت بخش اورنگ جہانبانی

تہا جو وہ بادشاہ اسمعیل
آل سامان مین بہت جلیل

اور قسم ایک جا ہوا یون ہی
تہا ملک شاہ سلجوق ہی

جوکہ ملتا تھا ہی شیر اوسکا
اوسی بیتا ہر ایک صغیر اوسکا

یہہ خبر جبکہ اوسنی سن پائی
وہ ضعیفہ بہت سی گھبرائی

بولی یہہ گاو ذبح کی پہری
میری حلقوم پر چھری پہری

تھا پل مدا د وجود مشہور
دیکھکر اوسیہ بادشاہ غیور

وہ ضعیفہ روان بصد عزت
ہوئی اشک یتیم کی کیصورت

جب ہوئی قطع پل کی راہ درست
آئی مانند پل خمیدہ پشت

وہان بیٹھی بحال غم آلود
کہ ہوا بادشاہ کا ہی ورود

بس کھڑے ہو گئی ورود کی ساتھ
اوسنی ڈالا عنان کی اوپر ہاتھ

آج اس پل پہ سن مری فریاد
یا کہ دیگا پل صراط پہ داد

اور کہا ای شہ سعادت مند
تو الپ ارسلان کا ہی فرزند

فکر دو رود راز کر دل مین
اس گھڑی اختیار کر دل مین

دیکھیہ راغب ہی کسطرف کو آج
ایک کو اختیار کر لی آج

یہہ سخن سنکی بادشاہ زمان
ہوا جون بید وہ بخود لرزان

سینہ سی لب تلک جگر آیا
خاک پر گھوڑی سی اوتر آیا

اشک آنکھونسی چلی بیکبار
اوس ضعیفہ سی کی یہی گفتار

تاب اوس پل کی وہان نہین بخدا
مین نی اس پل کو اختیار کیا

کہا اوس نی ... ایک گاو جوان
[illegible]

۱۶۹

بادشاہ ہو ظلم کرتا ہی نزا
ور بزور ... جو باخبر ہوتا
... کی بظلم غلام
رایگان عیب سلطنت کا ملام
جسکی روز کی کرے گا تو
کیا خدا کو جواب دیگا تو

جب ضعیفہ کی سب سنی تقریر — کہا سلطان نی سب معہی تقصیر
پہر غلامان خاص کو بلوا — تا سزا کہکی دی سبہون کو سزا
ہوی سفتاد کا وہ پہر مطلوب — فرسہ و شیر نوار خوش اسلوب
اوس ضعیفہ کو کی عنایت جب — بتاہ آگی ہوا روانہ تب
عدل کا دوستو سنا احوال — عادلونکا مگر سنو تو مال
عرصہ ایک سال کا نگذرا تہا — کہ بلایا اجل نی جام فنا
چہوڑ کر اس سرای فانی کو — چل بسا مالک جاودانی کو
اوس ضعیفہ نی کی بہت سی دعا — کہ اسی بخشدی خداوندا
اسنی مجکو کیا ہی عدل سی شاد — تو جہنم سی اسکو کر آزاد
سر جہکا کے نیاز دہرتی تہی — بس یہہ رو رو کی عرض کرتی تہی
تیری قربان ای میری مولے — تو عنایت مین سب سی ہی اولے
الغرض مجتہد جو عصر کا تہا — اوسنی سلطان کو خواب مین دیکہا
عرض کی ای شہ خجستہ صفات — کچہہ وہانکی بیان کرو حالات
تب کیا بادشاہ نی یہہ مقال — بس یہی ہی میرا مفصل حال
گر نہوتی وہ پیرزن کی دعا — تو ٹہکانا کہین نہ تہا میرا
عدل یہہ مرتبہ دکہاتا ہی — عدل اسطرح کام آتا ہی

عدل ایک دم کا ای نیکو منش
ذکر ہفتاد سال سی بہتر
بادشاہی مثال انسان ہی
سر انسان جا سلطان کی
دل وزیر او ...
او رشدم ہی رعیت سلطان

۱۷۰

عدل ہی ... [illegible]

ای لباس تاج و تخت محرومان | تخت دل ار غوای محرومان

ای لباس نیزہ های کنجوران | شاخ شاخ از دعای نخوران

ای لباس نیزہ های جباران | باز باز از دعای غمخواران

ای لباس رایت عدو سکنان | سرنگون از دعای پیرزنان

انچہ یک پیرزن کند بسحر | نکند صد ہزار تیر و تبر

شیوہ عدل اختیار کرد | ظالمون کو سوار دار کرو

جب ہوا گنج اولین ہے تمام | تب کیا علقمہ سی شرتی کلام

گنج دویم در ثنای سخاوت کہ از زبان حضرت

یہہ نصیحت ہی دوسری اس آن | کہ کیا کر سخاوت و احسان

اس سی کوئی صفت نہین بہتر | ہی یہی نخل زندگی کا ثمر

سن مگر مجہسی معنی احسان | سب کو قبل از سوال دی لی انسان

جو کہ بعد از سوال وی کچہہ شی | وہ مکافات خواستن مین ہے

فی الحقیقت تو ہی بخیل سخی | اور سخی ہی بخیل فی المعنی

صاحب بخل جمع کرتا ہی | دیکہی اور اونکو آپ مرتا ہی

جمع کرنا اسی نہین آتا | ہی سخی اپنی ساتہہ لیجاتا

ہی جو مانند قول حضرت کی | نقل یاد آئی ہی سخاوت کی

171

نقل ... عوض ... پیرزن ... صاحب ... حضرت ... ایمان ... ضعیفہ ...

رکہا اوسی ... نوشیروان ... ہوئی ... ملا او سکو صاحب ... غم و غصہ ہی اوسی کیا

وہ نہ روی زمین سی اوٹھہ سکتا — منہ غرض ایک ایک کا تکتا
پیرزن نی یہہ دیکھہ بیحالی — تا تہر ایک اوسکو دی ڈالی
گہر مین اپنی جو آئی باتکے دو — پائی تب یک سبو مین قدری جو
رکھہ نیان سبد ہوئی وہ روان — کہ کہین ہون مین آسیہ گردان
تہی ابہی قریب آسیا سی بعید — کہ ہوا ماجرا طرفہ پدید
چلی ایسی ہی باد تند سموم — کہ ہوی جو مع سبد معدوم
دیکھہ یہہ قدرت خدای جہان — یہہ ضعیفہ بہت ہوی حیران
بولی اوس کارساز کی صدقہ — اوسکی راز و نیاز کی صدقہ
مینی سایل کو تیری رہ مین پایا — تو نی مجہہ سی عجب سلوک کیا
مین تو جاتی ہون جانب داود — کرون اس ماجری کی گفت و شنود
ہین وہ آگاہ سر جزو کل — اونسی جاوین گی راز مخفی کہل
آئی داود کی قرین اوس آن — اور کیا ماجرا تمام بیان
وہ یہہ بولی کہ جا سلیمان پاس — وہ بتاویگا تجکو بی وسواس
یہہ سلیمان کی پاس تب آئی — اور حقیقت تمام دوہرائی
سن جو کیا حال وہ نبی جسدم — اسی لا کر دئی ہزار درم
یہہ درم لیکی آئی با دل خوشنود — آئی پہر نزد حضرت داود

بولی داود ای نبی خجستہ خو
یہہ درم جالی پہر دی اون کو
اور یہہ کہا رسول عرش جناب
مجہی ملا سیم تا و حساب
سن ضعیفہ کلام پیغمبر
ہوی پہر وہ دیہہ درون جاکر

۱۷۴

اور کہا اسی پیش زنان

آئی القصه سنکی یہه گفتار
پیرزن کا سخن سنا جسدم
جب درم او سنی لیئی تین ہزار
کہا داؤد نی خفا ہو کر
تو سلیمان کی پاس جا ہر طور
پینچ لونکی درم بجای ہزار
کہو تم درجناب رب عباد
ہووہ موجود آن کر ایکبار
حسب تعلیم حضرت داؤد
اور کہا ای رسول رب قدیر
آپ بلوائی او سی یہانتک
جب وہ آوی تو کیجی یہہ سوال
تب سلیمان سوئی رب جلیل
از برای محمد عربی
بہیج دی او سکو ای کریم عباد
نہ دعا ختم کر چکا تہا رسول

وہ سلیمان کی پاس تیسری بار
دیئی آخر کو سہ ہزار درم
لائی داود پاس آخر کار
تجہی اخذ درم نہین بہتر
بلکہ جاتی ہی عرض کرنی الفور
مجہہ یہہ اسکا مآل ہو اظہار
کہ فرشتہ جو ہی موکل باد
منکشف او سی ہو تمام اسرار
پیرزن آن کر ہوئی موجود
پینچ لونکی درم قلیل و کثیر
حکم راجع کہ ہی ہوا یہہ ملک
سید جو کا کچہہ بتا دی حال
متوجہ ہوئی بصد تعجیل
لکی وہاں شمع وسطلی
جو ملک ہی تیز اسلط باد
کہ کیا سامنی ملک نی نزول

تب کہا جب ہو اسلام و جواب
کیا سبب نی کسی کیا ایسی حساب
اوس زن کی نی کیا ہے مجکو پہونچ
اس ضعیفہ کی جو ہوئی ہی پہونچ
اونکا احوال سب بیان کو تم
تب کہا اوسی ملک نی ہے نقل
...

١٧٣

ایک تاجری شخص با مقدار
مالک گنجہای نا محصور تہا
کل وہ تہا اس جہاز سی وہ منزل
آن پہونچی کا شہر یمن و اضل
ہو چکا اوس کی تو شہ وا نجن طعام
بہوک سی ہو گیا وہ بی آرام

ہوا ہم عہد حق سی وہ مغموم ۔ رزق جسکا کہ ہو مجھہی مقسوم
با ہزاران ہزار ناز و نعیم ۔ ثلث مال اوسکو مین کرون تقسیم
مجکو جب حکم کردگار ہوا ۔ اس ضعیفہ کی جو اوسی پہونچا
مینی تاجر کو جو یہہ پہنچائی ۔ اوسنی با عیش و خورمی کہائی
اوسپہ واجب ہے ای سپہر جناب ۔ کہ کری وہ وفای عہد شتاب
اوس پیمبر نی جب سنا یہہ بفور ۔ کیا تاجر کو بہی طلب فی الفور
یہہ سخن لائی درمیان رسول ۔ کیا تاجر نی اعتراف و قبول
پہر منگا اوسنی ثلث اپنا مال ۔ اوس ضعیفہ کو دیدیا فی الحال
ایکدم مین ہوئی وہ بی مقدور ۔ اغنیای زمانہ سی مشہور
کیا سخاوت کا مرتبہ ہی بلند ۔ یہہ صفت ہی بہت خدا کو پسند
اوس ضعیفہ نی تین گردہ نان ۔ راہ مولا مین جو دئی اوس آن
دئی حقیقی وہ درہم و دینار ۔ ہوئی اولاد و آل تک زردار
ہی جو سودا ای حضرت معبود ۔ اوسمین مخفی ہین اسطرح کی سود
کر فزون سب سے حوصلہ اپنا ۔ رکہہ خدا سی معاملہ اپنا
در سی محروم سائلون کو نکر ۔ یاد رکہہ آیہ فلاتنہر
ایک کی دہ یہان تو ہونگی ہزار ۔ اور وہان ایک ایک کی ہفتاد

کیا روان ملک سخن خرام ہوا ۔ دوسرا گنج یہی تمام ہوا

گنج سوم در بیان عبادت

پہر دل علم پر رجوع ہوا ۔ تیسرا موعظہ شروع ہوا

۱۷۴

کہا حضرت نی کی مجہہ بقا
کہ یہہ سب ارادہ بندگی خدا
کیا ہے انسان کو خلق فرمایا
ہو نہ کی انسان عدم سی وجود مین آیا
کہ عدم سی وجود مین آیا
یہی فرمان بندگی ہی عباد
کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون بتاد

ہین یہہ اقوال انبیار کبار
جس عبادت مین فکر جنت ہے
خوف دوزخ سی جو کریگا نماز
جو کری وقت طاعت یزدان
نہین اونکی یہی بندگی محکم
اور جو ہی یہہ قسم طاعت ہے
ہی عبادت زروی استحقاق
کرتی ہین خالصا لوجہ اللہ
تو نہ طاعت کری جو وقت سحر
کر یہہ دلمین خیال ای مدہوش
صبح کا وقت ہی گا با فرحت
شہ کو خواب سحر نہین درکار
نرگس از خواب آن حذر دارد
کر گئی ہین یہہ عالمان کبیر
سنو ای مالکان عقل و شعور
تا بہ یک لہ بعین جہ صبح و بیگاہ

ہین عبادات حق کی قسمین چار
وہ عبادت نہین تجارت ہی
بس یہہ ہی جا کرونکا ہی انداز
دلمین فکر و عنایت و احسان
ہین یہی لوگ بندگان شکم
بیم دوزخ نہ فکر جنت ہے
ہین وہی حق کی مورد اشفاق
ہین وہی اولیای حق آگاہ
تجہسی مرغ سحر ہی نیکو تر
مرغ تسبیح خوان و من خاموش
کہ وہ ساعت ہی ساعت جنت
شاہ سوئی تو فتنہ ہو بیدار
کہ ہمین پاس تاج سر دارد
سبب مشک نافہ ہین تحریر
آہوی چین کا ہی یہہ دستور
نہین کہاتا ہی وہ کثیف گیاہ

[illegible] جیلان [illegible]
[illegible] سر نیا ہی
[illegible] وہ انتہا سر نیا ہی
[illegible] بار بار سر نیا ہی
اور وہین بار [illegible]
[illegible]

۱۷۵

کیا لطافت مین اوس ہواکی کہون
جمع ہو جسم کا خلاصہ خون
وہ بنتا ہی آکی نافہ مین مشک
یہی یہ خون لطیف خالص مشک
ہی لطف وزہی لطافت صبح
کیون نہ مفتون ہو عبادت صبح

بس عبادت خدا کی ہو جس آن | مغتنم اوسکو جان لی انسان
جسکو ہی لذت عبادت حق | کوئی لذت اوسی نہین مطلق
طالب طاعت خدای قدیر | کرتی ہین ایک نقل کو تحریر
جسکو سنکر مزید ایمان ہو | باعث ازدیاد عرفان ہو

نقل در لذت طاعت و عبادت حضرت العزت جل جلالہ

نقل کرتا ہی ایک مرد حکیم | ہی فرستم اوسکا نام ابراہیم
تہا سیاحت کا مجکو شوق بڑا | تا کہ دیکہون عجائب دنیا
اوس سیاحت مین با دل خوشنود | ایک قریہ مین ہو گیا جو ورود
تہی زن و مرد مین یہہ بات عمیم | یہان ایک مرد با خدا ہی مقیم
اوسکی در پر گیا مین بہ تعجیل | کیا مینی سوال اذن خلیل
جب اجازت ملی تو ہو خورم | پہر رکہا اندرون خانہ قدم
گہر مین دیکہا عجیب نور و ضیا | مثل وہ ہی اہل صدق و صفا
مختصر دیکہنی مین آیا وہ سرا | پر ہر ایک سمت نور جلوہ نما
لیک با صد سلیقہ و آداب | یکدگر متصل ہین دو محراب
ایک مین ایک پیر نورانی | ہمہ تن محو یاد ربانی
ہی جو محراب دوسری پر نور | اوسمین ایک پیر زال ہی مستور

عجب پردہ ہی صدا و آواز
صاف آتی ہی فرشی کی آواز
حق سی مانوس خلق سی بیزار
دو تو مجاہدات نفوس
جسم ہی لاغر و نحیف و زار
رخ ملکر بر آسمان وقار

کیا ناقل نے اسطرح سی بیان | کہ مجھی بھی کیا غرض مہمان
مین رہا تین رات دن اوسجا | محو اخلاص بندگی خدا
روز چارم عرض کہ وقت پگاہ | ہوا بیر یدر سی رخصت خواہ
آیا وقت وداع پیر ضعیف | اور کہا ایکو ہوی تکلیف
کچھ ادا ہو سکی نہ حضرتکی | عاجزون سی حقوق عزت کے
ہوا حاصل زبسکہ رنج و ملال | آپ یہانسی چلی با ستعجال
کہا مینی کہ ای قبول خدا | بسر روضہ رسول خدا
تمنی مجکو کیا بہت راضی | تمسی ہین خوش میرا خدا راضی
ہون مگر مین اسطرح سیاح | ہین ایکجا قیام شام و صباح
آپکو دیکھہ صاحب ایمان | مین رہا تین روز تک مہمان
تب تو ہم دو نو آب دیدہ ہوی | شوق در بغل کشیدہ ہوی
کی غرض مینی اوس بزرگ سی عرض | اب تو پرسش ہوی یہہ مجکو فرض
یاد حق مین ہی جو سدا رنجور | کون ہی یہہ ضعیفہ مستور
تب کیا اوس بزرگ نی یہہ کلام | کیا کہون ای جوان نیک انجام
ایکطرف سی تو ہی یہہ دختر عم | دختر عم اور زن ہمدم
پہر کہا مینی ای فرشتہ صفات | مین رہا انکو یہان کئی دن رات

[illegible]

177

ہین دو یکجا برای بلند مقام
تمنی بس بین یہہ کیا ہو کلام
ابت اسکا بس ہی سنا دیجی
زنا ہم مجھی بتا دیجی
کیا اوس بیر مرد نی ارشاد
ہی عجب و غریب یہہ روداد

ہی میری نقل نقل غم اندوز / کہ یہہ قصہ ہی قصۂ جانسوز
اب نہ وہ دل نہ وہ زمانہ ہی / پر عجب عشق کا فسانہ ہی
دو برادر تہی خلق مین مشہور / مالک فہم صاحبان شعور
ایک کا تو پسر یہہ احقر ہی / دوسری بہائی کی یہہ دختر ہی
بطن مین ہم ہنوز تہی دونو / باپ دیگر نام زد ہوئی دونو
مدت حمل جو ہوئی اتمام / کیا اس عرصہ جہان مین مقام
شفقت عم کا کیا کرون مین بیان / باپ ہی جس پہ تہا یہہ ہو قربان
ناگہان حسب خواہش تقدیر / مر گیا والد فقیر و حقیر
سنو عم بزرگوار کی بات / نرہی چار دن مین وہ حالات
تہی جو ہم دونو یکدگر مانوس / ہوی پابند حسرت افسوس
عشق اوسکا جو میری دلمین تہا / میرا عشق اوسکی آب و گل مین تہا
کر لیا اوسکو چشم سی مستور / اسطرح جسطرح سی چشم مین نور
کی دلون نی جو ناشکیبائی / پہنچی نوبت غرض رسوائی
لطف عم شفقت نی یہہ کیا / کہ ہمین گہر سی ہی نکال دیا
مثل مجنون ہوا مین صحرا گرد / وا ہی معشوق وا ہی حسرت و درد
شمع کی طرح رو رو کہلتی تہی / بات دل کی مگر نہ کہلتی تہی

کرونگی لیکے دشنہ و خنجر / آپ کو اپنی ہاتہہ سی جو ہر
کوٹ کر یا نگینۂ الماس / یہانک جاونگی مین بلا وسواس
یہہ سخن سنجکی جو حضرت عم / ہوی جون زلف مہوشان درہم
کیا محبوس اوسی رنج و محن / پا بزنجیر طوق در گردن
جب گئی اسطرحسی بارہ سال / ہوی سو دل کی حسرتین پامال
اب سنو رحمت خدا کا ورود / زہی افضال حضرت معبود
حسب ارشاد صانع عالم / چل بسی اس جہانسی حضرت عم
مال و املاک و درہم و دینار / سب یہہ دخترک ہوی مختار
مگر اسنی یہہ خوب کام کیا / میری مادر کو اختیار دیا
دل جو ویران تہی پاپی آبادی / ہوا سامان عشرت و شادی
جب دلونپر ہوا خوشی کا ہجوم / کتخدائی کی تب توی پہلی ہوم
آئی ہم عاشقونکی حسب عقد / ہوئی تب صرف سرۂ زر نقد
تہا عجب عیش و خورمی سرور / تہا چراغان کا ہر طرف کو نور
پر کہون کیا شب زفاف کا حال / غم سی فارغ خوشی سی مالامال
جبکہ دل تارک تمنا ہون / پہر وہ دو نامراد یکجا ہون
یہانسی دست طمع ہوا جو دراز / تب تو کہنی لگی وہ مایۂ ناز

[illegible]

ہوی اسکا عطا کنندہ کون
ہن ہمکو ہی خدای دو کون
آج کی رات با ہزار نیاز
کرین شکر خدای عز و نیاز
دل ہوی طاعت خدای آج
کرنی وصل کبریائی آج

مجہی آیا بہت یہہ حرف پسند — ہوئی طاعت مین مجہکو خورسند
ہوئی وہ رات بندگی مین بسر — در لذات کہل گئے ہمپر
پہر تو اسطرحکا مزا پایا — تین دن تک نہ سر کو اوکہایا
یہہ ملا لطف طاعت باری — لذتین محو ہو گئین ساری
اتنی مہلت نہین ملی اصل — جو نکالین دلونکی حسرت وصل
فکر ذکر الٰہ ہی دن رات — ہی وہی بندگی وہی طاعات
امر موقوف ہی یہہ فرصت پر — سو وہ فرصت گئی قیامت تک
اگیا اب تو موسم پیری — ہی ہوا و ہوس ہی دل گہری
یونہین گذری ہی ساٹہہ برس — اب کہان وصل اور کہان ہی ہوس
جبکہ ناقل نی یہہ سنی گفتار — ہوا حسرت سی نقش بر دیوار
بس جنہین لذت عبادت ہی — تلخ اونکو جہان کی لذت ہے
پختہ کارونکا فکر خام نہین — پروا نہین کچہہ کسی سی کام نہین
ذکر کیا طاعت ائمہ کا — کہ وہ ہی لا تعد و لا تحصی
ہین پایا مین اسطرحکی بشر — جنکی یون عمر ہو گئی ہی بسر
تیسرا گنج ہی جو گنج خطیر — للہ الحمد ہو چکا تحریر

گنج چہارم ارشاد علی ولی در بیان شجاعت و بیدلی

علقمہ نی کہا شمر اعطا
باہزاران عطا ہوئی گویا
جس بالگزر وہ یہہ نصیحت
گوہر ابدار حکمت
جسکا مخزن خزینہ دل ہی
اور کلید خزینہ نطق

١٨٠

ہین جو اس گنج مین صفات
سو شجاعت
صفت بردلی
شجاعونکا
ہی یہہ اس گنج
شجاعونکی قبول دعا

بزدلونکی نظر گریزیہ ہی | اعتماد اسکو تیغ تیزیہ ہی
فکر بای گریختن ہی وہان | تکیہ فضل ذوالمنن ہی یہان
کبہی گذرہین کامران قدیم | پر نہین مورد عذاب الیم
اولین شخص حاتم طائی | صفت جود جسنی ہی پائی
دوسرا عادل نوشیروان کسرا | کہ ہوا عدل کی سبب سے رہا
تیسرا شخص رستم دستان | کہ شجاعو مین تہا وحید زمان
بہ شجاعت توان گرفت جہان | ہر کہ ترسد ز مرگ وای بران
آنکہ جرات بکارزار کند | خویشتن را بزرگوار کند
گر شجاعت کی مرتبہ نظر | کہ جبیت آئہ نی اکثر
کیا کرکی بلند پایہ رمح | رزق میرے زیر سایہ رمح
اسمین تحریض بس ہی ای بیدار | جانب حرب جانب پیکار
ہی شجاعت تو ہر بشر پہ فرض | دیکہہ قرآن مین جاہدوا فی الارض
صفت بردلی ہی گو کہ عموم | لیک شاہون کو لازم و ملزوم
جو نہو مستعد بہ نفس نفیس | تو ہی کم کرین امیر و رئیس
نکری جب نہیب خود سردار | تو سپاہی گریگا رو بفرار
جب رسول خدا ہم پیکار | کرتی تہی زید و عمر کو سردار

[illegible] ذکر کردن [illegible]

۱۸۱

ذکر کردن جرأت علی اور رستم
سو وہ ہی پہ شہرہ عالم
ہی جو رستم کی بردلین سخن
وہ تو ہی ایک داستان کہن
ذکر کردن نقل ایک عجائب تر
اسی کہتی ہین بردلی ہنر

مرتبہ اسقدر ہین جرات مین | فائق ہین ہیہ کچھہ شجاعت مین

نقل دزد و فور شجاعت خواجہ بازرگان رہائی از دست دزدان

نقل کرتا ہی جو خجستہ مقام | اوسکا اسمان موصلی ہی نام

ایکدن مجلس ضیافت مین | ہوا وارد عجیب صحبت مین

دیکھا ایک مجمع صغار و کبار | اتقیا و مقدس و ابرار

بیٹھی ہین صاحبان مسند و جاہ | محو قال رسول قال اللہ

ہی وہ جیسا مکان نفیس و لطیف | ویسا ہی مجمع وضیع و شریف

اہل مجلس سی کرکی نیک سلام | کیا مینی بہی ایک جگہہ پہ مقام

ایک جانب جو دور سی دیکھا | علی کیواسطی نظر آیا

تہا وہ دزدان شہر مین ممتاز | اور شجاعان دہر مین ممتاز

اوسی بہیجی تہی قافلہ ہزار | لاکہہ پر دوڑتا تہا ایک سوار

جو حرامی کہ لوٹ لاتی مال | بی دیی اوسکی تہا اونہین حلال

اوسی دزدی مین ایک سلیقہ تہا | دایمی ہنر نی طریقہ تہا

پر یہان اجب دیکھتا ہون بفور | نظر آتی ہی طرز ہی کچھہ اور

شملہ مانند زاہدان بر سر | شال زرمہ بندہی ہی سر پر

جسم مین ہی قبای بردمین | ایک دای لطیف زرکردان

ربن کوی مضامین انین
ہاتہ دو نو جنامی ہین ہنکین
سمجھہ دستی بازو تابر
یادون مین نقش جنت جراب
علی کی واسطی ہی

بس کھڑا ہو گیا وہ شخص سلیم
سرو قد کی فقیر کی تعظیم

مینی پہچان ہی لیا تہا اوسی
ہو بغل گیر یہہ کلام کیے

الله الحمد کیا عنایت ہے
کی خدا نی تمہین ہدایت ہے

ہاتہہ آئی ہی دولت کونین
کیا ملی ہے ہدایت دارین

یا بابین تشکل یا بابین اطوار
ہان کرو اسکا ماجرا اظہار

بس وہ نادر یہہ سخن سنکر
متامل ہا جہکا کر سر

جبکہ وہ شرمگین رہا تا دیر
تب کہا مینی ای جوان دلیر

اب ہمین تاب انتظار کہان
ہی کدہر صبر او قرار کہان

دیکہہ مجکو باشتیاق تمام
کیا ہنسکر یہہ اوس جوان نی کلام

اس بابین فقط اہانت ہے
مجکو سرتا بپا ندامت ہی

اور سبی راز یہہ نہ کہتا مین
زندگی بہر خموش رہتا مین

تمسی کرتا ہون ماجرا یہہ بیان
پر یہہ راز نہفتہ ہو نہ عیان

تم پہ ظاہر ہی سب مرے حالات
ابتدا مین جو کچہہ کہ تہی عادات

تہی مری ساتہہ سات سو رہزن
سب کے سب نیزہ دار شیر افگن

تہا مرا حکم لیسکہ حکم عمیم
تہی ہر ایک شہر دیہہ مین تقسیم

جا بجا ازپی درستی کار
متعین تہی صاحب اخبار

جب روان سرکوبی کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٦٣

ہو سکے جو مہم نہ تم ای نیکو کردار
تا مجہی آئی تہی جو یہی اخبار
نوجوان ایک خواجہ بازرگان
ہی ہوی مکہ شریف روان
پانچ نو اسپ بازین و لجام
ساز حکام صبح ای تمام

دس شتر ہین لطیف و خوش رفتار | ہی قماش نفیس جنس بار
حبشی دس غلام ہین ہمراہ | ہمہ زرین لباس سرخ کلاہ
ایک ہندی کنیز ہی دُر گوش | صاحب حسن اور مرصع پوش
خیمہ سرخ ہی جو لاثانی | اوسکی بانات ہی سو لاثانی
باہزار احتشام آتا ہے | پھر جو سوی کعبہ جاتا ہی
یہہ خبر سنتی ہی ہوا راہی | ہو ہی سفتاد شخص ہمراہی
پہونچی جسدم بصد ہزار شکوہ | پایا تاجر کو زیر دامن کوہ
خیمہ مختصر بآب و تاب | سرخ بانات نقرئی اسباب
تین جانب لگی ہوی پردی | سامنی سی اوٹھی ہوی پردی
عقل اوسی دیکھکر نہ کیون بہولی | جب وہی زمین شفق پہولی
بیچ خیمہ کی خواجہ بازرگان | تہا شفق مین عجب مہ تابان
اوسکی پہلو مین وہ کنیز حسین | ایک خورشید ایک ماہ مبین
لیک وہ تاجر لطیف و شریف | لاغر اندام ناتوان و نحیف
لاغری ہین مگر عروج کمال | جسطرح سلخ فلک پہ ہلال
کرتی تہی اوسکی لاغری تقریر | کیا سبک چلتی ہی سبک شمشیر
اوسکی جرات کی دیکھکر آثار | ہمنی آئین ہین کی یہہ ہی گفتار

یہین اسدم معاملہ ہمہ شد
اسی غارت کرو بوقت سحر
جبکہ ہوی گا سبکو عالم خواب
ہاتہ آجاینگا تمام اسباب
الغرض ...

۱۸۴

رہی سرمست خواب نیک و بد
لٹ گئی متاع ہوش و خرد

ہم کمین گاہ سی نکل کی تمام
ہوئی مشغول دست برد خیام

دہمت حدام باندہ کر بقفا
کیا ایک مشت سلسلہ برپا

شتر و اسپ و خیمہ و خرگاہ
لٹ گئی ایکدم مین پیش نگاہ

بتصرف ہر ایک چیز آئے
نوبت خواجہ و کنیز آئے

لی لیا سب کنیز کا زیور
رہ گئی زیر جامہ و چادر

خواجہ خود ایک طرف اسیر ہوا
تہا امیر آن مین فقیر ہوا

باندہ کر اشتر و نیہ سب اموال
وہان سی لی ہی ہوئی باستعجال

تب وہ سوداگر انکو منتظر
لگا کرنی سلام جہک جہک کر

دیکہہ ہر سو بحسرت بسیار
لگا رونی بسان ابر بہار

مجہی ایک گونہ اوسنے رحم آیا
کہا تو اپنا مدعا بتلا

وہ یہہ بولا کہ صاحب اشفاق
تجہہ مین ہی ایک مروت اخلاق

مین نہین مال کی لیی دلگیر
ہی میری گہر مین یہ متاع کثیر

تمنی تاراج میرا مال کیا
مینی یہہ سب تمہین حلال کیا

یہہ میری پاس سب امانت تہا
نہین دعوی مجہی بروز جزا

آج گریان جو ہون مین خستہ تن
ہی میری والدہ میان وطن

ہی فراق مین ضعیف و نابینا
بیٹہ رہتی ہی روتی سب ایام
نہین فرزند بن کوئی جز مت
ہی بجز اون کی جان ہی ماحت
ہی جگر مین ہمیشہ اوسکی آگ سی
دیدہ ان بیقرار رہتی ہی
منتظر در انتظار رہتی ہی

185

مخلصی دی تو اگر پاؤن
اپنی مادر کی پاس پہنچ جاؤن
بہتر از حج رضای مادر ہی
اوسکا دیدار حج اکبر ہی
جب یہہ بولا وہ خواجہ بازرگان
کار نا آزمودہ ہیچ جوان

وہ یہہ بولی کرو نہ اسکو اسیر | تہا مگر ہم سبہون مین پیر کبیر
وہ نہ دیتا تہا مخلصی کے رضا | یہی کہتا تہا غافلو ہی دغا
کون کہنی کو مانتا تہا بہلا | کون یہہ بات جانتا تہا بہلا
نہ سنا حرف پیر با اخلاص | کر دیا قید سی جوان کو خلاص
باندہ کر ہاتہہ اوس جوان نی کہا | مجکو کی ہی حیات تازہ عطا
پر کہٹکتی ہی اب یہہ دلمین بات | ہو نجاؤن غذای حیوانات
دو مجہی چند تیر و ایک کمان | تا کہ ہون راہ مین محافظ جان
اوس عنایت مین یہہ ہی شامل ہو | اب جو احسان ہو تو کامل ہو
اب جو انکو جو مین رہا زندہ | بخدا تا بسال آیندہ
جاونگا جو کو مین بحکم خدا | وہان کہونگا تمہاری حق مین دعا
تب پکارا وہ پیر تجربہ کار | اب اسی کچہہ نہ چہوڑ ہوشیار
اب یہہ تیر و کمان جو پاوی گا | بخدا کچہہ نہ ہاتہہ آوی گا
نہ سنی ہمنی پیر مرد کی بات | ترکش و تیر دیدی ہیہات
اوسنی تیر و کمان کو ہاتہہ مین تہام | کیا جہک جہک کی ہم سبہونکو سلام
تیر قد اوسکا ہو گیا ایک بار | بار احسان سی جو ہی کمان خمدار
کہا قربان ہمت مردان | مین ہوا ہون منت و احسان

یہہ کنیز و غلام دیو و شتر
پر فقط ہین تمہاری [illegible]
[illegible]

١٨٦

[illegible]

کوئی راضی تھا اسپ دینی پر ۔ کوئی کہتا تھا یہہ نہین بہتر
الغرض میری ای پری وش جا ۔ گئی یارونکا اتفاق ہوا
دیکی اوسنی دیان اسپ کمال ۔ بخدا ٹہیک ہو گئی یہہ مثال
ہر کوئی مشورت کند تدبیر ۔ غالبش بر ہدف نیاید تیر
لیکن اوسنی دیان کو سوداگر ۔ ہوگیا شاد و خرم و خوشتر
تنگ کسا ہوا وہ ہاتہہ اوٹہا ۔ دی ہزارون ہزار ہمکو دعا
پشت پر زین کی پی ذرنگ گیا ۔ تنگ گہوڑی کا اوسنی تنگ کیا
پشت مرکب پہ جب سوار ہوا ۔ گرم رفتار راہوار ہوا
وہ کنیز حسین جو تہی دربند ۔ اوسنی کی اک صدائی نالہ بلند
دیکہہ سامان رخصت دلدار ۔ خوب رونی لگی پکار پکار
جب یہ ثابت ہوا کہ یار چلا ۔ ہاتہہ پیرنا تہہ کو بہت سا ملا
مثل مرغ قفس تڑپہنی لگی ۔ چوب محمل سی سر پٹکنی لگی
یہی کہتی تہی مجکو لیتا جا ۔ اب زہر فراق دیتا جا
اور وہ جوان حسرت کیش ۔ چلتا جاتا تہا راہ سر در پیش
سو قدم پہنچا جب ۔ پہیر کر کی عنان مرکب تب
سب کہڑی تہی حیران وار ۔ کہ کیہی تر اپنی اوسنی شمار

ہاتھ تک ہوا امتحان
ہوا وہ

١٩٧

جو وہ مادیان ہیں زبون
کب میں عت کا اوسکی حال کہون
دیکہنی میں تو ناتوان و حقیر
نقش دیوار مرکب تصویر
جب عنان جیت بکی رہوی
مثل سیماب بیقرار ہوی

برق سان ہو گئی وہ بی آرام
لگی کرنے اشارتون سے کلام

تب تو گردن بلند کر یکبار
لگا کہنے جوان یکاریکار

بات اے ہنر تو سنو میری
تمنی کی ہے بس ایک جان بخشی

ہے مکافات چاہتی اس آن
مین ہفتاد جان کہون احسان

میری ہاتھ سے نکل جاؤ
میری وبر سے ٹل جاؤ

کر کی سنتے وہ جوانانہ +
لگی کہنے ہوا ہے دیوانہ

لیک وہ پیر صاحب اسرار
منع کرتا تھا جو ہمین ہر بار

یہی کہتا تھا وای نادانی
دیکھو اب اس جوان کی جولانی

زندہ یہان ایک کو نہ چہوڑیگا
تیز دس کو اسکا توڑیگا

ہم کہ مست مئی تکبر رہی
دل متاع غرور سے یہ تہے

اور ادہر وہ جوان جبین
سن کنیزک کی نالہا حزین

بید کی طرح تہرتہراتا تہا
یہی ہر مرتبہ سناتا تہا

جبہی یہی فکر انتقام ہوئی
دیکھو حجت میری تمام ہوئی

سنا جب یہی اوسکا کلام
تب تو آیا عنان مرکب تہام

ہر طرف دیکہہ دیکہہ میدان
پہیر کیا جولان مرکب

اپنی مرکب کو خوب گرما کی
کچہہ جو ٹہرا وہ متصل آکی

ہم جو کرتی ہین بہ بہو ز نگاہ
بس نظر آتی قدرت اللہ
جون نشہ کو چرہا ہوا ہو جنون
دونو آنکہین ہوئی وکار زبون
[illegible]

۱۹۸

[illegible]

تم میر تقی ہی ڈرو یارو — اس گمان پر نظر کرو یارو
جب مکرر یہہ کر چکا گفتار — تب چلی اسطرف سی پانچ سوار
ہو گیا وہ سوار تافتہ رو — ان جوانون نی کی او دہر تک پو
اگی پیچہی سوار جاب پہنچی — کہا اوسنی یہہ اب تو پہنچی
اوسنی ایک تیر کو وہین چہوڑا — سینہ پانچون کا تیر نی توڑا
گری گہوڑسی آخر ش وی جوان — دیکہہ اونکو سبہی ہوی حیران
پہر تو ہم سبنی پیش قدمی کی — کہا بس اسکو مار لیجی ابہی
دیکہہ کر آمد جوانانہ — اوتر گہوڑی سی مرد فرزانہ
تیر ترکش کی سب زمین پہ گرا — پشتہ خاک پر ہوا وہ کہڑا
دوسری تیر سی یہہ کار ہوا — بارہ شخصونکی تن سی پار ہوا
وہ بہی گہوڑی سی گر پڑی یکبار — پہر نہ آگی گیا کوئی زنہار
ما دہ اسپ پر چڑہا وہ جوان — اور ہماری طرف کیا جولان
ہمنی اوسکی طرف سی منہ موڑا — مال و اسباب کو وہین چہوڑا
اگی ہم تہی وہ پیچہی آتا تہا — لب پہ ہر دم سخن یہہ لاتا تہا
میرا آقا ہی مرتضی سا امام — مین ہون اوس عاشق خدا کا غلام
جان و رکار ہی تو ٹل جاو — دامن کوہ سی نکل جاو

[illegible]

189

ایسا اپنا بات کہا ایسا اوسی
قصد ملکہ کا ہر کیا اوسی
کچہ حیرت مین آگی ہم غرق
اوسکی باتین مین نہ پایا فرق
اوسکی جرات نی دلکو توڑ دیا
پہر و تمنی یہہ کام چہوڑ دیا

گنج چوتہا یہی ہوگیا ہی قسم	بولی پہر علقمہ سی شاہ امم

گنج پنجم از زبان فیض ترجمان وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پانچوین یہہ میری نصیحت ہے | یعنی وہ خلق اور مروت ہے
بندہ خاص ہی وہی بخدا | خلق ہی جسنی اختیار کیا
صبر کرنا خدا کو بہاتا ہی | صبر رتبہ بڑی دکہاتا ہے
صبر ایوب نی کیا جیسا | نکری گا وہ کوئی اب ایسا
ہی یہہ ارشاد خالق اکبر | صبر کرتا ہی جبکہ کوئی بشر
اور وہ مجہکو یاد کرتا ہی | وہ مجہی شاد شاد کرتا ہی
صبر کرنی سی ہی خدا راضی | اور ہی اوس سی مصطفی راضی
خلق ہین جس خلق جو کری انسان | اوس سی راضی ہی خالق سبحان
خلق واجب ہے بادشاہون کو | ہی یہہ مشہور سب اسخی خوش خو
خلق کرتی تہی حضرت داؤد | اونسی راضی بہت تہا رب ودود
خلق کی معنی ہین یہہ ای دلبر | یعنی جو سخت ہی کری گفتار
اوس سے اسطرح کی سخن لاوی | جو خجالت سی غرق وہ شرماوی
مجہہ پہ مولا کا ہی عجب یہہ احسان | نقل کرتا ہون خلق کی ہین یہان

نقل فضیلت خلق مرد حداد از راقم مسکین

دیکھو جاتا ہی پیا ہنی وہ جوان
پاس اوسکی بہی نہ پہنچا تہا
دست حبیب سی ہوا جوان پیدا
تیری گہر مین جو ہی تیری دختر
اوسکو مین چاہتا ہون ای جلاد
نہ کریگا یہہ بات گر منظور
سنکی یہہ وہ اوسنی اوسکی کلام
دل تہارا کدہر ہی ای اعجب
اسکہڑی ایکا کدہر جی ہی
سب مجہی جانتی ہین پیر و جوان
گر مشقت سی مین کماتا ہون
یہہ سخن کرہا تہا آہن گر تو
وہ بہی حیران ہو گئی یکبار
پہر لگا دینی اوسکو وہ دشنام
اوس بیچاری نی کچہہ نہ مارا دم
چوب دستی اوٹہا کی یکباری

سنکی اوس نی جو ہوا مین آگی سوان
اتنی عرصہ مین دیکہتا ہون کیا
اور اوس سی وہ آکی کہنی لگا
اوسکو جلدی ہمری حوالہ کر
دلسی جاتی نہین ہی اوسکی یاد
سر کرونگا بدلنسی تیری دور
کہا تم کون ہو بتاؤ نام
کیا دیوانہ ہوی ہوای صبا
کچہہ نہین مینی ذات پیچی ہے
ہون مسلمان صاحب ایمان
ہی یہہ وجہ حلال کہاتا ہون
تہی جو ہمراہ اوسکی تین بسیر
کہ یہہ کرتا ہی آج کیا گفتار
اور لگا کرنی اوس سی سخت کلام
ہوا تصویر کی سا ایک عالم
زور سی ایک فرق پر ماری

روکی نہ جاتی سر کو جو دیکہی ہی میرا دم
اب منہ نوح جو اوسکی فغان
یہہ سر کو تا نہین جی آدمی ہی بات
یہہ سر کر ہی وہ بد ذات
زبان دی سر کہ دیو بن جو بیکس داد
اونی جا بولا وہ جلاد
اور جو انہوں نی بولا وہ جلاد

191

میری عزت گئی یہہ ناحق ہی
جانتا ہی اوسکو وہ مرا ...
ہین نہین جانتا ہون یہہ اصلا
ہی بی چہوڑا اسی روز جزا
تا ہنوز اوسکا پکڑا کی وہ صیاد
بیکسا ہی گہر مین یاد و فریاد

اب یہہ کہتی ہین اس طرح رقم | مین بہی ہمراہ ہولیا اوسدم

جب اوسی اپنی گہر مین وہ لایا | فرش پر لاکی اوسکو بٹھلایا

کہا اوسی یہہ تیری خاطر ہی | مال و زر بہی ہی گہر بہی حاضر ہی

نہین دختر کوی میری بخدا | ورنہ مین نذر اوسکو بہی کرتا

پر یہہ مین پوچہتا ہون تمسی بات | ہی قسم تمکو حق کی کہیو تم ذات

رہتی کس جا ہو اور کہان ہی مقام | کیون کئی تمنی مجہسی سخت کلام

جبکہ یہہ کہہ چکا وہ آہن گر | گر پڑا وہ جوان پاؤن پر

باندہ کر ہاتہہ یون لگا کہنی | واقعہ مین خطا ہوی مجہسی

مین ہون سیاح اور ہون درویش | ہونا کہنی یہہ بات میری لریش

صبر اور خلق کو مین سنتا تہا | آج بس مینی آزما دیکہا

بخشو تقصیر اب میری للہ | صبر اور خلق سی ہوا آگاہ

سنکی حدادنی یہہ اوسکی بات | یون لگا کرنی عرض باندہ کی ہاتہ

جو کرون نذر ہو میری مقبول | کہا درویش نی قبول قبول

سنکی اوسنی درہم ہزار دئی | اسنی تسلیم کرکی سب وہ لیی

ہوکی رخصت چلا وہ آخر کار | دئی فقرا کو وہ درم یکبار

نہ رکہا پاس اپنی کچہہ اوسنی | اور مخفی ہوا وہ نظروں سی

تا وہ کہنی لگی کہ سب مین اسکو
صبر اور خلق کی لگی ہی
پایا جن پر نہ ہوچکی ارقام
قائم مقام
خیر الانام علقمہ و...

...ابن عبد...
...

ہان پلا دی مجھی وہ جام الست | رہون تا ہوش مین نہو مین مست
اوس نشہ مین یہہ کچھہ فسانہ ہو | رہ مقصد کا تا ٹھکانہ ہو
آپ تو خاموش ہین یہی تہا ہون | آخری داستان کہتا ہون
کہ کتب مین ہی اسطرح تحریر | جب یہہ فرما چکی جناب امیر
علقمہ سن نصیحتین یکبار | گرا بر پای حیدر کرار
دست بستہ ہو عرض کی او مومن | ہی یہہ ایک مطلب اے شیر مردان
آپ یہہ بات اب کرین منظور | از برای رسول رب غفور
لیچلو مجکو اپنی آپ ہمراہ | تا کرون زیارت رسول اللہ
الغرض علقمہ و رشک پری | معہ قنبر معہ علی ولی
چلی وہان سی وہ خورم خندان | علقمہ سی کہا یہہ شہ نی زبان
تجہی معلوم ہی کچھہ اہل شعور | ہی مدینہ یہان سی کتنی دور
عرض کی کہتا یہہ میرا دل ہی | اس جگہہ سی وہ سات منزل ہی
تب لگی کہنی یون شہ خوش خو | بند کر ایکدم تو آنکہون کو
بند کین علقمہ نی چشم وہین | پہر یہہ کہنی لگی امام مبین
کہول علقمہ نی انکہہ تو اس آن | دیکہہ اب قدرت خدائی جہان
چشم کہولی تو یہہ نظر آیا | در مین اوس شہر کی وہ در آیا

گر اترتی کسی کی وہ نیر و پندار
عرض کی اس کی آرزو بیان جوان
جو نہین جلی صبح تیغ
نجد الا الا الا الا اللہ
آتی القصہ ہان علی ولی
ہمعہ فروزنی جہان ہی

چشم حق بین سی جب کری دیکہا
ہمون تو شنے رسول خدا
مثل مصحف کی لی لیا دربر
جہک گئی اور جناب صفدر
مصطفی در بغل کشیدہ
فرط شادی سی

پہر لگی کہنی احمد مختار
گذری کیا تمیہ حیدر کرار

باندہ دست ادب کیا یہہ کلام
راز مخفی کہلا ہی تمیہ تمام

گرچہ ظاہر تہا سب پیغمبر پر
پوچہا اسو اسطی تہا اونسی مگر

جو کہ گمراہ ہین اسی جانین
رتبہ مرتضی وہ پہچانین

کیا جدم نبی نی اوسی سوال
کہا حیدر نی سب مفصل حال

یا و نیر علقمہ گرا آکر
خوش ہوی تب جناب پیغمبر

لگی فرمانی سید عالم
اج دعوت تری کرینگی ہم

لطف فرماتی دستہ شاہ زمن
اوس سی کہنی لگی حسین و حسن

تیرا ہم پر بہت سا احسان ہے
کل کی دن تو ہمارا مہمان ہے

لگی کہنی یہہ شاہ بدر و حنین
تجہسی کہتی ہین یا در حسنین

تجکو ہمسی جو ایک محبت ہے
میری بہی گہر مین تیری دعوت ہے

مین یہ کہتا ہون تجہسی اب بہی ہوش
ہان جو میری ساتہ کرنا نوش

عرض کی علقمہ نی تب اوس آن
ہی میری عقل سر بسر حیران

تم کہان اور یہہ ملول کہان
مین کہان دعوت رسول کہان

مجہہ پہ شفقت یہہ ذو المنن کی ہے
میری دعوت جو پنجتن کی ہے

الغرض بعد دعوت شاہان
اونکی تخصیص کا ہوا سامان

واسطہ اپنی کبریائی کا | واسطہ ہی تجہی خدائی کا

یا الٰہی بروح پاک رسول | یا الٰہی بروح پاک بتول

تجھکو دیتا ہون مین علی کی قسم | تجھکو دیتا ہون اوس ولی کی قسم

ہین رسول خدا کی جو دلبر | یعنی شبیر و حضرت شبر

اور باقی ہین نو جو وہ معصوم | ہی قسم اونکی تجھکو ای قیوم

جو جو عاشق ہین نام حیدر کی | اور مطیع ہینگی جو پیمبر کی

ہین جہانتک کہ دوستان علی | ہون نہ محتاج شیعیان علی

ہین جو سید رسول کی اولاد | نت رہین شاد و خورم و دلشاد

لکھنؤ مین جو ہی سلیمان جاہ | فضل کی اپنی رکہ تو اوسپہ نگاہ

ہی یہ احمد کی دوستدارون مین | ہی یہ حیدر کی جان نثارون مین

اوسکا مطلب برآئی خاطر خواہ | از برای نبی عرش پناہ

میرا مطلب یہ ہی خداوندا | مرثیہ گوئی مین ہون مین سدا

روح پرواز ہو مری جس آن | رہی وردم یہی تجہین میرے دہان

مثنوی بس ہوئی یہان پہ تمام | اب کہون والسلام والاکرام

تاریخ از میرزا علیخان متخلص عالم

جبسدم کہی ضمیر نی یہ مثنوی تمام | عالم نی دلمین فکر کی تاریخ لکھی گئی

[illegible]

195

اعنی مثنوی مظہر العجایب من تالیفات شاعر [illegible] شیرین مقال طوطی چمنستان سخنوری مداح آل عبا [illegible] الحسین سید مظہر حسین المتخلص بضمیر استاد الکل استاد مرزا دبیر

محمد دراز خان

تغمدہ اللہ بغفرانہ بحسن سعی کارپردازان مطبع مطلع الانوار
بمقام دار السرور سہارنپور مطبوع ہو کر مطبوع
خلایق ہوئی مگر چونکہ بسبب عدم دستیابی نسخہ صحیح کی
چند جا پر غلط چھپ گئے لہذا بعد از طبع نسخہ دیگر بہم پہنچا کر
بعد مقابلہ صحت نامہ داخل ذیل کیا اور شائقین کتب دینیہ کو
کو مژدہ دیا جاتا ہے کہ عنقریب رسالہ حساب الاحکام
ترجمہ سیفہ حاوی اکثر مسائل فقہیہ
ہدیہ مومنین ہوگا بقیمت ارزان
للمجانا واللہ ولی
التوفیق

محمد دراز خان

بفضل خالق زمین و زمان و مربی حیوان و انسان

بحول و قوت باری و تائید ایزدانی این نسخهٔ عجیبه و قصیده‌های شریفه

مسمّی به

ریحان معراج

یعنی

معراج نامهٔ اثنا عشری تصنیف جناب میر مظفر حسین صاحب مغفور

مرحوم

حسب فرمایش مرزا محمد جواد صاحب تاجر کتب زادلطفه

در مطبع اثنا عشری باهتمام کمترین عابد علی رضوی حلیه

طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں حمد پروردگار قدیر / کریم و رحیم و سمیع و بصیر

وہی خالق ظلمت و نور ہے / دل شب قرین پایا چشم سے دور ہے

اونے گلستاں یہہ پیدا کیا / رخ گل پہ بلبل کو شیدا کیا

کیا شمع کو اونے مجلس فروز / دیا اونے پروانہ دلکو سوز

یہہ قمری اوسکی ہے تسبیح خوان / شہادتکی انگشت سرو روان

بیان و ید و عقل ہی خستہ / بیان طائر وہم ہے سوختہ

بیاں کس سے ہو اوسکی قدرت کا حال / محال اوسکا جوہر کو ہی زوال

عناصر کو باہم دیا اتحاد / چہ آب و چہ خاک و چہ آتش چہ باد

ہے عظمت اوسکی قدرتکی نشان / بنا بیستون خیمۂ آسمان

دیا روشنی بخش خورشید و ماہ / کیا روز و شب کو سفید و سیاہ

زمین مخلوق ہے سکی زیر نشان / خدائی جہان خداوند جہان

در نعت جناب خاتم الانبیا یعنی جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوسی نے بھیجا بلطف عمیم / ہدایت کی خاطر رسول کریم

امین خدا ہادی جزو و کل / نبی قریشی و ختم رسل

نبوتکی دریا کا گوہر ہے وہ / کہ تیغ رسالت کا جوہر ہے وہ

شرف سب سے ہی نور احمد کا تھا / ملک نے جو آدم کو سجدہ کیا

دعای رسولان بار و ملول
وسیلہ ہی اوسکی ہوئی ہین قبول
نہ رکھتا تہا سایہ رسول جلیل
یہی ہی سبب عشق کی خدا کی دلیل

خدا کو کہیں اوس سے جدا پایا نہ تہا
سو سایہ کا ہونا گوارا نہ تہا
بلند اسجہ اوس سایہ کا پایہ ہے
یہہ خورشید تابان وہی سایہ ہے

سیاہی گناہوں کی ہو کیونکر نہ دور
وہ ہی بحر رحمت وہ ہی پرنور
حق اوسکا تو وہ حق کا محبوب تہا
یہہ راز و نیاز دینا کیا خوب تہا

در منقبت تاجدار سورہ ہل اتیٰ و شہسوار لافتیٰ یعنی جناب علی علیہ الصلوۃ والسلام

سزاوار لولاک تہا وہ نبی
مگر کیا ملا اوس نبی کو ہما

ولی خدا شاہ دلدل سوار
امیر عرب صاحب ذوالفقار
سخا و شجاعت لیتا ہی تیغ
بیاید ست بخشش بکید ست تیغ

علی سے نہین کوئی آگاہ ہے
خدا و نبی ہی وہ آگاہ ہے
وہ ہی ناصر شرع دین رسول
وہ ہی باپ سبطین و جفت بتول

اوسیکی ستائش مین نازل ہوا
ہمین لافتیٰ اور کہین ہل اتیٰ
ہی مہر علی پر مدار ظہور
وہ ساقی بزم شراب طہور

ہر ورد ملائک خفی و جلی
علیاً علیاً علیاً علی
زدین علی شد ہمہ اصل و فرع
کہ آغاز علم است و انجام شرع

وہ کیونکر نہو باب علم نبی
اوسی پر ہی ہر اک علم ختم ہے
رکہو دل مین حب علی ولی
کہ ہیں اہل جنت محب علی

در مدح جناب فاطمہ زہرا بتول عذرا بنت محمد مصطفےٰ زوجہ علی مرتضیٰ مادر شبیر و شبر علیہا الصلوۃ والسلام

عجب اوسکو زوجہ ملی فاطمہ
کہ عصمت کا جسپر ہوا خاتمہ
نہ ہی صالحہ اور نہ ہی ساجدہ
نہ ہی زاہدہ اور نہ ہی عابدہ

حزن مین ہمیشہ رہی دردناک
وہ ہی مادر پاکزادہ نور پاک
یہاں اوسکی کچھ کم نہین ہے شرف
کہ ہی زوجہ پاک شاہ نجف

علی کو بہی یہہ کم نہین امتحان
کہ زہرا سی زوجہ ملی نامدار
زہی رتبہ عصمت فاطمہ
کہ مریم بنی آنکی خادمہ

حق فاطمہ جسنے مانا نہین
اوسی دو جہان مین ٹھکانا نہین
وہ ہی رنگ گلدستہ پنجتن
وہ ام الحسین ام الحسن

خدایا ہمیشہ یہ شام و سحر
درود اوسپر اور اوسکی اولاد پر

در مدح سبطین سید الثقلین جناب امام حسن و امام حسین و ائمہ معصومین علیہم السلام

ہوا دیدۂ [illegible] حسن اور حسین / وہ دونوں شہزادے ہیں دو نور عین
ستارہ وہ برج امامت کے ہیں / وہ دو نخل باغ شہادت کے ہیں

ہوا قتل وہ یہہ ہوا زہر نوش / کوئی خون سے سرخ اور کوئی سبز پوش
اور ہیں [illegible] کے آثار میں / اور ہیں [illegible] سبب تعزیہ داریاں

جو محسن ہیں وہ بیچتے ہیں مدام / حسین ابن حسن پر درود و سلام
جو شبیر کے بعد [illegible] خوش نہاد / امام زمانہ ہیں زین العباد

محمد ہے [illegible] جنکا باقر لقب / وہ ہیں شاہ اقلیم علم عرب
جو بعد ان کے سجاد [illegible] / ہوئی رونق مذہب جعفری

جو ہے ساتواں پیشوا و امام / ہے [illegible] کاظم علیہ السلام
وہ شاہ خراسان [illegible] امام [illegible] / کہ جس سے ہوا انتظام رضا

محمد تقی ہے رضا کا خلف / وہ ہے اختر آسمان کا شرف
علی نقی ہے امام الہدی / وہ گلدستۂ باغ خیر الوری

حسن جنکے ہیں [illegible] قدم کا غبار / ہوا [illegible] روزگار
جو مہدی ابن [illegible] منش / کیا جس نے [illegible] طرح سے نہان

وہ ہے ثانی شاہ دلدل سوار / حمائل کریگا وہی ذوالفقار
امام زمان [illegible] ظہور ہو / ہو [illegible] اور آنکھوں کو نور

کہ ہے جسکو [illegible] بہت انتظار / کہ ہیں جسکے [illegible] جان [illegible]
ہمارے قلم [illegible] ہے / مشتاق آپ کے چشم براہ ہے

اسے انکے [illegible] کا شوق ہے / کہ حضرت کے دیدار کا ذوق ہے
حمائل ہے [illegible] اقدس نہاد / کریں آپکے دشمنوں سے جہاد

[illegible] / عروج [illegible] دین پیمبر کرے
جو دنیا [illegible] ظلم و جور / [illegible] آل نبی کا ہو دور

ہوئی حمد و نعت و منقبت تمام / اگر ہے [illegible] تالیف کا اہتمام

باعث تالیف کتاب از جناب [illegible] حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمن خلد اللہ ملکہ و حشمتہ

پیا ساقیا [illegible] / ملا [illegible] بوذر کو جام
وہ جام [illegible] حیدر [illegible] / جو مقداد و عمار کو ہے ملا

[illegible] / [illegible]
کہ اب [illegible] بادہ کش / پلادے شراب بلال حبش

ملا [illegible] / [illegible]
ہوائی [illegible] سرا / کہ ساقی آب ساقی کوثر است

[illegible] گویا کیا / [illegible] آتی ہے ندا
[illegible] گوہر [illegible] / وظیفہ میں مشغول باصد نیاز

کہ آیا ایک پیک خجستہ فال | لگا مجھ سے کہنے کہ اے خوش مقال
طالب تیری ہے جستجو [illegible] | جو بات اب [illegible] آج

وزیر خرد مند با عدل و داد | وہ عہد علیہا [illegible] الاعتماد
ہوا اوس سے رونق [illegible] | کہا [illegible] اگر [illegible] قرار

دیا انتظام امورات شاہ | ملک اور رعیت کا ہے خیر خواہ
ہوئیں گرد [illegible] | رہے حکم نافذ [illegible]

ادھر ترک [illegible] گوسفند | اب اک گھاٹ ہوتے ہیں دو بہرہ مند
[illegible] | ولیکن [illegible] علی [illegible]

وہ خورشید تاباں یہ ماہ منیر | عجب شاہ ہے اور عجب ہے وزیر
[illegible] | ہوا [illegible]

ہوا [illegible] حسن فراغ | تو دیکھی عجب [illegible]
عجب [illegible] | تو [illegible]

کیا جبکہ باب تکلم کو وا | زباں [illegible] ہوئی آشنا
یہہ ہے حکم شاہنشہ نیک نام | کہ [illegible] تمام

سنا جبکہ حکم شہ تاجدار | ہوا گھر میں آتے ہی مشغول کار
اگرچہ مجھے یاد تھا حرف [illegible] | کہ [illegible]

مگر احتیاطاً کئی اور بھی | کتابیں منگائیں فریقین کی
مطالب [illegible] انتخاب ان سے کر | کہ [illegible] اور [illegible]

بتائید حضرت رسالت مآب | [illegible] شروع کتاب
مگر ہے یہہ [illegible] | کہ [illegible] کوئی داستان

بدیباچہ ہر کتاب جدید | ہوئی مدح شاہانہ سے رونق مزید
کہ [illegible] | خداوند جاہ و خداوند مال

در مدح ابو النصر قطب الدین سلیمان جاہ نصیر الدین حیدر بادشاہ غازی

زہے بادشاہ رعیت نواز | زہے عادل و باذل و کارساز
سعید اوسکے طالع [illegible] | [illegible] افسر [illegible]

سخن اس طرح کا کہیں ہے سنا | کہ شاعر کو بیش از سخن دے صلا
رفاہ رعیت کا خواہاں ہے | [illegible]

محرم کے عشرے میں کیا زار زار | یہہ روتا ہے مانند ابر بہار
غم آل احمد [illegible] | [illegible] زمین

زہے [illegible] زہے [illegible] | کہ تھرائے [illegible] روم و شام
جو تیغ اوسکی [illegible] | تو کانپے زمین کی [illegible]

شب و روز ہے [illegible] دعا میں ضمیر | سلامت [illegible] شاہ [illegible] وزیر
[illegible] | ادھر [illegible]

یہ معراج نامہ جو لایا ہوں میں
نبی کی وسیلے سے آیا ہوں میں
یہ ہے اس وسیلہ سے رد کیجیو
میں سید ہوں تو میری مدد کیجیو
بہت کم مری گرچہ مقدار ہے
ولیکن یہ جو تجکو سزاوار ہے

دعائے دولت و اقبال شاہی بواسطہ درد و آلام آل رسالت پناہ ہے

دلا اب نہیں خوب طول کلام
دعا پر کر اس مدح کا اختتام
الٰہی بہ زنان خیر الانام
جو ہیں نسلی حدیں ہوا سرخ فام
بپی فرق مجروح شیر خدا
بپاس دو پہلوی خیر النسا
برای لب زہر نوش حسن
برای غم شاہ گلگوں کفن
بپی زخم عباس محروم آب
برای شبیہ رسالت مآب
بپی عقد قاسم نوشہ
بپی محنت سید الساجدین
بفریاد زینب بآن شور و شین
بہ درد یتیمی بنت حسین
بہ امواج باقی امامان پاک
رہو دوستدار اعدا ہی دردناک
مطالب روا شہ کے دلخواہ کر
اسے ہفت اقلیم کا شاہ کر
زمیں ہیں جہاں زیر و ملک شاہ کا
بحق محمد علیہ السلام
انہیں کر عطا دولت بے حساب
کہ جو ہیں امام زمان کی رکاب

اعتراف تقصیر بر تحریر معراج نامہ رسول کی بغرض عیب پوشی از صغیر و کبیر

یہ ہے مدح سلطان اوج فخر
کروں ختم مستاں اہل عرض بس
بتعجیل لکھی یہ اوراق چند
سخن نا سزا ہو گر اس میں کوئی ناپسند
تو کیجیو نہ یا سعی عرض کو روا
ملا کے وہ دامن کے لیجیو چھپا
منزہ وہی عالم الغیب ہے
یہ جامہ بشر کا پر از عیب ہے
بڑا مانتی اعتراضی نہیں ہے یہ
کہ قول بزرگان ماضی یہ ہے
شنیدم کہ در روز امید و بیم
بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
ہوا عذر تقصیر کا اختتام
سنو اب کہ ہوں میں شروع کلام

ساقی نامہ فیض شمامہ آغاز معراج سلطان بطحا و یثرب

وہ ساغر پلا ساقی ہوشمند
کہ بام فلک پر لگا دوں کمند
بلندی مری طبع کو آج ہو
کہ موزوں جو سب حال معراج ہو
جو مضموں اکہری سرکشی کو بہ بند
کروں نقش شعروں میں پابند
پلا صحبت مولی کی اعلی شراب
پیئیں جام اگر مہ و آفتاب

رہی ہاں مچی وہ نشہ جستلاف
تو لائی جنت سے رضوان تحفہ گل
نشتہ کا ادہر چشم مین ہی طلوع
ادہر کو ہو تصنیف تازہ شروع

بنام خدا اور بنام نبی
بنام بتول اور بنام علی
کتابون مین جو ہی حیات القلوب
رقم اوسمین ہے حال معراج خوب

ہوئی جبکہ با سوز خیر الانام
بحکم رسالت شہ خاص و عام
کیا اکثرون نے غلط اوسمین سبب
کہ معراج حضرت ہوئی کس برس

ہے بعضی کتابون مین لکہا مگر
کہ شش ماہ ہجرت سے تہی پیشتر
فریقین سنائی خجستہ قدم
مہینہ رجب کا کیا ہے رقم

گئے عرش پر جب رسول عرب
لکہا سب نے ہون ذکر تہا وقت شب
وہ شب لیلۃ القدر در اصل تہی
خدا و نبی کی شب وصل تہی

سیاہی مین وہ گیسوئے حور تہی
وہ شب تہی کہ نور علی نور تہی
نبی کی جو آئی کا اقرار تہا
ستارہ ہر اک چشم بیدار تہا

تہی اوس شب پہ تاریکی جا گری
دولہن کے جو ہو مانگ موتی بہری
سیاہ شب خوشنما تہی کمال
کہ جسطرح محبوب کی رخ پہ خال

لکہا ہے کہ اوس رات خیر البشر
تہے آرام مین ام ہانی کی گہر
وہ تہی خواہر پاک مشکل کشا
بہت اوس سے مانوس تہی مصطفا

اونہین خواب سے کب سروکار تہا
دل و دیدہ ہر ایک بیدار تہا
سوئی در نگہ تہی یہی تہا خیال
اودہر سے کب آوی پیام وصال

کہ ناگاہ سوئے سدرۃ المنتہی
یہہ جبریل کو آئی حق کی ندا
سن اے پیک پروردگار قدیم
روانہ ہو سوئے رسول کریم

ہمارا درود اور ہمارا سلام
اوسے کہیو دی اسطرح سے پیام
یہی مژدۂ وصل بہیجا مجہے
خدا نے بلایا ہے مہمان تجہے

تم اے جبریل امین ساتہ لو
براق و سرافیل میکال کو
کہ عرش و کرسی کو پیراستہ
زمین و زمان ہو سب آراستہ

نزول جبریل امین از حکم رب العالمین بخدمت جناب سید المرسلین

یہہ سن حکم وہ پیک پروردگار
روانہ ہوئی سوئی بطحا دیار
جب آیا تو بعد از درود و سلام
دیا خاتم الانبیا کو پیام

خدا کو ترا وصل مطلوب ہے
مہیا ہوئی دعوت خوب ہے
تجہی خوان رحمت پہ مہمان کیا
عجائب ضیافت کا سامان کیا

کیا ہی مجہی اپنی مسکن سے دور
سرافیل نے رکہدیا اپنا صور
ہوا حکم رضوان نیکو سرشت
ہوئی آراستہ آج ساتون بہشت

کہو آسمانون سے کہ بس جائے ٹہیر
محمد کریگا عجائب کی سیر
ہوا پایہ افزود کرسی کا آج
ملا عرش کو بہی شرافت کا تاج

نئی گہرے تار روشنی میں چلیں | ستارے نکلے ز روئے شب چلیں | ہے جنت کا دریا چڑہا موج موج | رسولوں کی ارواح فوج فوج

ملائک اولے کہڑے ہیں دو صف | ادہر ہیں کہڑی حوریں ادہر کہیں | یہ وہ بیت معمور مشہور ہے | سو وہ نور سے آج معمور ہے

ہے اک منبر نور اوس میں دہرا | مرصع مقدس سرتا پا ہے بہرا | ملائک کی سمتیں ہیں جمع جند جند | وہ کرتے ہیں تسبیح و بانگ بلند

جو ہیں آدم و نوح و عیسیٰ کہڑے | سبہو نکے ہیں رستے ہیں وان آج کے

مژدہ آراستہ شدن ریاض جنات النعیم بہر جہت مقدم شریف رسول کریم

در باغ جنت کہلے ہیں تمام | زمیں آسماں میں ہوا ہے خرام | درختان فردوس ہیں چہچہے | زمیں کہتی ہیں اس شکر میں جہومتے

دہ میوے بہی سب نکھرے ہیں تمام | کہ آتے ہیں جنت میں خیر الانام | کیے اک دفعہ فرش کو شستہ شو | اور اک سمت نہر شراب طہور

ہوا ہے کوئی ہے تاثیر کی | کوئی شہد کی اور کوئی شیر کی | کنار و نہر ہر دو سبز گیاہ جو | ہوا آئینہ ہی عکس سے سبز پوش

حسینان حوروں کو ملائی ہوئی | بنا جی جو ہستی اکہڑ رتی ہوئی | خیابان جنت فرش عنبر باد | ہے خیمہ عجب کہڑا ہوا ایستادہ

ارم شاخ سے نکلے وہ عجب جانور | کہ سونے کے پا اور زمرد کے پر | کوئی زرد کہ تاج کا ہے تمام | کوئی سبز منقار یاقوت فام

یہ پرواز کرتے ہیں شجر شجر | دو شہر ادہر اور دو ادہر | اسی فکر میں ہیں بصد اشتیاق | کہ آتے ہیں احمد سوار براق

لیے حور و غلمان ہیں ہمراہ | طبق ہاے گوہر برائے نثار | ضیافت کا ساماں ہے تیار | بلبل قصہ حضرت کا درکار ہے

ذکر سامان روانگی جناب محمد مصطفیٰ بجہت معراج

یہ سنکر وہ ہے سید نیک خو | تبسم کیا اور یہ کی گفتگو | برین مژدہ گو جاں فشانم رسول | کہ این مژدہ آسائش جان ماست

وہیں لائے رضوان اک خلعت | تو نازش سے اس کو وہ پہنا | عمامہ رکھا نور کا فرق پر | کمر بند یاقوت زیب کمر

کیا زینت اور کو زیب تن | مرصع کی نعلین بھی لی پہنا | زمرد کا ایک تازیانہ لیا | مرصع جو تھا سو تھی نے بہا

چلے پھر سے حضرت بجاہ و حشم | بجا لائے پہلے طواف حرم

ذکر شکل و شمائل براق جناب رسول آفاق و پرواز او زمین کہ شد روق

طلب جب کیا آپنے وہ براق
جسے تہا نبی کا بہت اشتیاق
ہوا چال میں اور تہا پینہ میں
زمرد کا سم اور زین تہا وہ عرش

زمرد کے چاروں تہا وقت اوسکے سم
جو سونپہ آدمی کا تو مرجائے دم
سر و سینہ یاقوت کے سب سر بسر
لگا پشت سے دم تلک جون گہر

عجب اوسکا مکھڑا تہا کیا جناب
پری کی طرح جہ دونوں پہلو میں بال
شکم نیشگا اوسکے تہے پر گہر
گوندہی چوٹیاں مشک و شک سے بہتر

تہے الماس کے کان اوسکے اگر
تو قامت میں شتر سے تہا حور تر
تہی رنگت و قامت پہ بست تمام
زمین پر قدم ایک فلک پر قدم

پرونکو جو وہ کہولتا ایک بیک
تو ہوتے تہے مشرق سے مغرب تلک
دیا یہہ خدا نے اوسے احترام
کہ ہے آدمی کی طرح سے کلام

جو بہاگتا ہے کہ ہنگام باز
تو ہاتہہ اوسکے کوتاہ اور پانو دراز
اوترتا اگر پہر اشارے کے ساتہ
تو قدرت سے ہوتے دراز اوسکے ہاتہ

کسا زین فیروزہ کا آب و تاب
مرصع جواہر سے دونوں رکاب
جو تہا اوسپہ تو زہرہ جبین
چہرہ کا اوسکی پشت پر زین

لگے اوسپہ چڑہنے جو حضرت آن
سوار اپنے اوسنے کیا امتحان
جو پوچہا سبب اوسکے انکار کا
وہ کہنے لگا یا شہ انبیا

یہہ اقرار کر لو بروز شمار
کسی اور پر میں نہ ہونگا سوار
نبی نے کہا ہے مجہے یہہ قبول
تو جبرئیل بولے کہ مت ہو ملول

کہ تجہہ بغیر از شہ تاجدار
ہوا ہے کوئی اور نہ ہوگا سوار
چڑہے تب اوسپہ آخر رسالتمآب
تو میکائیل و جبرئیل شکل رکاب

اور اسرافیل فی نکیطہ وہ پرند
زمین پر ہوئی سنسناہٹ بلند
لگے کہنے سب جبرئیل امین
جہاں کی کا عرش تک کہا آفرین

فلک پر نہ احمد کرینگے مقام
کوئی دم میں آتے ہیں پہر اپنا گام
چلے دیکہنے تب ہلکوں کی سیر
زمین آسمانکی عجائب کی سیر

فرشتے ہوا کے تہے ستر ہزار
چلے آگے پیچہے وہ باندہے قطار
کئی ہتہیں تہم ملک دور دور
لئے ہاتہہ پر گلہا سے نور

ہوئی داہنے جانب اک صدا
نہ دیکہا اودہر اور نہ موتہہ کو پہیرا
کیا بائیں جانب سے ایک خطاب
نہ وان بہی ہوئے ملتفت وہ جناب

نظر آئی پہر اک زن خوبرو
وہ زیور سے آراستہ ہوبہو
رخ و دست کہولے ہوئے بیحجاب
نہ اوسکو بہی مطلق دیا کچہہ جواب

ہوئی یہہ عجب اک صدائے عظیم
ڈرے جسکی صدا سے رسول کریم
مدینہ میں اوترے یہی ناگہان
کہ حضرت کے ہجرت کا تہا وہ مکان

وہاں کی نبی نے دو رکعت نماز
چلے پھر وہاں سے بہ شوق و نیاز

نظر آگیا طور سینا تمام
کہ موسی نے جس جا سنے تھے کلام

وہاں جا کے پھر دیکھے شاہ انس و جان
ولادت کا عیسی کی جو تھا مکان

نظر آیا بیت المقدس کا طاق
غرض باندھ دی واں عنان براق

وہاں جمع سب انبیا تھے طفیل
ہوئے پیشوا احمد و جبرئیل

سبھوں نے پڑھی ادا انکے پیچھے نماز
کچھ اسکا نہیں کہہ سکتا فخر و ناز

آمدن خازن بیت المقدس و سوال و جواب از جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غرض وہاں انکا خازن ہوا با شتاب
لیے تین ساغر بصد آب و تاب

ہر ایک تھا بھرا شیر و آب و شراب
کہا ہاتف نے انکو کیا یہ خطاب

تو پانی کا ساغر نہ لے یا نبی
جو لیگا تو ڈوبیگی امت تری

اگر لیلیا تو نے جام شراب
تو سب ہونگے گمراہ و مست و خراب

جو وہاں سے لیا شیر کا تو نے جام
تو پاویگی امت ہدایت تمام

یہ سنتے ہی پیا سمجھ کے وہ گوش
خوشی سے کیا ساغر شیر نوش

تو جبرئیل بولے کہ حق کے حبیب
ہوئی آپ کی امت ہدایت نصیب

مگر آپ نے جیسے کہ اٹھائے راہ
وہ کہنے لگے تھا کہ دین پناہ

وہ وادی تھا ابلیس خانہ خراب
اگر آپ دیتے ایسے کچھ جواب

تو ہو جاتی اسکے وہ اقلیم چوں
یہ ہم سے تھا اسکی کہ دنیا کی خو

اگر یا نبی جا نہ کرتے کلام
تو ہو جاتی ہے خلقت ہماری تمام

جو عورت نظر آئی تھی بے حجاب
وہ دنیا تھی گمراہ کو دیتی جواب

تو کیجے یہ امت ہو کر ملول
یہ شوق دنیا کو کرتی قبول

سنی تھی جو تم نے صدا یا حبیب
یہ اسکے فتنہ کا جزائے عجیب

کیا آپ نے ہم کو سب نیک گمان
کیا انبیا نے یہ امتحان

ہوئے ہیں یہ سب آج شہر ارا
کیا اسنے دوزخی تھی بیقرار

یہ کہہ کے گیا وہ سگ کی تھی جدا
ہنسے پھر ندا سن کے وہ مصطفے

عروج جناب رسول بر آسمان …

کہاں تک تو اے ساقی بے حجاب
پلا دو پیالوں کا جام شراب

ترنم کرا سے بلبل بوستاں
کہ تکبیر ہے معجزات دستاں

یہ سیہو کیا خبر ہوئے پیر مغان
یہاں کی جو ہیں رند او سگستان

وہ ہیں مست لبت جناب امیر
خمی ہمارا ہے خم غدیر

کہ ایک دور ہو کر پیالہ بدست
کریں ساقی ہی مست اہل مجلس ہی مست

مئی معرفت کا نشہ جب چڑھا
ہر ایک مست معراج نامہ پڑھا

کتاب شنا ہے پیمبر کیلئے
سنو تم مشک عنبر کیلئے

چلے تب وہاں سے محمد رسول
کیا جا کے پہلے فلک پر نزول

کیا اک فرشتے نے آکر سلام — کہ تہا ستر ہزار اوسکے خادم تمام
فرشتے ہر ایک پاس ستر ہزار — لیے حقہ آتشین بے شمار

کرے قصد بالا جو شیطان شریر — تو ماریں اوسے بس وہ آتش کے تیر
غرض جو پہنچے حال سالتمآب — فلک کا کیا اوسنے مفتوح باب

وہ سب بولے جب دست بوسی کیا — کہا یا نبی مرحبا مرحبا
چلے تب پیمبر وہانسے قریب — کہ آیا نظر اک فرشتہ عجیب

بصورت کریہہ و بقامت طویل — عیاں تہا سو منہہ سے قہر خدا کی دلیل
دعا و ثنائے نبی کی بیان — ہنسا وہ نہ پہر صورت دگرگونہ

کہا تب نبی نے کہ روح الامین — ملک پر غضب کوئی ایسا نہیں
کیا ڈر کے جبرئیل نے یہہ کلام — یہہ دوزخ کا مالک ہے مالک ہے نام

یہہ ہے دشمنوں پر خدا کی تہرا — ہنسا یہہ اور نہ ہنسنے لگا کبھی
نبی نے کہا یا اخی اک نظر — کہو کھولدے یہہ جہنم کا در

غرض جب یہہ دانش مصطفیٰ — کہلا در جہنم کا پردہ اوٹھا
زمین ہوگئی سامنے سے جو شق — نظر آئے دوزخ کے ساتوں طبق

فرشتے لیے گرز آتش صفات — نگہبان ساتوں جہنم کے ساتھ
پہنے عاصیاں جامۂ آتشین — وہ صندوق آتش کے اندر مکین

سو علاوہ دوزخ بحکم خدا — جو تہا در پہ سوراخ سوزن کہلا
عجب ایک آتش ہوئی شعلہ ور — سر اوسکا گیا تا بہ چرخ دگر

غضب ایک گرمی ہویدا ہوئی — کہ دوزخ سے فریاد پیدا ہوئی
کہیں الاماں اور کہیں شور و غل — کوئی تہا گرفتار زنجیر و غل

کسی پہر قیامت کسی پر غضب — کسی پہر عذاب اور کسی پر تعب
ہر ایک تن سے لپٹے ہوئے سو ہزار — جو آتش کے اژدہم تو آتش کے مار

جب آنکھوں نے دیکھا عذاب الیم — ڈرے تب نہایت رسول کریم

ملاقات جناب نبی با آدم صفی و دیدن ملک الموت و سایر عجیبہ

پہرے پہر وہانسے رسالتمآب — تو لی تہا ساتھ روح الامین نے رکاب
نظر آیا حضرت کو ایک آدمی — بہت خوشنما رنگ تہا گندمی

یہہ پوچہا پہر سے روح الامین سے کہا — یہہ آدم صفی ہے پدر آپکا
ہوئے تحفہ بہ تسلیم خیر الانام — اودہر سے بہی پایا جواب سلام

غرض یکدگر دست بوسی ہوئی — کہا ہنس کے آدم نے خوش آمدی
میسر ہوا اب مجہے تیرا حضور — زیادہ ہوا میرے آنکھوں کا نور

پدر میں بشر کا تو خیر البشر — رسولوں کا سالار فخر پدر
نظر آیا پہر ایک فرشتہ عجب — تلے اوسکے زانو کے دنیا ہے سب

دہری لوح نور ایک اوسکے قرین — اوسے دیکہتا وہ اندوہگین
سو پیش و پس یا یمین و یسار — وہ پہرتا نہیں ملتفت زینہار

پھر جبرئیل بولے کہ اے [illegible] روح	یہی ہے اسی خدمت قبض روح	محمد نے اوسکو کیا تب سلام	ملا وہ نبی سے بذوق تمام
کہا پھر یہ یا رسول [illegible] زبان	ہوں [illegible] پہ تیری بہت مہربان	نبی بولے حضرت کیوں [illegible]	دم نزع جاتے ہو تم سب تلک
وہ بولا [illegible]	ہے دو رنج [illegible] ہاتھ	اوسے دو [illegible] دنیا کو چاہو اگر	ملا ایک [illegible] ادھر سے ادھر

از کتاب معارج النبوت تصنیف ملا معین در احوال ملاقات ملک الموت با خاتم المرسلین

سنو شوق کا یہ [illegible] تمام	پڑھو [illegible] ملا معین کا کلام	وہ بیٹھا تھا اور اوسکے [illegible]	ملا ایک تھا [illegible] جسمی عجیب
[illegible]	سر و سینہ پیش [illegible]	کھلا [illegible] ایک خط [illegible]	اور ایک لوح جس سے کہ دل [illegible]
درخت [illegible]	زمین [illegible]	ہر اک برگ پر ہے لکھا [illegible] نام	اور ایک طشت آگے دھر صبح و شام
[illegible]	[illegible]	اوٹھا جو [illegible]	تو اوسکو دیا جو [illegible] لیا
لیا [illegible] گرا [illegible]	ملا [illegible] دیا	نبی کو کیا اوسنے اوٹھکر سلام	تو خیر الورا نے کیا یہ کلام
پھر [illegible]	وہ بولا کہ [illegible] تمام	جو پوچھا کہ یہ [illegible] کون شئی	وہ بولا کہ [illegible] اجل [illegible]
کہا [illegible]	کہا روز [illegible]	محمد نے پوچھا جو حال [illegible]	وہ بولا کہ اے سید نیک بخت
ہر ایک [illegible] نام	شقاوت سعادت [illegible] تمام	ہوا جبکہ ناخوش [illegible] وہ پھر	تو پتا ہوا نام کا اوسکے زرد
وہ پتا [illegible]	تو [illegible]	ہوا جس [illegible] کا تو بعد از [illegible]	دیا [illegible] فرشتوں کی ہاتھ
ہیں [illegible]	اجل یاد دلانے کو پانچ بار	کہا تم [illegible] ہر دوام	وہ بولے کہ نازک ہے یہ کام
	ذرا [illegible] خدا کے خلاف	تو برق غضب سے میں جل جاؤں صاف	

در بیان جناب رسالتمآب عذاب بچشم اہل معصیت بحکم جناب رب العزت

پھر [illegible] آگے بڑھے مصطفیٰ	نظر ایک گروہ عجائب پڑا	ذبیحہ کا ہے گوشت بے شمار	مگر سب کے سب ہیں وہ مردار خوار

فلق سے یہہ جبرئیل بولے کلام
کہ یہہ لوگ ہین تیری امت تمام
حرام اونکو دیگا جو لذت کہاں
نہ کہا دینگے ہرگز یہہ [illegible]

نظر آگیا اک فرشتہ سنگرف
کسو نصف آتش کا او نصف برف
کہ جلد وس برف کو ہے نہ آتش کا ڈر
نہ آتش کو اوس برف سے [illegible]

دعا اوسکی یہہ ہے کہ اے ذوالکرام
عطا کر دے اونکو محبت تمام
ہوئے مطلع یون رسالت پناہ
یہہ حضرت کی امت کا ہے خیر خواہ

نظر پھر پڑا اک گروہ دگر
لٹکتے ہین جنکے اونکے شش شتر
ملائک لیے ہاتھ مین تیغیان
کترتے گرہ اونکے کہلاتے وہان

لگے کہنے حضرت سے روح الامین
کہ یہہ لوگ ہین عیب جو نکتہ چین
پھر اک قوم دیکھی عذابونسے تنگ
کہ سر اونکے ہین کوفتہ زیر سنگ

یہہ تہے یاں راحت خواب و ناز
کیا فوت غفلت سے وقت نماز
گروہ ایک نظر آیا پھر نعرہ زن
ملک کرتے ہین تیر اندر دہن

اوہر اونکو بس کیے وہ نکل
گئی جان [illegible] وہ کل
یہہ ہوتا ہے کیونکر ہوا اونکا حال
ستم سے یتیمونکا کہاتے تہے مال

وہانسے بڑھے جب شہ کائنات
تو آئی نظر اور ہی واردات
کہ اک قوم کے پیٹ [illegible] مین ہین
یہہ ممکن نہین [illegible] وہ گھر سے

نبی نے جو پوچھا تو بولا یکبار
کہا یا محمد یہہ ہین سود خوار
عذابونسے کہتے ہین [illegible] صبح و شام
کہ ہوویگا [illegible]

نظر آمت [illegible] عذاب
کہ لٹکی ہوئی [illegible] خراب
کہی جبرئیل [illegible] یہہ بات
کہ تہہ [illegible] ناکار [illegible]

جو اولاد ہوتی بفعل حرام
تو کرتی تہی [illegible]
پھر اک گروہ ملائک [illegible] نظر
بنے تہے کئی اونکے اعضا یہ سر

وہ تہے محو تسبیح حمد خدا
وہ خوف الہی سے کرتے بکا
ہوئے تہے وہ مصروف [illegible] تمام
نہ دیکھا تہا باہم نہ باہم کلام

نہ دیکھا تہا گاہے وہ سر اپنا
[illegible] نظر
[illegible] بخوف [illegible]
اشارے سے سر کے جواب سلام

یہہ روح الامین نے کہی [illegible] بات
محمد یہہ ہے سرور کائنات
مرا نام سنکر دیا پھر جواب
دعا یہہ کی امت کو کر بے حساب

بس اس سے خبر کا سن لیجے حال تم
سنو قصہ آسمان دوم

تشریف فرما شدن جناب رسول مقبول برآسمان دوم و ملاحظہ نمودن عجائبات قدرت خالق عزو جل

پلادے مجھے ساقیا وہ شراب
کہ کہلجائین جس سے آسمان کے باب
پیمبر کے معراج کی بات ہے
سماں ہے عجب در عجب رات ہے

مرا نحیف طبع کہ لکھتا ہے آج | کہ طاقت سے مداح رب معراج
پلا مجکو عشق خدا کی شراب | پلا الفت مصطفیٰ کی شراب

عجب لطف سے ہو گی صحبت برابر | اور ہو شوق سے اور دوہر انتظار
قلم ہوں رواں ہو بلیغ بیان | کہ ہوجائے تو یہ کہن داستان

نبی صاحب گئے دوسرے چرخ پر | تو جو وان کے فرشتوں نے در
ملائک نے مجرا نبی کو کیا | کہ نعلین سید کو بوسہ دیا

طلا کا تھا وہ آسمان سر بسر | در تب ہے ہر لگا قفل در
نبی نے اوٹھائی نظر ناگہاں | نظر آئے اک شکل کے دو جوان

تو بولے نبی بات خدا کے امین | یہ ہیں دو نو شخص مقصود آفرین
کہا آپ نے [illegible] | یہ ہیں یحییٰ عیسیٰ ہم خالہ زاد

کیا تب سلام ان کو آنحضرت نے دو | تو وہ بھی لگے کہنے یوں درود
ہوئے دست بوسی کو جب کہ تیار | کیے پیشکش ہدیہ ہائے نوا

وہ بولے تو ایسا حق نے کلام | نبوت کا تجھ پر ہوا اختتام
اگر اس جگہ پہ کرے کوئی شک | کہ ہے جائے عیسیٰ چہارم فلک

سیہ زدم پر یہ کس واسطے | جناب نبی [illegible]
تو اسکا کروں گا یہیں رفع شک | نبی آئے تا عرش دویم فلک

ملاقات خیر الوریٰ کی [illegible] | ہوئے [illegible]
چلا وہاں سے جب کہ خدا کا حبیب | ملائک نے دیکھا عجیب و غریب

[illegible] ستر ہزار [illegible] | ہر اک [illegible]
وہ تھے ہر اک [illegible] ہزار | زباں ہیں ستر ہزار اشکال

[illegible] ہزار [illegible] | مشابہ نہیں ایک سے دوسرا
کیا جبرئیل نے [illegible] کلام | کہا مصطفیٰ اسکا قاسم نام

[illegible] | مقدر ہوا جو نہ کم اور نہ زیاد
ہو [illegible] جو آگے گذر | نبی کو پڑا ایک دریا نظر

[illegible] برف [illegible] | صفائی میں شیر اور [illegible]
یہ پوچھا پیمبر نے تب ای اخی | کرو مجھسے تعریف اس بحر کی

[illegible] شاہ گردون خرام | کہ اس بحر کا بحر حیوان ہے نام
خدا کو یہ منظور ہو دیگا حبیب | کہ ہوں مردگان لحد زندہ سب

[illegible] سے زمین | بنیں گے سب اعضا و اجزا وہیں
بڑھے تب وہاں سے شہ دو جہاں | تو آیا نظر تیسرا آسمان

عروج رسول مقبول بر آسمان سوم و ملاحظہ مصنوعات بیغایات

وہ کہا ساقیا [illegible] کا جام | جو ہے زینت طاق فیروزہ فام
پی معرفت کا پلا دے ایاغ | ذرا خشک مغز کو تر کر دماغ

زیادہ مرا فہم و ادراک ہو / کہ جسمین مری طبع چالاک ہو
کرو اب تو مین طبع پر ہو سوار / غزالان مضمون کا ہو جا شکار

عنان سخن چھٹ گئی کیا مگر / کہا تہا مین اور آ رہا ہون کدہر
نہین جی مین ہے اب مضامین کو طول / کہ کرتے ہین معراج حضرت رسول

گیا آسمان پر جو وہ بادشاہ / تو دیکھا کہ تابندہ ہے شکل ماہ
وہ سب بات ہوئی کلام اسمین / گئے نور کے جسمین قندیل و کلیم

گیا اوسکے دربان نے در اوسکا وا / پھر فرشتے گئے آگے اوسکے تھا
بجا لائے جب وہ سلام و سلام / نبی نے کیا وہانسے آگے خرام

نظر آگیا ایک شخص حسین / کہا کیا ہوا تو اُسے ہوگا کہین
وہ سردار خوبان جہان سو کا شاہ / ستارون میں جیسے کہ روشن ہو ماہ

کیا خاتم الانبیا نے سوال / مفصل کہو یا اخی اسکا حال
یہہ ہے کون آدم کی اولاد مین / مرا یا کہ حسن خدا داد مین

کہا ہے جبرئیل نے عرض کی / برادر تمہارا ہے یوسف نبی
یہہ واضح ہوا حال تفسیر سے / کہ وہ جزو حقنے کیے حسن کے

کیے دو تو یوسف کو حقنے عطا / اور ایک جزو میں سب یہہ تہا خدا
گئے سب نے دو نبی یکدگر / کہ ایک ہی جزو مین حقنے سب بشر

مجھے ایک لطیفہ کا آیا خیال / کسی نے نبی سے کیا یہہ سوال
حسین تم ہو یا سید المرسلین / کہا تہا کہ یوسف زیادہ حسین

یہہ بولا وہ آگاہ اسرار غیب / ثنا و صفت اپنی کرنا ہے عیب
مفصل کہون تو کو ارشاد ہین / [illegible]

زمانہ میں تہا اگرچہ یوسف صبیح / مگر مجھکو حقنے بنایا ملیح
صباحت کی تہی اوسکی یہہ چمک / مزے حقنے بخشا ہے مجھکو نمک

مشتاق بہت ہو تو لیتی ہونہہ کو / نمک سے نہین طبع ہوتی ہے سیر
جو یوسف زلیخا کا محبوب تہا / ہمارا نبی حق کا محبوب تہا

غرض وہانسے آگے بڑھے کچھ قدم / تو دیکھا ملک ایک صد چشم
وہ کرسی پہ بیٹھا ہے با زیب و فر / ہزارون طرف کے ہزارون ہین سر

چھپایا ہوئے وہ ملک نیر بال / سیہہ شرق و غرب و جنوب و شمال
وہ ایسے فرشتونکا ہے بادشاہ / کہ جنکے لائے ہو نہ رکھی راہ

اور ایک قائم ہے تنگ و گہر دیود / کہ پڑتے ہین آتش کے اوپر ود
جو پڑتا ہے وہ گر نظارہ نگن / تو ہوتا ہے بس ریزہ ریزہ بدن

وہ سب جاہین سب بستان طلسم / خدا خاک کرتا ہے پہر اونکے جسم
یہہ دیکھا تو بولے رسول کریم / عجائب ہے انپر عذاب الیم

تو جبریل نے عرض کی حضور / یہہ سو ہین جو کرتے تھے کبر و غرور
سنین کہی جنت کا کانونسے نام / رہین گے وہ مین تا بروز قیام

غرض جب ہوا وانسے آگی گذار
پڑا ایک دریا نظر بے کنار

نہ تہی اوسکی کچھ ابتدا انتہا
نجانے کوئی اوسکو غیر از خدا

اوسنے کیا تہا ذرا سا خروش
ہوا تہا جو دنیا مین طوفان کا جوش

گیا بس تلاطم سے آگے اسجا پہ ٹہیر
ہے اب آسمان چہارم کی سیر

رسیدنِ جنابِ محمد مصطفے ص برآسمانِ چہارم و دیدنِ عالم سا کنان ملاء اعلے

کہا ہے تو اے ساقی خوش کلام
نہ خمرِ طبیعت کا جو تہا جام

اوسی مے کا شیشہ کر ... گہر
ہے جسکا عناصر مین سیر اثر

نہین مجکو انگوری مے کا جوش
علی میرا ساقی ہے اور مے فروش

علی نائب حضرت کبریا
علی جانشین حبیب خدا

پلا اب وس مے سے دو جام بہر
کہ کہولون کتاب حدیث و خبر

محمد کی معراج کی رات ہے
کہ مشغول سیر سماوات ہے

یہہ ہے نقل شیرین سنو مومنین
معارج مین لکہتا ہے ملا معین

گئے آسمان چہارم پہ جب
شفیع امم افتخار عرب

وہ تہا آسمان نقرۂ خام کا
عجب نور را دیسمین تہا صفا

فلک تحت اوسکے ہوئے تہے کمال
کہ چہلکا کا جیسے بیا انکا جمال

پہلے دو جو دیا انکے منقش تمام
ہر اک قفل پر تہا محمد کا نام

وہانکا موکل جو تہا اک ملک
بہ تعظیم احمد آگیا در تلک

ملک چار لاکہہ اوسکے محکوم کار
ہر اک اوسیقدر اعوان دار

خیال خداوند تقدیس تہے
وہ تہے محو تسبیح و تکبیر تہے

بڑہا جب براق نبی کا قدم
چلے وہانسے آگے شفیع امم

تو کیا دیکہتے ہین کہ شش تو شخص ال
کہ ہر ایک کہڑی ہین بحسن و جمال

نظر وہانسے آگے جو مین جا پڑی
تو دیکہا کہ موسی کی ہے انجمن ہی

نظر آئی حضرت کو سہا سیہ
جو فرعون کی تہی زن صبا

وہ بولین کہ اے رسن منت تجھ پہ ہے
ہم اٹہے تری مشتاق کو آج

عمارت کا رتبہ کئے کہا یہہ قصر
زمرد کے ستر ہزار اوسکے قصر

یہی ہے اور موسی نامدار
عمارت عجائب تہی اور بیشمار

لگے ہر جگہہ گوہر بے بدل
کہ تہے فی الحقیقت وہ جنتی محل

جہے آسمان تلک اونچے بلند
تہوارنی جو تہا ملکادو جنید

در اونکا جواہر سے دیوار و در
یہہ یاقوت سرخ و مرجان تر

نبی لیچلے جب سبہون کا سلام
بڑہایا وہانسے سوے حشر گام

نظر آیا حضرت کو دریائی بر
کہین اوسکا ساحل کنارہ نہ نظر

نبی سے لگے کہنے تب جبرئیل
یہہ ہے بحر قدرت نہایت طویل

گرے اوسکا ... جو بہرہ ور
تو سیری ہوئی اہل دنیا ہلاک

سپہر چہارم پہ تب بے حجاب نبی کو نظر آگیا آفتاب
لکھا ہے کہ دنیا سے ہر رفیع بنے تین سو ساٹھہ در حرم وسیع
اڑے طیر گر سال اسی ہزار نہ خورشید کا دور کا ہو شمار
عدد تھے جو خلقت کی خورشید کی تو اسکے لیے از ورق نور کی
اور اک تخت یاقوت سے سرخ فام کہیں تین سو ساٹھہ پایہ تمام
ہر اک پایہ تھا انکے فرشتہ ہزار وہ کہتے تھے تسبیح وہ لیل و نہار
سحر کو ہے مشرق سے اسکو جو کام تو مغرب کو جاتا ہے ہنگام شام
فرشتے نہیں روز محشر تلک تھا وہ تین ہر وقت مشغول این
یہی دور ہے اسکو ہر صبح و شام یہی حال ہے تا بروز قیام
مگر بعض تفسیر میں ہے لکھا تھم کر مشرق لیا ہے سورج کہا
یہہ شب بھر تو رہتا ہے سر در سجود سحر کو ہے مشرق سے ہوتا نمود
مگر ہوگا جب روز محشر شروع یہہ مغرب سے پہنچا کریگا طلوع
معارج کا قصہ ہوا اختتام یہ اب حدیثوں کا مضمون تمام

رجعت آفتاب در عہد جناب رسالتمآب جہت حضرت ابوتراب علیہم السلام

کہ عہد محمد میں پھر ایکبار ہوا جاکے مغرب کو پھر آشکار
کتابوں میں ہے وجہ رجعت لکھی برائے نماز علی ولی
ہوا معجزہ یہہ عیاں جس مقام تو اوسکا کتابوں میں صہبا ہے نام
علی وہ کہ تھا جسکا یکتائی عصر نبی پاس بیٹھا تھا وہ وقت عصر
ہوئی ناگہاں وحی خالق نزول علی بن گئے تکیہ گاہ رسول
حبیب خدا اور ولی خدا محبت کے آپس میں تھے تکیہ گاہ
ہوا رخ نبی کا پسینہ میں غرق علی نے لیا اپنے زانو پہ فرق
ادھر اور اودھر گیسوان جناب کہ جوں سنبلہ میں عیاں آفتاب
وہ سر کیوں نہ لے تھا مشیر صمد کہ خورشید ہوتا ہے زیب اسد
رہے دیر تک وحی کامیاب کہ پہونچا قریب غروب آفتاب
ہوئی جبکہ موقوف وحی خدا جناب نبی نے لیا سر اوٹھا
نظر آیا کم پرتو آفتاب کہا مصطفی نے کہ یا بوتراب
کہو عصر کی تمنے پڑھ لی نماز وہ بولے کہ اے سید سرفراز
دھرا تھا ترا سر مرے زانو پہ ہوا اوس شرف سے نہیں بہرہ ور
محمد نے تب ہاتھ دونوں اوٹھا دعا کی یہی یا سمیع الدعا
علی ہے یہ بندہ ترا خاص ہے اسے کیا محبت اخلاص ہے
اطاعت میں تیری تھا شاہ نجف کہ وقت فضیلت ہوا برطرف
پھر اب رد شمس از رہ فضل وجود کہ ہو وے وہ بر وقت بھی اسکی نمود

خلائق مین افزود ہوا امتیاز
کرے تا ادا وقت پر یہہ نماز
دعا کی خدا سے محمدؐ نے جب
ہوا قدسیون کو یہہ فرمان رب

فرشتے جو ہین میرے ستر ہزار
مسلط بخورشید لیل و نہار
ملایک وہین ستر ہزار دگر
بحکم خداوند باندہین کمر

وہ سب ملکے کہینچین طنابین شتاب
کہ آوے بفوق آسمان آفتاب
نماز اوسکی ہوتی ہے فوت اگر
ہے جسکی خاطر سے سب بڑی

خدا کا ولی زوج پاک بتولؑ
وہ دختر پناہ محمدؐ رسول
ہوا اوسکے قبضہ مین گر ذوالفقار
تو دین محمدؐ ہوا آشکار

کرے کیون نہ ایسے کی خاطر خدا
مری راہ مین کسطرح ہی فدا
مین کیونکر نہ ہون اس دعا کا مجیب
طلب کر رہا ہے وہ میرا حبیب

نظر جب کرین مہر کو اہل غدر
تو اظہر من الشمس ہو اوسکی قدر
ملائک یہہ سن حکم پروردگار
طنابین لگے کہینچنے ایکبار

کشاکش سے تہے مہر کے وہ ملک
کہ دوڑا دیا درمیان فلک
صدائے حبیب ایسی آئی وہان
کہ کہتے تہے پہٹ کر گرے آسمان

ادہر تو کبہی اوسکی ہر اک طناب
ادہر کو نمایان ہوا آفتاب
زمین نور کی آسمان نور کا
جدہر دیکہئے اک سما نور کا

علیؑ دیکہکر قدرت کارساز
کہڑے ہو گئے جلد بہر نماز
جو دیکہی یہہ قدرت جناب امیر
ہوئے غرق حیرت صغیر و کبیر

ہوے دل علیؑ کے جو ہونگے شاد
ہوا پہر حسد حاسدونکا زیاد
سنو اے خداوند عقل و تمیز
خدا کی ہی ہین خاطر کیا عزیز

اگر چاہتا پاک پروردگار
تو دیتا دہین وحی کو اختصار
سو یہہ بات ہے مصلحت سے بہری
کہ ظاہر ہے یہان رتبۂ حیدریؑ

سمجہ لیگا جو صاحب ذوق ہے
سمجہنے کا مجکو یہین شوق ہے
عنان قلم چہٹ گئی تہی ذرا
سو پہر آگیا بر سر مدعا

مفصل نبیؐ دیکہکر حال مہر
روانہ ہوے سوئے پنجم سپہر
نظر آیا اک شخص وہان باوقار
کہ سر تا بپا جسسے نور آشکار

نبیؐ دیکہ اوسکی شکوہ جمال
لگے کرنے روح الامین سے سوال
کہ یہہ کون ہے بندۂ خاص حق
جو روشن ہین اس سے فلک کے طبق

لگا کہنے وہ راز دار خدا
یہہ ادریس ہین خاصۂ کبریا
بڑے لطف سے یا رسول کریم
یہہ جنت مین اسسے ہوئے ہین مقیم

دعا مین نبیؐ کی جب بذوق تمام
بجا لائے وہ بہی درود و سلام
نظر آیا پہر اک ملک باشکوہ
کہ ہر عضو تہا اوسکا مانند کوہ

گمان یہہ جناب نبیؐ کو ہوا
ملک اس سے ہوگا نہ کوئی سوا
وہ بیٹہا ہے کرسی پہ با عز و جاہ
ہے جو گرد اوسکے ملک کی سپاہ

ملائک کہڑے ہین جمع باصد ادب — زیادہ ہین ریگ بیابان سے سب
یہہ جبرئیل نے دی ملک کو ندا — کہڑا ہو کہ ہی رسول خدا
اوٹہا پہر تعظیم خیر الانام — وہ قائم ہے اب تا بروز قیام
براق فلک سیر پہونچا روان — کہ آیا نظر پانچوان آسمان

رسیدن محمد مصطفیٰ بر آسمان پنجم و ملاحظہ نمودن آثار قدرت پروردگار عالم

کہان ہے تو اے ساقی انجمن — پلا دے مئی الفت پنجتن
مرے لب سے کر دے وہ ساغر بہم — کہ ہمیں کو لین زمین پر اوٹہا جام
عجب شب ہے اے ساقی گلعذار — خدا کو محمد کا ہے انتظار
عجائب خوشی عالم افروز ہے — یہہ شب آجکی رشک نوروز ہے
کر اب ساقیا اسطرح مجکو مست — روان عمر ابہر تحریر درست
کہ اس آسمان پر بحسن قبول — علی کی زیارت کرین گے رسول
یہان عقل انسان کی حیران ہے — کہ دیکہو علی کی ہی کیا شان ہے
روا کب ہے کہنا علی کو خدا — مگر وہ خدا سے نہین ہے جدا
علی ہی عجب بندہ خاص ہے — خدا سے بڑا اوسکو اخلاص ہے
کئی دوست اوس راکو بہجیا آب — ہوئے ہین ملاقات سے کامیاب
کہ ہمالہی جسا تو جانانہ ہے — خدا اوسطرف صاحب خانہ ہے
کجا بو دم اکنون فتادم کجا — عنان سخن شد ز دستم رہا
پڑا پانچوان آسمان جب نظر — تو دیکہا ہے یاقوت کا سر بسر
گئے جب جناب رسالتمآب — بدستور وا ہو گئے اوسکے باب
معارج مین مرقوم ہے ایسا حال — روان جب ہوی شاہ فرخندہ فال
تو دیکہا ملک با عجب عرض و طول — گئے آپ سارے فرشتونکو بہول
جو ہون جمع دنیا کی سب خاص و عام — کبہی قت اوسکا نہو انصرام
بزرگی یہہ دی کہ پہیلا ہاتہہ — کرے ایک لقمہ یہہ سب کائنات
ملک اوسکے اطراف مین بیحساب — لکہین اونکی گنتی تو ہون سو کتاب
سر عرش سے سر ہر اک کا بہم — دہرا اونکا تحت الثرا پر قدم
لیئے ہاتہہ مین گرز آتش فشان — کہ ہر اک بقدر زمین آسمان
بہت آدمی اون فرشتونکی پاس — بدن مین وہ آتش کا پہنے لباس
پڑے ضربت گرز جب فرق پر — تو اعضا جدا ہو گئے یکدگر
کوئی دم کا ہی پہر نہوتا تہا فصل — کہ عضوون اونکی باقی تہا وصل
لگے پوچہنے سرور کائنات — ہے اس قوم پر ہی عجب واردات
دیا پیک حق نے نبی کو جواب — یہہ شرک مین کیونکر نہو یہہ عذاب
نظر آیا دریائے آتش عجیب — کنارہ پہ اوسکے ملائک عجیب
نکلکر اوسی سے چمکتی تہی برق — علی کے عدو اسمین ہونگا غرق

ہوا قول نانا حسین کا تمام
یہ کہتے ہوئے پہنچے صادق علیہ السلام
تر و تازہ ہیں گویا تر رسولِ کبیر
کہ آیا نظر وہ جوان مجھے مرد پیر

عجب گلستانِ چمن اور خوش جمال
خوش اسلوب اعضا بدن کے کمال
زہے زہد و تقوی زہے پارسا
وہ عصمت میں مانندِ عرشِ خدا

خلائق کی گردن پہ کثرت ہے بڑی
یہ سب جس کی ہے اوسکی امت کھڑی
نبی نے کہا یا اخی جبرئیل
یہ ہے کونسا بندہ حق کا جلیل

وہ بولے کہ اے سرورِ خوش کلام
یہ ہے سبکی بہائی ہے حارون نام
تیہ حال امت پہ جو مہربان
ہے امت بہی گردن کی تا این زمان

ہے یہ گرد نبی میں کا امام
ادہر سے ثنا اور ادہر سے سلام
پہر اوس صاحبِ خلق نے کی دعا
با آمرزشِ امتِ مصطفےٰ

رسیدن جناب محمد مصطفےٰ نزدیک صورتِ علی مرتضیٰ و تحیر و سکوت خاتم الانبیاء

سنو اے محبانِ آلِ عبا
بگوشِ خرد نقل حیرت فزا
دلِ دوستان جس سے ہو شاد شاد
محبوں کو ہووے محبت زیاد

عجائب میں تھے محو خیر الانام
براقِ فلک سیر گرم خرام
وہاں انکو کیا دیکھتے ہیں نبی
کہ اک جا کھڑے ہیں علیِ ولی

علی کا بھی عرصہ ہوا جب ثبوت
کیا خاتم الانبیاء نے سکوت
بمدحِ جمالِ امامِ امم
رواں اس طرح سے کرو اب قلم

زہے روئے وہ کہ ہو جیسے گلستان
کہ ہے فرقِ شمعِ حرم پر دہوان
عجب نور اور نور سے تھا عیان
کہ تا عرش روشن تہا سارا جہان

عیان نور رخ سے ہے جو مشعل
کہ ہو ماہ کو جس سے خجل
زہے نورِ لوحِ جبینِ امام
وہ قرآن کی لوحِ طلائی تمام

لطافت میں جفت ابرو ہلال
ہے محراب کعبہ کو یہاں اشتیاق
بیانِ رخِ عینی خوشنما
کہ مصحف پہ انگشتِ خیر الوریٰ

زہے چشمِ حق بین خوش شیر
نہ دیکھا کبہی جسنے خدا کے سوا
وہ سب غیرتِ موجِ آبِ حیات
جبین جسکی جنبش سے اہلِ ممات

زہے گوش جو لب کی نیا سا سیر
وہ دو گلہا قدرت کے دو بہ ترا
عیان انکی نور شہین شان ہے
دہرا رحلِ مشکین پہ قرآن ہے

وہ دندان گہر بن تلے میں عجیب
زبان آپکی گنجِ اسرارِ غیب
ذقن غیرتِ کوئی خورشید ہے
گلو مطلعِ صبحِ امید ہے

وہ سینہ کہ صندوقِ علمِ خدا
وہ بازو ید اللہ جسکو کہا
زہے پنجہ سیدِ خوش صفات
کہ قبضہ میں جسکے ہے سب کائنات

عجب قوتِ پشتِ دلدل سوار
کہ جسپر اوٹھایا ہے امت کا بار
شکم وہ کہ فاقہ اوٹھایا کیا
کہ سب کو انکو کہانا کہلایا کیا

وہ ساقین افضل تر از ساق عرش
قدم وہ کہ آنکھین ملائک کی فرش

نبی نے جو دیکھا علی کا جمال
کیا اک تبسم بذوق کمال

لگے کہنے جبرئیل سے کیون اخی
یہان کس طرح آگئے ہین علی

ملائک نے حق سے یہہ کی التجا
کہ ہم ہین علی کے قدم سے جدا

سہے تو یہہ ہمکو ہوتا نہین
فلک پر تو ہم وہ بروی زمین

کہا ایسا کر اے خوبروی انام
مشرف زیارت سے ہون صبح و شام

ہے حاجت وابستگی اوسکی جناب
دعائے ملائک ہوی مستجاب

تمامی ملائک ہین اے خوش نہاد
شب و روز اسکی زیارت سے شاد

غرض شش پہر چشم شہ دادگر
سراپا جو آیا سراپا نظر

جو دندان تھے رشک دُرِ شاہوار
وہ دُرجِ دہن سے ہوے آشکار

کہا اوسنے اے مظہر ذات حق
علی سے تو روشن ہین چودہ طبق

ہمارا یہہ جی چاہتا ہے کمال
کہ ہر وقت دیکھین علی کا جمال

حبیب خدا کا علی ہے حبیب
ہے اولاد آدم سب اوسکے قریب

تجھے ہے اپنے عز و علا کی قسم
کہ جلد اس سعادت سے فائز ہون ہم

تو اس شکل کو یہان ہویدا کیا
اسے نور سے اپنے پیدا کیا

یہہ سب دیکھتے ہین جمال امام
عبادت بڑی ہے یہی صبح و شام

خبر شہادت شاہ بلند مقام از حدیث جناب صادق علیہ السلام یعنے خبر شہادت جناب علی ع

یہہ ہے جای گریہ گروہ امام
کہ ہے قول صادق علیہ السلام

وہ ہوتے تصدق بمعمول تھے
زیارت مین مولی کی مشغول تھے

وہ حور و ملک جسکا کرتے طواف
ہوا اوسکے سر مین عیان اک شگاف

ہوئی عرش و کرسی مین جنبش عیان
لگا خوف سے کانپنے آسمان

ہوا اس طلاطم سے دریا مین جوش
کیا طرفہ موجون نے پیدا خروش

چرند سے ہوے سبکے سب دردناک
تو صحرا اوڑانیلگے سر پہ خاک

فرشتے پکارے کہ یہہ کیا ہوا
ندا آئی مجروح مولی ہوا

روایت یہہ کرتے ہین صادق امام
ہوے قتل جسدم شہ تشنہ کام

کہ اک دن سحر کو بروے فلک
ہوئے تھے غرض جمع لاکھون ملک

چلی ابن ملجم کی مسجد مین تیغ
کہ گھایل علی کو کیا بیدریغ

بس اک جوی خون اوس سے جاری ہوئی
کہ آلودہ جو ریش ساری ہوئی

علی کی شہادت کا تھا یہہ قلق
زمین کے تہ زلزل مین آئے طبق

دیئے پاؤن اشجار نے اونکے اوکھاڑ
لگے سر کو ٹکرانے باہم پہاڑ

ہوا آشیانون سے وحشی جدا
چہ ماہی چہ دریا چہ مرغ ہوا

وہ صورت اوسی طرح سے ہے ہنوز
ملائک وے دیکھتے ہین ہنوز

جگر گوشہ سید المشرقین
وہ بحر عرفان امام حسین

فرود آئے ہین وہ ملائک تمام | اوٹھا لیگئے جسم پاک امام
غرض خیمہ پر خوت حضرت ہین | کیا نصب پہلو ہی شاہ دین

ملائک جو آتے ہین سوے زمین | زمین سے وہ جاتے ہین چرخ برین
زیارت ہین دونونکی کرتے مدام | سدا بہیجتے ہین درود و سلام

ہمیشہ ہین یہ مشغول لعن یزید | مگر ابن ملجم پہ لعن شدید
غرض لعنت دشمنان امام | کرینگے یہ ہین تا بروز قیام

کہا بات یہ صادق نے از راہ ہوش | سنو اسکو تم ہو کر اپنے گوش
حدیث نہیں ہین یہہ اسرار انبیا | او نہیں سے کہ جو ہو سزاوار انبیا

در بیان رفتن پیغمبر بر آسمان ششم و دیدن ملائکہ عجیب و غریب

بیان اوسکا کچہ کرتے ہین پر کہو | چہٹے آسمان کے عجائب سنو

کہاں ہے تو ساقی ہے باد شہ نجیر | کہ شیشہ فلک پر مہیا ہے سیر
شراب طہور اسے لب تر کرون | کہ میں داستان نبی سر کرون

پیالہ کو ہو شور میر کلام | پہر شش جہت میں عجب شور ہو مدام
پلا ساقیا مجہکو حق کا سبب | بہت اپنے طالب سے پہونچا قریب

جو پہونچا ہے نزدیک وقت وصال | تو ہے آتش شوق پہر کی کمال
روایت ہے یہ ابن عباس سے | چہٹے آسمان پر نبی جب گئے

ملائک تہے ہر آسمان وا کیا | ہوا شور یہ پاک اللہ کا
فرشتہ وہ تہا آشنا نکیرے | ملک ساتہ اک اوسکے ہمراہ تہے

ملائک ہر فرد ہے اس قدر | ملائک ہی ملک تہے پیش نظر
نظر آیا اک نور کا اک مقام | ہوا مصطفیٰ کا بہت احترام

کیا قصد جالا تو پیش نظر | نظر آیا اک نور کا ایک در
لگا آستانہ تو پائین فرش | سر اوسکا پہونچا ہوا تا بعرش

مرصع گہر ہین پٹ اوسکے ہیرا سقدر | نہ پہونچے خیال او نہ پہونچے نظر
لگا قفل اوس میں یہہ عرض و طول | کہ چودہ طبق کو گہی عقل ہول

پیمبر نے دیکہا جو وہ قفل باب | کیا تب تعجب سے یوں خطاب
یہہ کیا ہے کہو پاک پروردگار | نہ قفل ایسا دیکہا نہ در زینہار

وہ بولے کہ اے سید انس و جان | کہ اس در کا ہے نام باب الامان
لگے پوچہنے احمد تاجدار | کہ باب الامان ہے یہہ کس اعتبار

یہہ سنکر عجب ... نے کہا مصطفیٰ | خدا نے جو دوزخ کو پیدا کیا
عذابوں کی اقسام ہین بیشمار | کہ ہے جانتا پاک پروردگار

سے ساتوں طبق اوسکے تحت و فوق | جو آتش کی زنجیر آتش کے طوق
جہنم سے ناگہہ او ٹہا اک خروش | تو کر ہو گئے سب فرشتونکے گوش

ملائک میں تہا تہلکہ آشکار | اودہر کو تہی ہیبت کی چکا پکار
یہہ حال زمین و زمان دیکہکر | کیا حقتعالی نے پیدا یہہ در

جب اوس در کے باعث بچی سب کی جان
ہوا نام اوس در کا باب الامان

نہایت یہہ مشتاق دل ہے مرا
کہ دیکھوں یہہ در کھولکر مین ذرا

وہ ہے در کھلا باغ فردوس کا
جہنم کو کیا دیکھیے گا بھلا

کھلا در تو ہر سمت اوٹھی فغان
صدا تھی یہی الامان الامان

روانہ ہوئے وہانسے آگے نبی
تو تکتے ہین یہہ باقرینۂ جلی [illegible]

نہ ہے حسن صورت نہ ہے امتیاز
چھپے ہوے دو طرف گیسوان دراز

یہہ تھی آل یعقوب کہتی سدا
گرانی نہین کوئی جیسے [illegible]

کیا حضرت اوسکو [illegible]
[illegible]

وہ بولے کہ اسکی بڑی شان ہے
یہہ موسی ہے اور [illegible] عمران ہے

ملاقات [illegible] کامیاب
[illegible]

ملک ایک کرسی پہ ہے رشک بدر
بڑی اوسکی عزت بڑی اوسکی قدر

ہر اک اوسکے تابع کا کیا ہو بیان
کہ پاسنگ جسکا ہے ہفت آسمان

مری آمد آمد کا دیکھا جو حال
کھڑا ہو گیا وہ بعز و جلال

یہہ میزان اعمال ہے اسکا ان
سو ہے تیری امت کا پلہ گران

ملک وہ ملائک مین فہمیدہ تہا
سخن اوسکا ہر ایک سنجیدہ تہا

وہ مشغول طاعات رب ودود
قیام و قعود و رکوع و سجود

یہہ سنکر [illegible] خواجہ کائنات
لگے کہنے روح الامین یہہ بات

وہ بولے کہ اے سرور کائنات
یہہ تیرے لیے ہے کرامت کی بات

تجھی مصطفیٰ [illegible] زیادہ ہوے
در قفل و [illegible] کشادہ ہوے

[illegible]
کیا باب رحمت [illegible]

نظر آیا اک [illegible] خاص [illegible]
کہ تہا گندمی رنگ اور سرو قد

[illegible]
کیا خرم و شاد ہو یہہ مقال

کہا کر [illegible] ایکبار
گرامی یہہ ہے نزد پروردگار

[illegible] سوال
کہ یہہ نوح ہے بندۂ باکمال

[illegible]
جواب [illegible] پایا بذوق تمام

وہانسے چلے تہے نبی چند گام
[illegible] دیکھا [illegible]

ترازو ہے ایک اوسکے آگے دہرا
وہ ہر طول مین کہکشان [illegible]

بڑا اسکے طومار آگے دہرا
ملائک کا ہر سمت ہے اک پرا

گلے لگ نبی کے لگی [illegible]
بشارت تجھے سید کائنات

یہہ طومار ہے کل کے کردار کا
سنا [illegible] اعمال سے ہے بھرا

روانہ ہوئے وہانسے باصد شکوہ
فرشتوں کا آیا نظر پھر گروہ

ہوا جلوہ گر ساتوان آسمان
کہ پہونچے محمد ﷺ کہانسے کہان

عروج نمودن بر آسمان هفتم و رسیدن بمقامی که هیچ پیغمبر نرسیده بود و شنیدن احمد رسید

پلا ساقیا بادۂ رشکِ گلاب   ادب کر کہ آسماں کا رہا ہے حجاب
مری طبع کو اسقدر زور ہو   کہ تا ہفت اقلیم مین شور ہو
کہون مدحِ مولی مین شعرِ اصول   کہ جو ہون نبی اور علی کو قبول
گئے چرخِ ہفتم پہ جب مصطفےٰ   لکہا ہے وہ تہا آسمان نور کا
تو دیکہا درِ آسمان پر لکہا   ہے اللہ کا نام نامِ خدا
اسیطرح آیا نظر جو حجاب   یہہ ہے اوسپہ مرقوم با آب و تاب
غرض جبکہ وا ہوگئے اوسکے باب   چلے سوئے اعلیٰ رسالت مآب
وہ ہر روز غوطہ زنِ بحرِ نور   تو ہے ستاسو بار کرتا عبور
رہیگا اسیطرح مشغولِ کار   چہ روز و چہ شب تا بروزِ شمار
یہہ فرماتے ہین آپ خیر البشر   ہوا میرا جب آسمانپر گذر
ملائک سے مینے کیا یہہ کلام   کہ تم جانتے ہو علیکو تمام
بس اونکو تو ہین مرتبے خوب خوب   کہ سب محبان ہوئے ہین وہ خوب
نظر آیا اک شخصِ فرخندہ فال   کہ ہے مردِ پیر اور سفید اسکے بال
وہ کرسی پہ بیٹہا ہے باعز و شان   کیا مینے جبرئیل سے یہہ بیان
یہہ سنکے کہنے لگے جبرئیل   یہہ جد آپکا ہے خدا کا خلیل
عجائب مین تہا جو حق کا حبیب   تو دیکہا اک احوال اسنے عجیب
کشودہ جو کرتا ہے پنکہہ بال و پر   مسلط وہ ہوتا ہے آفاق پر

دکہا ساتوین جام کی بہی جہلک   دماغ اب گیا تا بہ ہفتم فلک
چمک ہو سخن کو مرے یہانتلک   کہ ساتون ستارونکی ہو کم چمک
بجہے ہفت دوزخ کی آتش اودہر   اودہر وا ہون ساتون بہشتونکے در
یہہ کہتا ہے وہ شاہِ اورنگ جود   کہ میرا ہوا جس فلک پر نمود
پس از نام اللہ نام نبی   پس از نام احمد ہے نام علی
یہانتک کہ پہونچے سوئے عرش ہم   یہی نام دیکہے وہانبہی رقم
تو دیکہا فرشتہ عجائب الجمال   کہ ہین سات سو اوس فرشتے کے بال
پر انکو جو ہے جہاڑتا ایک ایک   ہر ایک بوند سے ہے نکلتا ملک
یہہ لکہتے ہین آ راویانِ ثقات   کہ مقبول دلہا ہوئی جسکی بات
فرشتون نے وہانکے بذوقِ کمال   جو پوچہا تو شاہِ ولایت کا حال
وہ بولی کہ کیونکر بتائینگے ہم   کہ لی حق نے حبِ علی کی قسم
گمان مجکو ہوتا تہا یہہ چرخ پر   یہان آئے علی مجہسے مشہور تر
ہو نور اوس رخِ پاک کے گرد یون   خطوطِ شعاعی مین خورشید جون
یہہ ہے کون بندۂ خجستہ شعار   کہ جسکو ملا ہے خدا کا جوار
کہا اوس نبی نے یہہ بعد سلام   کہ تو فخرِ اجداد ہے لا کلام
نظر آگیا اک خروسِ حسین   کہ سر عرش پر پاؤن زیرِ زمین
ہمیشہ ہے تسبیح اوسکی یہی   زہے شانِ پروردگارِ قوی

ہر وقت سحر جہاڑ تا اپنے بال — بیان کرتا ہے عظمت ذوالجلال
تو مرغان دنیا سن اوسکی صدا — سدا بانگ دیتے ہین سرکو اوٹھا

سفیدی ہے اوسکے پرونمین کمال — مگر سبز زیر بغل اوسکے بال
دیکہاتی ہے اے مردم ہوشیار — سفیدی مین سبزی عجائب بہار

یہہ سب سیر افلاک مستور کی — زیارت ہے اب بیت معمور کی

رسیدن جناب محمد مصطفےٰ در بیت المقدس کہ مشہور است بکعبۂ اہل سماوات

سنین اب سخندان اہل سیر — جو ہین نکتہ سنج حدیث و خبر
رواں ہے کہ قرطاس پر ہے قلم — معارج کا مضمون ہے کرتا رقم

بڑہے وہانسے جب شاہ پیغمبران — پراز نور آیا نظر اک مکان
وہ یاقوت کردانہ کا ایک گہر — لگا اوسکے اندر زمرد کا در

ہر اک اوسمین قندیل سونیکے گل — جواہر کے جسمین جڑے پہول گل
ہے زنجیر موتی کی با آب و تاب — وہ قندیل روشن تر از آفتاب

دہرا اوسمین منبر جواہر نگار — کہ تہے اوسمین درجے ہزاروں ہزار
بنا فرق منبر پہ با عز و شان — عمارے کی صورت عجب اک مکان

پڑا پر تو اوسکا تہا تا غرب و شرق — تمامی وہ آب جواہر مین غرق
ثنا مین تو اوسکے بڑا طول ہے — مگر اوس مکان کا یہہ معمول ہے

فرشتے جو کرتے ہین اوسجا عبور — نہاتے ہین پہلے بدریائی نور
ردا نور کی لیکے بالائے دوش — وہ کرتے ہین لبیک کا اک خروش

ہر اک شبہہ سے کرکے باطنکو صاف — بجا لاتے ہین اوس مکان کا طواف
پکڑ دست خیر الوریٰ جبرئیل — خوشی سے ہوئے اوس مکانمین دخیل

ملائک یہہ بولے بعجز و نیاز — فرشتونکو پڑہوائیے اب نماز
زمین پر ہو کرتے امامت مدام — یہان ہو جیسے قدسیونکے امام

ملائک ہوئے عرش کے جمع کل — بنے مقتدا اونکے ختم رسل
ہوا تہا یہہ مجمع قضائے نبی — ہوا ہے کبہی اور نہوگا کبہی

وہ پڑہوائی آخر دو رکعت نماز — کہ دریائے رحمت ہوا در باز
لبن و شہد ہے حکم پروردگار — ہوا جمعہ کا روز جب آشکار

ملک ہوتے ہین جمع تا دوپہر — بس اک نور کی سر پہ مندیل دہر
کہی جبرئیل امین نے اذان — صدا قوت روح و آرام جان

سرافیل بالائے منبر چڑہا — فصاحت بلاغت سے خطبہ پڑہا
صفوف ملک جب بندہین با نیاز — تو کی جمعہ کی ختم سب نے نماز

لگے کہنے جبرئیل با عز و جاہ — یہہ ہوا سے گروہ ملائک گواہ
سو دیتے ہین یہہ امت احمدی — یہہ بخشا ثواب انکو با صد خوشی

سرافیل بولی ثواب آج کا
خطیب امت کو اوسکے دیا
یہہ کہنے لگے وہ ملائک تمام
شریک جماعت تھے جو اوس مقام

ثواب صلوۃ و سلام و دعا
محب نبی و علی کو دیا

دیدن عہد نامہ محبت چہاردہ معصوم علیہم السلام بمقام بیت المعمور

یہاں سے یہہ کرتے ہین صادق رقم
کہ فرماتے ہین خود شفیع امم
ہوا بیت معمور جسدم گذر
تو ایک نامہ نور آیا نظر

ائمہ کے مرقوم ہین واں سبہن نام
محمد سے لے تا محمد تمام
محبان حیدر کے بہی نام سب
وہ ہے نامہ پاک پیمان رب

جو ہوتا ہے ہر جمعہ کے روز وا
تو پڑہتے ہین سب سکنان سما
فرشتون نے خالق کی کی استعید
یہہ آٹہوین روز عید جدید

محمد کو ثابت ہوئی جب یہہ بات
جہکے سہر سجدہ شہ کائنات
ندا تب یہہ آئی اوٹہا اپنا سر
ابہی دیکہہ تو قدرت دادگر

پہر آئی ندا دیکہہ تو زیر پا
جہکا تب سر سرور انبیا
او وہ سر گردن پاک ہوتے ہی خم
نظر آیا کعبہ بزیر قدم

اگر بیت معمور سے کوئی شے
گرے جاکے تو عین کعبہ پہ ہے
ہوا ختم مضمون یہاں کا یہین
سنو اب ذرا حال خلد برین

احوال بہشت برین و آراستہ شدن او برای جناب سید المرسلین

کہ آراستہ بزم عشرت شتاب
برائے جناب رسالت مآب
صراحی اوٹہا ساقی گلبدن
کہ آیا ہے ہنگام سیر چمن

بنین جا کہ خود جبرئیل امین
بہشتون مین مشاطہ حور عین
بچہے فرش استبرق و حریر
ہوا ہے آراستہ ہون سریر

کرین زمزمہ شاخ پر جانور
ہلین وجد مین حور و غلمان کے سر
ہلا دے صبا گہو ڈالیان
سنی ہون برگ درخت جنان

کہو باغبان سے کہ اے مہ لقا
کلید در باغ کو جلد لا
ہلا کیون نہ رقاص ہون قدسیان
نبی کو ہے گلگشت باغ جنان

سہو گل سے کردے گریبان کو چاک
کرین بلبلین نالہ دردناک
نہین یاد رہے طاقت انتظار
کہ مستانہ آئی ہے فصل بہار

کہین بلبل و گل کا افسانہ ہے
کہین رقص طاؤس مستانہ ہے
کہین باغ مین آبشار و نہر کا جوش
کہین سرو پر قمریون کا خروش

زمرد آتشی ... بہشت
طلا اور نقرہ کی ایک ایک خشت
غرض سیر کرتا خدا کا حبیب
در باغ جنت کے پہونچا قریب

... ایک موتی کا در
خدا کا بنایا ہوا ہے وہ گہر
عجائب صفائی عمارت تمام
جہان چشم خورشید جہپکے مدام

کہر ... سیمین ... الصمد و صفا
لیے صحب آل نبی کا عصا

غرض زعفران سے زمین وہانکی پر / پڑی سنگریزی سو یاقوت و دُر
زمین پر دو مخمل سی با آب و تاب / ہزاروں پڑی نافہ مشکتاب

روش پر وہ خوش رنگ طائر کہڑے / قدوم نبی شتر مرغ سے وہ بڑے
چلی نا گہاں اک ہوا پر فتوح / ہوئی شاد جسم محمد مین روح

نظر آئین پہلے دو نہرین رواں / صفائی مین جون طبع و شن دلان
کنارے پہ اونکے جواہر کے کام / وہ فیروزہ فام اور وہ یاقوت فام

چھلکتے ہوئے جام کرتے صدا / پیو اے محبان آل عبا
تو جبریل بولے شہ نیکخو / یہہ ہے نہر رحمت یہہ کوثر کی جو

بدن نہر رحمت مین دہویا تمام / پیا نہر کوثر سے پُر کرکے جام
خراماں خراماں چلے جب رسول / تو غنچے خوشی سے گئے پہول پہول

نبی جاتے تہے محو باغ نعیم / جو آیا نظر ایک درخت عظیم
کوی ہفت فردوس مین تہا نہ گہر / کہ جسمین نہو ایک شاخ شجر

اوڑے گرچہ طائر تو نولاکہ سال / نہ معلوم ہوا اوسکی جڑ کا حال
تو بولے یہہ جبرئیل عالی مقام / جو طوبی سنا ہوگا اسیکا ہے نام

علی سے روایت ہے اے باخبر / کہ کہتے ہین طوبی کا مین ہون شجر
بیان کیا کرون اوسکے میوے کا حال / وہ موجود ہے جسکا گذرا خیال

اب آگے یہہ کہتے ہین خیر البشر / دکہائی دیا مجکو اور اک شجر
ملک اوسکے نیچے کہڑے ہین مدام / چہ روز و چہ شب اور چہ صبح و چہ شام

کبہی کرتے ہین زیور اونکو جلا / کبہی چہاڑتے ہین وہ گرد اوسکی جا
نبی نے تفحص کیا اونکا حال / اودہر سے ملا یون جواب سوال

علی کا یہہ زیور علی کا یہہ رخت / ملک اوسکے خادم اوسیکا درخت
نبی مسکرا کے چلے وہان سے تب / دیا نذر لاکر کسی نے رطب

وہ خرمای تازہ تو کب خشک تہا / حقیقت کہ بو باس مین مشک تہا
اوسے کہا گئے سید تاجدار / وہین نور زہرا نے پایا قرار

قریب خدیجہ ہوئے جب رسول / شکم مین پڑا اونکے نور بتول
نبی سونگہتے تہے جو زہرا کی بو / تو کہتا تہا وہ سید پاک رو

ہے بوئے بہشت اوس سے آتی مدام / یہہ ریحانہ خلد ہے لاکلام
وہان پہر نظر آئے اعلی قصور / نگہہ جنکے رفعت مین کرتی قصور

زمرد کا کوئی کوئی لعل کا / کوئی قصر فیروزہ با صفا
کوئی ایک موتی کی دانہ کا ہے / یہہ رتبہ نبی کے گہرانہ کا ہے

کوئی خانہ خاص سلمان ہے / کسی جا ابوذر کا ایوان ہے
کوئی نقرہ اور طلا کار ہے / کوئی قصر مقداد و عمار ہے

کہین ہین عمارات حضرت بلال / کری عرش سے جو جواب سوال
کسی سمت قنبر کا قصر بلند / نہ پہونچے جہان آسمان کی کمند

نظر آئے سبکے مکان ہر طرف
بقدر ثواب و بقدر شرف

ملاقات نمودن رسول انام با حضرت ابراہیم و دیدن اطفال مومنین

نظر آیا اوس باغ مین ایک باغ
کہ خلد برین کا وہ چشم و چراغ
عجب اوسمین اک نخل ہے سایہ دار
ہین اطفال اوسکے تلے صد ہزار
بہت چہاؤنمین اوسکے لڑکون کو چین
کہ جون سایۂ دامن والدین
اور اک شیر بیٹہا ہے زیر درخت
بدن مین وہ پر نور پہنے ہے رخت
وہ اطفال ہین کہیلتے یکدگر
تہا اونکا پرستار مثل پدر
جو اوس نخل مین ہین ثمر بیشمار
تو شکل اونمین پستانکی ہے آشکار
دہن مین لیئے اونکو طفل صغیر
جو پیتے ہین پاچہونسے بہتا ہے شیر
یہی اونکو رہتا ہے شرب مدام
بہرے اونمین لذات جنت تمام
وہ پستان دہن سے اگر چہٹ گئے
اوسیدم کہڑا ہوگیا وہ نبی
تو شاخ ثمر کو جہکا ایکبار
ملا یا وہین طالب شیرخوار
خوش آیا وہ مجمع جو اطفال کا
رہے وہان کہڑے دیر تک مصطفا
کہا جبرئیل انکا بتلاؤ نام
ہوا ہے یہہ کیسا سپرد انکو کام
غرض حامل وحی پروردگار
یہہ بولے کہ اے احمد باوقار
یہہ اطفال مومن ہین اور یہہ خلیل
یہان انکی غذا وہ غذا کے کفیل
قریب آگیا جب حبیب خدا
خلیل خدا بہی اوٹہے سر و پا
ہوے باغ جنت مین سب ایکجا
خلیل خدا اور حبیب خدا
نبی محبسے کہتے ہین وقت کلام
لیا اوس نبی نے تو حیدر کا نام
کہا مین نے اے جد فرخندہ پے
وہ میری جگہہ میری امت مین ہے
وہ بولے نبی کوئی تجسا نہین
مگر تونے پایا عجب جانشین
اوسے کہیو اے سید نیکنام
ہماری طرف سے بہت سا سلام
مجہے تونے دیکہا جو سرگرم کار
کہ اطفال جنت کا ہون غمگسار
سوا اسکی بہی تدبر ہے اے شاہ دین
یہان فاطمہ جبتک آتی نہین
جب آویگی باغ جنان مین بتول
یہہ خدمت ملیگی اوسے یا رسول
اوسی سے ہے عزت ترے آل کی
وہ مادر ہے جنت کے اطفال کی

دیدن جناب رسالت مآب قصرہائے جناب حسنین و شنیدن احوال شہادت آن دو نور عین

پلا ساقیا غم فزا ایک جام
کہ جنت مین غم کا دیکہایا مقام
یہہ وہ غم ہے جسکے ہین مشتاق سب
ملائک تلک کو ہے یہہ غم طلب
نہین گو کہ فردوس جائے الم
مگر ہے حسین و حسن کا یہہ غم
عجب غم ہے اسکی عجب شان ہے
کہ شادی بہی اس غم کے قربان ہے
خدا کو نہوتا جو یہہ غم قبول
تو جنت مین سنتے نہ حضرت رسول

نظر کردۂ کبریا ہے یہہ غم — مگر مژدۂ جان فزا ہے یہہ غم
جو جنت مین اس غم کا چرچا ہوا — تو مقیمین صاف دل سے پیدا ہوا

کہ اس غم مین ہوتا ہے جو مبتلا — اوسے ہم تہنیت کا دیتے ہین صلا
یہہ غم ہے مبارک بہت اور سعید — کہ ہوتی ہے شادی اسی غم کی عید

ہمارا ملک ہے جو مثل ملک — اسی غم مین رہتا ہے چہلم تلک
رہین اسکے حامی حسینؑ و حسنؑ — یہہ ہے عاشق صادق پنجتن

لکہا ہے کہ ہنگام سیر جنان — نبی کو نظر آگئے دو مکان
زمرد کا اک سبز عالیمقام — مکان دوسرا سرخ یاقوت فام

عجب اونکی رفعت عجب اونکی شان — عجب اونکے پردے عجب سائبان
عجب اونکی نہرین عجائب شجر — عجب اونکی سقفین عجب اونکے در

عجب اونکے خادم عجائب فروش — عجائب نگار اور عجائب نقوش
عجب حور و غلمان عجائب جمال — عجب اونکے چہرے عجب اونکے بال

نبیؐ نے جو دیکہے وہ دو قصر پاک — ہر اک نے کہا تب کہ روحی فداک
لگے کرنے جبرئیل سے یہہ کلام — یہہ کیا خوب ہین قصر عالیمقام

کسی باشرف کے ہین یہہ پر شرف — کہ کہچتا ہے کچہہ دل مرا اس طرف
بظاہر تو ہے رفعت و اعتبار — ہے باطن مین مظلومیت آشکار

شہیدونکے ہین یہہ مکان یا اخی — شہادت یہہ دیتے ہین اسباب کی
وہ بولے مکان جو ہین نواسونکے ہین — یہہ دو گہر تمہارے نواسونکے ہین

نبیؐ نے کہا یہہ بتاؤ تو صاف — ہوا ایکدگر رنگ کیون اختلاف
ستارے ہین وہ ایک ہی برج کے — وہ موتی ہین دو ایک ہی درج کے

وہ دونا خدا اک سفینہ کے ہین — وہ دو پاسبان اک مدینہ کے ہین
اوٹھی دل سے جبرئیل کے ایک آہ — کہا کیا کہون ای رسالت پناہ

حسینؑ و حسنؑ اسکے سرے مقتدا — یہہ دو ہین شہیدان راہ خدا
بڑے کو پلاوینگے زہر دغا — تو چہوٹے کے خاطر ہے تیغ جفا

وہ سم جو سرایت کریگا تمام — تو ہوگا حسنؑ کا بدن سبز فام
کریگا جو خون اوسکے زخمون سے جوش — تو شبیر ہووےگا سب سرخ پوش

نبیؐ نے کہا دو مجہے یہہ بتا — ملیگا شہادت کا پہر کیا صلا
وہ بولے ملینگے اونہین ای سعید — بہشت اور دوزخ کی دونون کلید

جگر گوشگان رسول خداؐ — ہوے ہین شفیعان روز جزا
نبیؐ کو خوشی کچہہ تو کچہہ غم ہوا — غم و عیش اوس دنسے توام ہوا

بدست آمدن سیب و بہی و شگافتن و بیرون آمدن حوران و تکلم کردن بخاتم پیغمبران

وہانسے خرامان ہوئے پہر نبیؐ — کہ تہی سیر منظور فردوس کی
نظر آیا بس اک مکان پر شکوہ — ہر اک برج الماس مانند کوہ

منازل وہ روشن ہیں یا تند طور — لب بام غلمان و بیچوں میں حور
تو مومن کا دل اوس سے آئینہ — کہ جسپہ کدورت کبھی آئے نہ

مکان وہ جو رکھتا ہے حسن قبول — تو داخل ہوئے اوس میں حضرت رسول
بچھی ایک مسند جواہر نگار — گئے بیٹھ اوسپر شہ تاجدار

جلوس نبی کی ہوئی ایک ہجوم — کیا حور و غلمان نے آکر ہجوم
روانہ ہوئے وہاں سے جبریل تب — کہ لاؤں کوئی ہدیہ پر عجب

غرض لاکے دی ایک نبی کو بہی — کہ تھی جسکو سیب ذقن سے بہی
وہ خجلت دہ عارض خوبرو — پیمبر نے سونگھی بہت اوسکی بو

لگے دیکھنے صنعت کبریا — اوسے پاس مسند کے تب رکھدیا
کہ ناگاہ اوس میں پڑا اک شگاف — نمایاں ہوئی اوس سے اک حور صاف

جھکی بہر تسلیم خیر الانام — کہا تب نبی نے علیک السلام
تحیر ہوا مصطفیٰ کو کمال — پکارے زہے قدرت ذوالجلال

نبی نے کہا کون ہے تو بتا — ہے خلقت کا تیری عجب ماجرا
لگی کرنے سے عرض وہ حور آ — مرا نام ہے راضیہ مرضیہ

خدا نے ہے مجکو ہویدا کیا — مگر پہلے آدم سے پیدا کیا
زہے صنعت قدرت داوری — ہوئی تین عنصر سے خلقت مری

بنا میرا کافور سے دوش و سر — تو عنبر کا سینہ بنا اور کمر
قدم مشک کے یا رسول کبیر — ہوا آب حیوان سے میرا خمیر

وہ بولے کہ اعجوبہ روزگار — ہوئی ہے تو کسکے لیے آشکار
کہا اوسنے آقا ہے میرا علی — نبی کا برادر خدا کا ولی

اوسے شاہ کو بولے شہ انس و جان — فدا تیرے اوپر محمد کی جان

در بیان احوال سامان عیش روضہ رضوان و اشجار آنہا و آثار باغ جنان

اوٹھے وہاں سے پیغمبر ذوالمنن — چلے سیر کرتے چمن در چمن
کنارا بہ ہیں وہ جو عین الحیات — یہ جنت کے اوس میں لکھے ہیں صفات

ہوا پھر جو اک نہر پر سے عبور — نظر آئی جاری شراب طہور
کنارے پہ اوس نہر کے دو طرف — ہے آراستہ خوب حور و ملک صف

عجائب تھے سب یہاں ادہر اور ادہر — زمین سے ہیں اوگتی بستان شجر
جو کھینچا ادہر ہاتھ کو اوسکے تھام — جدا ہوکے کرنے لگی وہ خرام

ہوئی وہ تو اپنی جگہہ پر سے دور — تو اوسکے مکان آدمی اور دور
بدن پر وہ ہفتاد حلہ پہن — ہوئی آنکر محو سیر چمن

صفائی جو دیکھو تو ہے اس قدر — کہ ہے مغز سا تیں آتا نظر
بہشتونکی لڑکونکا ہے طرفہ حال — زہے صنعت قدرت ذوالجلال

غبیا بانسے پیدا ہوئی اک ہوا ‏— چلی جہومتی محو ناز و ادا
بہم برگ سے برگ جسدم ہوا ‏— تو پیدا ہوئی اک عجائب صدا
عجب زمزمہ اور عجائب مقام ‏— سناتے ہیں دنیا کے باجونکا نام
کنارہ پہ اک نہر کے پہر وہان ‏— نظر آگیا ایک نخل جنان
پہل اوسکے بڑے پر عجائب دکہائین ‏— کہ انسانکے آغوش مین وہ نہ آئین
وہ کہلتے ہی مانند گل وا ہوا ‏— تو حلہ عجب اوسمین پیدا ہوا
نظر ہیہ جو تحت الشجر جا پڑے ‏— ہین اسپان ابلق ہزارون کہڑے
ہمین دیکہہ اسپان ابلق یہہ سب ‏— ہم آغوش آپسمین ہین روز و شب
چمکتے ہین سم اونکے مانند لعل ‏— فروزان ہے تو بہی کفش نعل
جواہر ہین زین اونکا ڈوبا تمام ‏— مرصع کی اونکے دہن مین لگام
لگے کرنے پرواز مانند طیر ‏— دکہلائے راکب کو جنت کی سیر

درختونکو جنبش جو دی یکبار ‏— ہلین ڈالیان اور ہلے برگ و بار
پری کانپین جبکہ وہ حسن صوت ‏— تمنا ہو دنیا کے راگونکی فوت
جو حورونکو سنکے آئے جو رقص ‏— تو ونکو مزا طرفہ دکہلائی رقص
ہر اک سو گہیرے عجب اوسکی چہاؤن ‏— کہ اوٹہی وہانسے نہ آگے کو پاؤن
گرا نخل سے جب زمین پر ثمر ‏— شگاف اوسمین پڑکر کہلا یکدگر
ملائک نے سبز تہہ کیا وہ لباس ‏— بجا لائے سب حمد و شکر و سپاس
سفیدی سیاہی بہت خوشنما ‏— مگر نور و ظلمت ہوئے ایکجا
پرستانکی پریونکا اور نہین ڈول ‏— نہ سرگین کرین وہ نہ محتاج بول
قریب اونسے سب وصف عیب اونسے دور ‏— گندہے بال مانند گیسوے حور
ہوا اہل جنت کوئی جب سوار ‏— ہوے پر سواریکی ساتہہ آشکار

دیدن عجائب قدرت خدا یعنے برہم خوردن حلقہ یاقوت بر لوح طلا و برآمدن آواز علی

شنو اور بہی اک عجائب کا حال ‏— زہے ذو الکرم اور زہے ذو الجلال
وہان ہے عجب گنبد زرنگار ‏— کہ جس سے عیان صنعت کردگار
لگا اوسمین ایک حلقہ یاقوت فام ‏— ہے جسکا بنانا خدا ہی کا کام
برابر لگی اوسکے لوح طلا ‏— کہ جسکا فزون تر سے پرتوا
وہ لگ کر رہے قدرت ایزدی ‏— ہتی آتی صدا یا علی یا علی

ہی فردوس اعلی عجب اک مکان ‏— کہ قاصر ہے جسکی صفت مین زبان
ہے زنجیر اوسمین لٹکتی پڑی ‏— کہ موتی کی گویا مسلسل لڑی
قمر سے نہین اوسکو تمثیل ہم ‏— جہان قرص خورشید ذرہ سے کم
وہ حلقہ ملے اوسکی قد ہے عجب ‏— لگے جاکے لوح طلائی پہ تب
کیا طبع موزون نے مین نے سوال ‏— کہ مضمون تازہ کوئی یہان نکال

خرد نے کہا طرفہ احوال ہے
یہی اہل جنت کا گہریال ہے

نیا اونکا دیکہا پیمبر نے حال
ہر اک جا لگاتے ہین وہ نونہال

یہہ کیا ذکر باہم کرین ایکبات
ویا دفعتا کہینچ لیتے ہین ہات

نبی نے کیا اون سبہون سے سوال
کہ بتلاؤ تم اس تعطل کا حال

ہم اونکے لیے یہان بناتی ہین باغ
نہ اونکو فراغ اور نہ ہمکو فراغ

نظر آیا اک ماجرا اور وہان
ملک ہین جو فردوس کے باغبان

کوئی خشت رکہتا ہے بالائے خشت
نہین خشت گل بلکہ عنبر سرشت

کبہی ہین معطل کبہی گرم سیر
کبہی کام مین لگ جاتے ہین ٹہیر

وہ بولے کہ اے شرف انبیا
جو پڑہتے ہین تسبیح اربع سدا

وہ جب چہوڑ دیتے ہین اللہ کا ذکر
یہان ہم بہی کرتے ہین ترک فکر

وہ دنیا مین ہوتے ہین مشغول کار
یہان ہم بہی ہوتے ہین بیحد اشغال

رسیدن جناب محمد مصطفےٰ در فردوس اعلی و دیدن آن قصر عجائب نما

کہان ہے تو اے ساقی خوشخرام
پلا اب کوئی قسم اعلی کا جام

نبی جبکہ محو تماشا ہوئے
تو داخل بفردوس اعلی ہوئے

روان ایک دریائے مضمون کرون
مگر اس عجائب کو موزون کرون

نہین اور تالیف و تصنیف ہے
محمد کے گہر کی یہہ تعریف ہے

گئے دیکھنے اپنا قصر رفیع
تو آیا نظر ایک باغ وسیع

زبرجد کا ہے جو کہتا سب تمام
تو گنبد تھی لگی اوسمین یاقوت فام

وہ درشل آئینہ ہے پر ضیا
مصفا بسان دل پارسا

پہر اوس در کے اندر جو میدان ہے
سو وہ خارج از حد امکان ہے

چمکتے وہ سب با عروج تمام
جہان پست ہے چرخ فیروزہ فام

دہرے دونون ہاتہو مین جب طبق
پہنچا اور گئے پہر محبوب حق

بسل وس دے کو اب ڈہونڈہتا ہے شام
علی دینگے بہر بہر کے کوثر کا جام

یہانکے مکان ہین عجائب تمام
ہے شاعر کو زور طبیعت کا کام

نہین نظم کرنیکی کد چاہیئے
فقط مصطفےٰ کی مدد چاہیئے

معارج مین سطر جسے ہے رقم
کہ جب تک پاک والا ہمم

زرسرخ کا ہے تمامی وہ در
ٹہرتی نہین اوسکے اوپر نظر

جواہر زمین مین جڑین ہین ہزار
چمکتے ہین جو لولوئے شاہوار

تماشا سب اوس در سے آتا نظر
ادہر کا اودہر اور اودہر کا ادہر

نئے شہر وسمین ہزاران ہزار
ہر اک شہر مین برج ہین بیشمار

منازل ہین ہر برج کے باشکوہ
ملک حور و غلمان گروہا گروہ

طبق ایک موتی سے معمور تہا
مگر دوسرے مین بہرا نور تہا

دیا حلقہ جبریل نے جب ہلا
تو اوس در کو دربان نے دی صدا
اسے کون کہلوا رہا ہے کہڑا
یہہ ہے قصر خاص حبیب خدا

کہا یہہ دو عالم کا جانانہ ہے
کہڑا در پہ خود صاحب خانہ ہے
بشارت یہہ سن آمد شاہ کی
صدا آئی الحمد للہ کی

اودہر سے کہلا جلد وہ در کا پٹ
لگی آنے بس بوی گل کی لپٹ
کیا اونے جہک کہ نبی کو سلام
صفین باندہ باہم جہان تمام

شمار اونکی کثرت کا گر کیجیا
کرو تو نہو تا بروز شمار
لیا ساتھ احمد کو رضوان نے تمام
لگا کرنے عرض منازل تمام

بدا اسے تہے وہ قصور بہشت
وہانکی بنا مین لگین چاند خشت
جواہر مین جو قیمتی ہین چہار
اونہین کی وہ خشتین ہزار در ہزار

تجلی وہ تہی طور اونکو ہون
عرض ایک اونکا درون اور برون
پہر آئے نظر اون منازل پہ بام
ہر اک خشت تابندہ ماہ تمام

کہا ماہ کامل تو فخر اوسکو کیا
ہے وہ خشت آئینہ حق نما
قنادیل ہر قصر مین بیحساب
لٹکتی ہوئی صورت آفتاب

ہر ایک بام پر صد ہزاران ہزار
ہر ایک مین تہے حجرہ باوقار
ہر اک حجرہ مین گہر ہزار و ہزار
طلا کے ہر ایک گہر مین بیشمار

ہر اک گہر مین تخت جواہر بچھا
کہچا تخت پر خیمہ زربفت کا
ہر ایک خیمہ مین لاکہہ فراش نور
لیے ہاتہہ مین شمعدان بلور

کہڑین تخت کے گرد حورین کثیر
ہے آب لطافت سے اونکا خمیر
عناصر سے کب پیکر حور ہے
عناصر کی جا نوری نور ہے

ہے خلعت بنکے جو زینت کیا
وہ خیاط قدرت کا ہے سیا
ہے ڈوبا ہوا تن مین پیرہن
بکافور عنبر سے مشک ختن

دہرا سر پہ سبکے کرامت کا تاج
ہین جسکی قیمت جہانکا خراج
جواہر مرصع کمربند پر
نبی کی وہ خدمت مین باندہے کمر

چمک یہہ کہ گویا لگا آج ہے
یہہ ہیرا یہہ پنا یہہ پکہراج ہے
جو موتی کی نعلین سے زیب پا
در بے بہا کا ہے دریا بہا

کمربند نعلین یاقوت پر
کہ یاقوت پاؤن پڑا آنکر
گلے مین ہر ایک حور کے ایک طوق
کہ اوس طوق کو چاند سے ہے فوق

لٹکتی ہے اوس طوق مین لوح نور
کہ جسکی پڑی روشنی تا بدور
بخط جلی لوح پر ہے لکہا
کہ یہہ ہے کنیز حبیب خدا

جو اون حوریونکا پڑا پرتوا
تو دیوار و در سب جگمگا گئے
ہنسے قہقہہ مار کر وہ اگر
تو دندان سے پیدا ہو سب گہر

ہوا نور اسطرح کا آشکار
کہ روشن ہوئین مشعلین صد ہزار
جو زیور کو پہنے ہے وہ نیک خو
عجب زیب ہے پا و دست و گلو

جو طلخال سپنے ہے وہ شوخ و شنگ — تو پیدا ہین اوس سے عجب رنگ رنگ
ہین اطراف مین تخت کے بیشمار — عجب کرسیان پر جواہر نگار
[illegible] و لعل مرجان کا فرش کی — اور اونپر پڑے ہین چادرین نور کی
خیابان مین نہرین لطافت شعار — کہ صفحہ پہ جون جدولین آشکار
ہر اک اپنی لذت مین ہے معتدل — گلاب و مے و آب شیر و عسل
کنارون پہ اونکے جو پیالے دہرے — با آب جواہر لبالب بہرے
[illegible] سے ہے فزا واہ واہ — کہ ریحان و سنبل بجائے گیاہ
شجر آئے پہر اسطرح کے نظر — جڑین اونکی سونیکی ہین سر بسر
جو یاقوت کی ہین وہ شاخین تمام — زمرد کے پتے لگے سبز فام
شگوفونکے ہارون مین عقد گہر — سبو سے عیان پہل پڑے شاخ پر
ثنا آدمی کس زبان سے کرے — کہ ستر مزے اک ثمر مین بہرے
ہوا دل مین شوق اوسکا پیدا اگر — طبق پر گرا ٹوٹ کے وہ ثمر
طبق اپنی جا سے ہوا وہ بلند — ثمر لگگیا ہونٹہہ سے بے گزند
حلاوت جو کی ہین نے اوسکی رقم — تو لب بند کرتا ہے اپنے قلم
نوا سنج طائر ہین جنت کے جو — اوڑاتے ہین وہ طائر ہوش کو
جو کی اونکے نغمہ کی مدح و ثنا — تو بہیہ اہل جنت سے اوسنے کہا
[illegible] مین [illegible] اگوشت [illegible] نہاد — کہین [illegible] زمزمہ [illegible]
یہہ [illegible] اور [illegible] — ہوئے [illegible]
[illegible] اوسکے [illegible] — گیا اشیانہ کو [illegible]
[illegible] جنت کی اوسکو ہوا — وہی زمزمہ [illegible] ہوا
بس اے کلک کر نو سنج خوش خرام — ٹہر جا ہوئی سیر جنت تمام

رسیدن پیغمبر خدا بسدرۃ المنتہی و احوال سیر آنحضرت و عجائبات

پلا ساقیا مے عجائب نما — دکہا عظمت سدرۃ المنتہی
دکہا اب وہ عالم عجائب سرشت — کہ ہو رشک جو محبوب تیرا بہشت
شراب سے جام عرفان مزید — کہ حاصل ہو قرب خدائے مجید
دو عالم کی دیکہی نوشت عجب — پر اب دل ہے سیر الٰہی کا طلب
اگرچہ مین ہون مست جام الست — بنا اور بالا تراب مجکو مست
شراب اون سے [illegible] — پلا دے مئے الفت حیدری
مجہے آمد جوش مستانہ ہے — نجف مین مرا پیر میخانہ ہے
نبی و علی دونون ہین ایک نور — نہوتا علی کچہہ نہوتا ظہور
چہٹی ہاتہہ سے جو عنان سخن — تو کیجیو معاف اے سہ انجمن
لیا آپکو اسگہڑی تہام تہام — سنو اے محبان خیر الانام
[illegible] اور سوار براق — چلا سوئے سدرہ بصد اشتیاق
ہے تفسیر مین عالمون نے لکہا — اسے سدرۃ المنتہی کیون کہا

تو ہے وجہ نام کی بس یہی
ہوئی عقل عالم کی یہان منتہی

یہان تک ہے جبرئیل بھی گرم سیر
گیا علم یہان انبیا کا بھی ٹھیر

یہہ ہے رتبہ احمدی کا وفور
کہ پایا ہے اسطرح کا قرب نور

یہہ لکھے ہین آگاہ تفسیر کے
روایت ہے یہہ ابن عباس سے

شجر وہ کہ سدرہ لکھا جسکا نام
زر سرخ کی سبکی جڑ ہے تمام

گہر کی ہین شاخین نہایت طویل
ہر اک برگ اوسکا ہے جون گوش فیل

ثمر اوسکے دیکھے سے ہو عقل گم
سبو سے بڑے بلکہ مانند خم

ملائک ہزارون ہر اک شاخ پر
کہ جیسے بسیرا کرین جانور

وہان قدسیون کا عجب تھا ازدحام
کہ پوشیدہ تھے اوسکے پتے تمام

درخشندہ تھے اسطرح وہان ملک
ستارے ہین جیسے میان فلک

زیادہ تھے انجم سے برگ شجر
ملک اوس سے افزود ہر برگ پر

لکھا ہے فرشتے یہہ با صد ادب
نبی کی زیارتکو آئے تھے سب

ہر اک شاخ روشن تھی مانند شمع
ملک اوسپہ تھے مثل پروانہ جمع

نبی نے اوسے دیکھکر یہہ کہا
سلام علی سدرۃ المنتہی

رسیدن بآستانہ روح حضرت روح الامین و ازانجا فرود آمدن جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہہ ہے قول ارباب تحقیق کا
لکھا ہے جسے سدرۃ المنتہی

وہ ہرچند ہی سب عجائب سے پر
ہر اک شاخ اوسکی یکدانہ در

ہے اک برگ اوس شاخ پر جو عیان
تو سائے تلے اوسکے ہفت آسمان

اونہین برگ مین ہے ہر ایک برگ
کہ اوس برگ کا تھا عجب ساز و برگ

اور اوسپہ بچھا نور کا اک بساط
وہ تھا فی الحقیقت بساط نشاط

نبی اوسپہ جو آیا تو تھا رنگ
جدا سب مکانون سے ہے اوسکا ڈھنگ

بچھی ایک کرسی جواہر نگار
زہے حشمت و عزت و اعتبار

مکان تہا وہ تسبیح و تہلیل کا
نشیمن تہا وہ خاص جبرئیل کا

جو کرسی کا پہلے نظارہ کیا
تو جبرئیل نے یہہ اشارہ کیا

یہان ایکدم کیجیے اب نزول
زہے وہ مکان جسمین آوین رسول

ادا کیجیے یہان دو رکعت نماز
کہ مین تا قیامت کرون فخر و ناز

کہا یہہ سخن جو بصد اشتیاق
وہین روک لی بس عنان براق

ملائک نے آکر کیا یہہ ہجوم
ہوئی دست بوسی حضرت کی دہوم

نبی نے دو رکعت وہان کی ادا
ملک مقتدی اور نبی مقتدا

چلے اوس جگہہ سے شہ انس و جان
تو آئی نظر ایک نہر روان

کہڑی متصل اوسکے خلق الہ
کوئی رو سفید اور کوئی رو سیاہ

مگر وہ سیہ رو معہ پیرہن
جو ہوتے ہین اوس نہر مین غوطہ زن

بفرمان خلاق و بیم و امید
نکلتے ہین اوس نہر سے رو سفید

نبی نے دیکھکر اونکو حیران ہوئے
پہر جو آگے آئے وے اونکے جویان ہوئے

تو جبرئیل بولے شہ بحر و بر
کہ یہہ لوگ ہین صاحب خیر و شر

یہہ پوچھا سبب جو تائب ہوئے یا رسول
تو کی اونہی توبہ خدا نے قبول

پر ایسے عجب طرز یہان جو ہوتے ہین یہہ
سیاہی گناہونکی دہوتے ہین یہہ

عجائب یہہ دیکھا غرض اوس مقام
کہ یہان کچھ نہ آئے وہ عجائب تمام

فرشتہ یہان آگیا وہ نظر
خدا کو درازی کی ہی اوسکی خبر

سر اپنے بدن پر نہ دیکھین کہین
سر ہر تن مین جو منہہ اونکی گنتی نہین

جو سنتہ مین باتین تو ذکر اونکا کیا
غرض ان حسابونکو جانے خدا

ہر اک سر مین گین سیو مین ستر ہزار
تو موتی ہر اک لعل مین بیشمار

ہر اک بال مین پا سکے دریا روان
ہر اک بحر مین سیکڑون مچہلیان

کر دن قبہ جو اون مچہلیونکا نگاہ
درازی ہر اک کی ہو صد سالہ راہ

لکہا پشت پر اونکی خالق کا نام
محمد کے اوپر درود و سلام

ملائک ہے اک ہاتہہ بالائے سر
دہرا ہی پر پشت دست دگر

اسیطرح مشغول تسبیح ہے
کہ حاصل اوسے اوسمین تفریح ہے

پہونچتا ہے جب اوسکا حسن صدا
تو جنبش مین آتا ہے عرش خدا

نبی نے جو پوچھا ملا یہہ جواب
کہ اے سید پاک عالیجناب

بر ارتبہ خالق نے اسکو دیا
کہ ہے خلق آدم سے پہلے کیا

تو پوچھا کہ اسکا کہان ہے مکان
یہہ اس قد کے اوپر سما و جہان

وہ بولے کہ اسے شاہ نیکو سرشت
جدا اسکا ہی ایک باغ بہشت

ہے دروازہ اوسکا یہہ پہلو کہ عرش
وہین اسکا مسکن وہین اسکا فرش

کہلا اسکا یہہ جسدم محمد کا حال
دیئے اوسنے کہو اپنی شادی سے بال

کہا مرحبا اور بغل مین لیا
پیمبر کے ماتہے پہ بوسہ دیا

کہا تیری امت سے یا احترام
کہ حرمت کا باعث ہے ماہ صیام

غرض طے جناب نبی نے کیا
وہ سب عرصہ سدرۃ المنتہی

عاجز بودن جبرئیل از محمد مصطفے و ظاہر شدن رفرف جہت سواری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

وہان چہوڑ جبرئیل نے دی رکاب
کہ بس یہان تلک آگے نہین مجکو تاب

نبی نے کہا انس سے دور ہے
جدائی مری تمکو منظور ہے

تمہارا ابہی ہونا یہان خوب ہے
مین تنہا کرون کسطرح راہ طے

وہ بولے کہ تہا یہانتلک مین چلیں پر
مگر اب خدا ہے تمہارا انیس

نبی نے لیا دست جبرئیل تہام
وہانسے بڑہا پایا تہا کل ایک گام

ہٹے جبرئیل امین کانپ کر
ہوئے مثل گنجشک یکمشت پر

لگے وہ کہنے کہ شہہ جائیے
مجہے میری منزل پہ پہونچائیے

کرون قصد بڑہنے کا یہانسے اگر
تو ہے قاجل جلین بال و پر

سوا تیرے آیا کبھی یہان تلک
نکوئی پیمبر نکوئی ملک

لکھا ہے کہ وسعت یہہ اک گام کی
فقط پانچسو سال کی راہ تھی

یہی کہتے ہین فخر رسالتماب
کہ تہا یہ ید قدرت حق کا باب

لگا ناگہان عرض کرنے براق
ہوئی یا نبی میری طاقت بھی طاق

براق ایہی کر رہا تھا بیان
جو رفرف ہوا سامنے سے عیان

ادہر سے تو رفرف ہے تیر دعا
جو اٹھی تو رفرف چلی جون ہوا

نبی نے اشارہ کچھ ایسا کیا
انہوں نے اونکی منزل پہ پہونچا دیا

گئے اپنے مسکن کو پھر جبرئیل
چلے عرش کو وہان رسول جلیل

عجائب غرائب کا اب کیا شمار
کہ درجے ہوئے ہین ہزاران ہزار

نہ ہستی نہ طاقت نہ عزت نہ دم
ہوئے ہین تو بیکار چارون قدم

لکھا ہے کہ تھا سبز سرتاپا
خدا نے بنایا اوسے نور کا

رواں تھے اسیطرح وہ عالی جناب
کہ طی ہوگئے دم مین ستر حجاب

غائب شدن رفرف مابین قدم رسالتماب و ظاہر شدن میکائل و اسرافیل برای سواری آنحضرت

وہان کی یہہ رفرف نے بھی التجا
کہ بس تھا یہین تک مرا مرتبہ

غرض کرکے رفرف ز گفت و شنید
قدم کے تلے ہو گیا ناپدید

کہا اے طلبگار وصل خدا
ہوا ہے خدا آج طالب ترا

یہہ کہکر لگے مارنے اپنے پر
ابھی تھے کہان اور پہونچے کدہر

کوئی بحر قدرت کوئی بحر نور
اسیطرح ہوتا تھا سب سے عبور

نہ دشوار تھا اونکے پر سے عبور
یونہین کر گئے نار پر سے عبور

نظر آئے زربفت کے پھر حجاب
ہر اک تار روشن تر از آفتاب

یہہ بولے کہ ہے بندہ مخلص رب
محمد کو حق نے کیا ہے طلب

نظر اک فرشتہ پڑا اوس مقام
لگے پوچھنے اوسکو خیرالانام

مین آیا نہین یہان تلک ایکبار
نہ یہہ پردہ دیکھا نہ یہہ پردہ دار

یہہ باتین ہین سب یا نبی راز کی
مجھے اب نہین تاب پرواز کی

تو میکال پیدا ہوا یکبار
کیا پشت پر اپنے آکر سوار

گیا اب سے ہونکی رفاقت کا وقت
ہے میکال کے خدمت کا وقت

نظر آیا دریا وہان ایکبار
ہر اک پر زدن مین ہوے اوسکے پار

ہوا جب نگہہ عیان نار کا
ہر اک سمت طوفان عیان نار کا

نظر آئے صحرا کئی لق و دق
کہ وہان حقیقت مین چودہ طبق

ہلایا وہ پردہ تو آئی صدا
کہ یہہ کون ہے بندہ کبریا

کہا وہ سراپردہ عز و شان
تو داخل ہوئے فخر پیغمبران

قسم کہا کے میکال نے یہہ کہا
بتاری عصمت کبریا

شرف تیری ہمرہی کا مگر
کہ میرا ہوا اس مکان تک گذر

سراپردۂ کبریا تک گئے	وہان جاکے میکال بہی تہک گئے	کہڑے تہے تحیر مین در مین راہ	کہ پہونچے سرافیل پیش نگاہ
سجالائے تعظیم اور احترام	**لطیفہ در اظہار علو شان اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب**		پرون پر بٹہایا بذوق تمام
یہان اک لطیفہ کرونمین بیان	کہ داد سخن دیجیو مومنان	ہمارے نبی کا زہے افتخار	ہوئے اون فرشتونکے اوپر سوار
مگر جب بٹایا بتونکا نسل	وہ عزی و لات و منات و ہبل	بلندی پہ تہا یہان بتونکو دہرا	نہ پہونچا وہان جبرئیل اورا
زہے رتبہ صاحب ذو الفقار	کہ پشت نبی پہ ہوا وہ سوار	سر دوش پر ملائک کے احمد کی جا	علی کا ہے دوش خیر الورا
خرد بحر حیرت مین یہان غرق ہے	غرض از کجا و کجا فرق ہے	ہوا دیدۂ باطنی جسکا وا	وہ واقف ہے از رتبہ مرتضےٰ
علی کو نجانیگا وہ بوالہوس	کیا غیر نے جسکی بادر کو مس	یہان تہا یہی عذر ایمہ بیان	سو پہر آگیا بر سر داستان
نبی قطع کرنے لگے وہ حجاب	نہین جن حسابون کا ہر گز حساب	حجابونکے گر فاصلہ کا شمار	بیان بشر کا نہین اختیار
کبہی بحر آئے نظر پر شکوہ	کہ ایک ایک موج اونکی مانند کوہ	یہہ دریا بہی طے کر گیا وہ ملک	کہ لگنے نہ پائی پلک سے پلک
یہہ کہتا ہے وہ سید پاک ذات	ہوا قطع یہان رشتہ کائنات	نہ باقی رہا پہر یہہ کیا اور یہہ کون	بجز ذات پاک خدای دو کون
مرے کانمین پہر نہ آئی ذرا	ملائک کے تسبیح کی بہی ندا	جو قدرت کا پردہ رہا متصل	سرافیل بہی وہان ہوئے منفعل
اکیلے رہے سید المرسلین	گئے آپتا ساق عرش برین	مگر اکثر دانے ہے یہہ بہی لکہا	ہوے جب ملائک نبی سے جدا
ملک ایک پیدا ہوا وہان عجب	کہ گہوڑے کے مانند اعضا ہے سب	ہوئی اوسکی خلقت بیکدانہ دُر	شکم اوسکا حمد الہی سے پر
لکہا ہے کہ اک نور تہا ہر زمان	سجلے کے غذا وسکے دہن سے روان	وہ تسبیح کا محو دمساز تہا	عجب ایک طاؤس طناز تہا
نبی کیون نہ کل پر کرین افتخار	یہہ چیزین ہوئین جنکے لیے آشکار	روانہ ہوئے تب رسول کریم	ہوئے وارد تخت عرش عظیم

ورود سعادت آمود بر عرش رب ودود و شروع گفت و شنود بہ رب العالمین

کہان ہے تو اے ساقی خوش نصیب	کہ اب دورہ وصل پہونچا قریب	بتا نہ شکیبا ہو کیونکر یہہ دل	کہ اب منزل یار ہے متصل

مے وصل سے بہر مرا جام دل
کہ اب دل سے نزدیک ہے کام دل
نئے ناب عرفان کا دی جام بہر
کہ ہو جاؤن دنیا سے مین بیخبر

وہ ہین سب سراپردہ ہائے جلال
تو ہون دیدۂ شوق محو جمال
ہے ساعت یہی ساعت جانفزا
عجب وقت ہے وقت فرح لقا

تفاخر کرے آج عرش برین
محمد یہان ہونگے مسند نشین
لگا عرش سے تا بروئے زمین
تمامی ملائک ہین ہیبت قرین

نبی ہوتے ہین قرب سے کامیاب
شیاطین ہین اس رات سے در حجاب
بحکم خداوند حی قدیر
ہے اقبال امامت برائے امیر

سے چلے عرش پر الغرض مصطفے
لیئے ہاتھ مین قرب حق کا عصا
ملے آپکو سیکڑون ہی حجاب
لکہون مین تفصیل ہون سو کتاب

کوئی پردۂ نور قدرت کوئی
سراپردۂ قدس عظمت کوئی
نگہہ گرد دیکہا وہان ملک ہی درہم
تو جل جائین نار تجلی سے پر

جو ستار و جبار و قہار ہے
یہہ اوس شاہ کا خاص دربار ہے
ہوا طے جو تا تحت کا اوسکے فرش
تو پہونچا قدم مصطفے کا بعرش

جو پائے مبارک مین نعلین تہی
جدا نمودن سید الثقلین از پای مبارک خود نعلین و مخاطب شدن از خدا
بتعظیم حضرت نے وہ دور کی

ندا غیب سے آئی یا مصطفے
کیا کفش کو پاؤن سے کیون جدا
جناب رسالت نے تب عرض کی
کہ مقبول بندہ وہ موسی نبی

گیا تہا وہ اکدن برائے دعا
کیئے تہا وہ نعلین کو زیب پا
ہوا تہا ترا حکم اے کردگار
کہ نعلین کو اپنے پا سے اوتار

سبب یہہ کہ پاکیزہ وہ خاک تہی
جگہہ وہ مطہر تہی اور پاک تہی
ہے وان سے فزون عرش کا مرتبا
کرون یہان برہنہ نہ کسطرح پا

خدا نے کہا تب کہ میرے حبیب
ذرا مجسے سن ماجرائے عجیب
جو ہین عرش کو مین نے پیدا کیا
یہہ کرسی کے اوپر ٹہہرتا نہ تہا

سن اے مصطفے مین ہون سبکا رب
تفحص کیا زلزلہ کا سبب
یہہ بولا کہ ای کردگار عظیم
تری ذات ہے خود علیم و حکیم

مگر تو نے جس شے کو پیدا کیا
اوسے اپنی رحمت سے زیور دیا
الہی تو آگاہ کر اب مجھے
کہ کس چیز کا دیگا زیور مجھے

کیا عرش سے ہمنے تب یہہ کلام
حبیب اپنا ہے جو خیر الانام
اوسے ایکدن یہان بلاوینگے ہم
بتعظیم تجہپر بٹہاوینگے ہم

پہن کر جو آویگا وہ کفش پا
بناوینگے ہم گوشوارہ تیرا
ہوئی تجکو حاصل جو معراج ہے
سو وہ میرے وعدہ کی شب آج ہے

یہان رکہہ نعلین یا مصطفا
کہ ہو عرش سے میرا وعدہ وفا
زہے شوکت جاہ خیر الوری
زہے رتبہ سید انبیا

خدا کی طرف سے پھر آیا سلام / ہوئے حمد مین محو خیر الانام
ادھر سے تو رحمت کا ہوتا ورود / ادھر عجز اور بندگی اور سجود

ہوا تب یہہ حکم جناب الہ / اوٹھا تو ذرا سوئے بالا نگاہ
جو دیکھا تو ہے نور عظمت کا جوش / تو جلتے رہے دفعتاً سیر ہوش

بیان مین نے کی مدحت ذوالجلال / تو کچھ کچھ پھر سے ہوش آئے بحال
کہا چا طول از بسکہ راز و نیاز / نبی سب بجا لائے فرض نماز

خدا کو لگے جب یہہ آداب خوب / نماز آپ پر ہو گئی پس وجوب
ندا تب یہہ آئی کہ میرے حبیب / نبی سب ہین اسوقت تیرے قریب

یہہ میری طرف سے سوال ان سے کر / کہ تم سب تھے مبعوث کس بات پر
نبی نے جو پوچھا تو بولے سبھی / محب نبی اور محب علی

درآمدن کلام با خدا و مصطفی در مقدمہ محبت صاحب ذوالفقار یعنی حیدر کرار علیہ السلام

ہوا تب یہہ حکم کریم الرحیم / کہ دیکھ اے محمد بعرش عظیم
بحکم خدا سید المرسلین / لگے دیکھنے سوئے عرش برین

ائمہ نظر وہان نبی کو پڑے / کہ ہین جو وہ بارہ کے بارہ کھڑے
سر عرش پر پھر بخط جلی / لکھا پایا نام علی ولی

روایت یہہ کرتے ہین خیر الانام / کہ معراج کی شب کو اول کلام
خدا نے کیا مجھہ نبی سے یہی / کہ ہے ہمکو پیارا علی ولی

سو تجھ سے ہی کرتے ہین ہم کلام / علی کی محبت مین ہیو مدام
ہماری کنیز جو ہے وہ بتول / سو کی اوسکی شادی علی سے قبول

علی کا مرے مرتبہ ہے بڑا / جو اوس سے لڑیگا وہ مجھ سے لڑا
کہا تک کہون تجھ سے شان علی / وہ میرا ولی ہے مین اوسکا ولی

زمین پر جو چلے ہو تیرا مقام / تو پہونچا یو اوسکو میرا سلام
نہین ہے جگہہ پر تیرے اجنبی / وہی ہے خلیفہ وہی ہے وصی

سنو اے عباس عالی مقام / کہ ہے ابن عباس کا یہہ کلام
جناب نبی سرور کائنات / لگے مجھ سے فرمانے اکدن یہ بات

فضیلت مجھے ہے نبیون پہ پنج / کہ اک ایک بہتر ہے زنہار گنج
فضائل علی کے بھی وہ پانچ مین / عطا ہوئے خدا مین برابر ہون مین

کیا اسپر ایسا ہی حق نے کلام / علی پر ہوا علم کا اختتام
مجھے کر دیا سرور انبیا / اوسے بھی کیا سید اوصیا

مین کوثر کو اکدن کرونگا سبیل / اوٹھا دیگا وہ چشمہ سلسبیل
مجھے وحی خالق کا پیغام ہے / علی کے لئے بھی تو احکام ہے

ہوا جب تو معراج کا میاب / زمین پر اوسے کہل گئے سب حجاب
سن اے ابن عباس اول کلام / خدا نے کہا جو بذوق تمام

یہی تہا کہ کر سکو مجہے پائین نظر
تو دیکہو کیا لے آسمانکے وہ در
علیؑ ہین کہڑے پر بہت متصل
خوشی سے شگفتہ ہوا میرا دل

خدا نے کیا پہر یہہ مجہسے کلام
کہ کر یا محمدؐ علیؑ کو سلام
سوئے عرش لائی ہین تجکو ملک
علیؑ خود بخود آگیا یہان تلک

علیؑ کو کیا مین نے جسدم سلام
مبارک سلامت کی تہی دہوم دہام
سماوات کے تہے جو قدسی بڑے
علیؑ کی زیارت کو تہے سب کہڑے

جو تہے حامل عرش پروردگار
عجائب خوشی تہی انہین آشکار

ساقی نامہ در جوش کلام ولائے امام و اظہار مراتب او از زبان ملک العلام

سن ای ساقی بزم شیرین کلام
علیؑ کی محبت کا بہر ایکجام
کہ مطلوب طالب اکجا ہوے
تو آپس مین عقدے عجب وا ہوے

جو حائل تہے سو اٹہہ گئے وہ حجاب
کہ ہوتا ہے باہم سوال و جواب
ملک ہین لگائی ہوئے اپنے کان
سنین تا خدا و نبیؐ کا بیان

خدا کو یہہ چہر جانبیؐ کو یہہ فکر
بجز ذکر حیدرؑ نہین اور ذکر
پلا ساقیا وہ مے خوشگوار
کہ تیغ زبان ہو مری آبدار

پہراہاؤن اوسے مین گلستان
خوارج کا غارت کرون دودمان
جدہر کو اوٹہی میری تیغ مصاف
تو مطلع صفائی ہوا اوسکے صاف

علیؑ کے عدو جان چہپاتے پہرین
جو ہین دمبکی دم دباتے پہرین
کری میری شمشیر بجلی کے کار
عدو پر علیؑ کے گری ذوالفقار

نہین ہے حقیقت مین نیزہ سی کم
مرے ہاتہہ مین ہے یہہ سنان قلم
نصوجگا جو وہ دشمن شاہ ہے
اوسے جز جہنم نہین راہ ہے

یہان طول سے ہو جو پیوست ملل
نشہ مین گیا آنکہو مین ہی حل
محبت کا جو شرب بادہ کیا
سوا اوسنے نشہ یہان زیادہ کیا

مجہے گو خیال سر و پا نہین
حقیقت مین دیکہو تو یہکا نہین
اگر یہان مین ہکون تم یاد ور ہے
یہہ مدح شہ کشور نور ہے

کہو دلنے کی ذرا جا نہین
اگر یہان آنکر کوئی بہکا نہین
مری راہ اودن سب سے ہے برخلاف
دیا طول مین نے تو رکہو معاف

پرسیدن شخصے از نبیؐ کہ حقتعالے بکدام زبان و بیان در شب معراج سخن فرمود

لکہا راویون نے علی الاتصال
کسی نے کیا یہ نبیؐ سے سوال
بتاؤ مجہے سید نیک خو
گئے تم جو معراج کی رات کو

سو حضرت تہے وان بعد قرب مقام
خدا نے کیا کس زبان مین کلام
ہوا جسگہڑی یہہ نبیؐ کو ثبوت
کیا آپ نے سر جہکا کر سکوت

کہا بعد عرصہ کے ای خوش خصال / یہہ تو نے کیا مجھسے مشکل سوال
مناسب نہین ہے کہ چپکا رہون / کہون گر مفصل تو مین کیا کہون

ہوا جب حضور یسے مین کامیاب / تو ہونے لگا بس سوال جواب
پس پردہ تہی صاف شان علیؑ / زبان علیؑ اور بیان علیؑ

تحیر ہوا مجکو اوسدم کمال / کہ ہے صاف یہہ تو علیؑ کا مقال
مرے دلکو پرسش ہوی اوسکی غرض / جناب الہی مین کی مین نے عرض

طلب مجہسے پہلے ہوا کیا سے علیؑ / سخن آج کرتا ہے تو یا علیؑ
مرے کان مین آی یہہ بر ملا / ندائے سراپردۂ کبریا

تشوش ہوا کیون ہمارے حبیب / مری قدرتین ہین عجیب و غریب
یہ مجھسے ہے انسان کی صورتگری / مگر آپ جسم و مکان سے بری

مرے نور سے تو بھی پیدا ہوا / علیؑ بہی اوسی سے ہویدا ہوا
ہوا مجکو حاصل جو قرب حضور / تو مہمان کی خاطر ہوی پر ضرور

ہے دعوتین مہمان کے لازم وہ چیز / جو ہو اوسکے دلکو نہایت عزیز
سو مین جانتا ہون کہ اوسکا خوش نہاد / نہین کوئی تجکو علیؑ سے زیاد

ترے واسطے اوسکا قرب وصال / ہوا خلق اک نعمت بیزوال
اوسیکی زبان مین تکلم کیا / کہ ہو شادمان خاطر مصطفاؐ

مرے پاس بہی یا شہ مرسلین / کوئی ہدیہ اس سے زیادہ نہین
کیا جسکو سر دفتر کائنات / دیا ہاتہ تیرے مین آج اوسکا ہاتہ

کہے جا کے جبریل نے سب امور / مگر تہا یہہ کہنا مجھے بھی ضرور
یہہ مین مجہلے ای فخر نوح و خلیل / ہے رتبہ علیؑ کا نہایت جلیل

علیؑ کی محبت کر اپنا شعار / علیؑ کا تو مین آپ ہون دوستدار
کرون اور رتبہ علیؑ کا فزون / کہ اوسکے محبون کا مین دوست ہون

جو اوسکے محبون کے مین دوستدار / بعرض دوست اونکا ہی کردگار
سنے جب یہہ تب علیکے بڑے / نبی پہر سجدہ مین گر پڑے

خدا نے کہا سر اوٹہا یا رسولؐ / کہ مدح علیؑ کو مین دیتا ہون طول
نہین منحصر تا بروئے زمین / علیؑ سا تو کونین مین ہی نہین

قسم اپنے عزت کی اے نور پاک / علیؑ کا عدو دو جہان مین ہلاک
حسن اور حسینؑ اوسکے دونون پسر / اونہین کے ہے قبضہ مین خلق کا گہر

جلال و بزرگی کی اپنی قسم / ہوا جو محب فاطمہؑ کا رقم
علم اوسکا ہوگا بلند اوس مکان / وہ عرش کا قائمہ ہے جہان

جو بارہ اماموں کا ہے دوستدار / اوسے دونگا رتبہ کو اپنا جوار
نہ ہوتے اگر دشمنان علیؑ / تو کرتا مین دوزخکو پیدا کبہی

حدیثون کا یہہ ترجمہ ہے تمام / نہ جانے سخن ہے نہ جانے کلام
جو شک اسمین لائے تو کافر ہے وہ / کہ دین محمدؐ سے باہر ہے وہ

جو اسم علی ہو چکا اختتام
تو پہر اور دو شعر آسے کلام

رسیدن جناب رسول خدا بمقام او ادنیٰ فتدلّٰی وکان قاب قوسین او ادنیٰ

ندا پہر یہہ آئی کہ میرے حبیب
قریب آ قریب آ قریب آ قریب

ندا جب یہہ سنتے تہے خیر الانام
بڑہاتے تہے ہر مرتبہ اپنا گام

ہر اک گام کرتے تہے طے اپنا فرش
یہہ جتنا زمین سے لگا تا بعرش

طلب اوسطرف سے ہوئی بیشمار
قدم آپنے بہی بڑہائے ہزار

دنی سے بڑہے تب تدلی ہوا
مقام آگیا قاب قوسین کا

سُنی اب ترجمہ اسکا میرے حبیب
ہوئے پردۂ خاص سے یہہ قریب

گئے یہان تلک پاس ختم رسل
کہ تہا فاصلہ دو کمانونکا کل

یہہ ہے بات گرچہ معانی طلب
کہ ہے ذکر قوسین کا کیا سبب

ہزارون ہی جہین ہوی ہین عیان
مگر اک لطیفہ کرون مین بیان

یہہ ہے قاعدہ درمیان عرب
جو دو شخص ہونگے محبت طلب

محبت ہی وہ جو کہ ہے استوار
پہر اسمین تزلزل نہین زینہار

کمانین ملاتے ہین دونون بہم
پکڑتے ہین قبضونکو ہو ہم قسم

وہ دونون لگاتے ہین ایک ایک تیر
خبردار ہون جسمین ہرنا و پیر

ملا اب کمانونکی صورت سے ہم
کیا بغض نے تیر کیطرح رم

رہا جو کہ ہوے دل ادہر اور ادہر
یہہ عقد محبت ہوا یکدگر

یہہ ظاہر کمانون سے حکمت ہوی
خدا و نبی مین محبت ہوی

محبت تہی بہتر از قند و شہد
مگر اور تازہ ہوا آج عہد

کتابون مین قصے ہین اسکے دراز
سُنو اب خدا اور محمد کے راز

نازکردن حضرت رسالت پناہی در جناب اقدس الٰہی و سرفراز شدن بعنایات غیر متناہی

نبی نے کہا تب کہ اے ذوالجلال
دیے تو نے روح الامین کو دو بال

جو عرصہ یہان خاک کا طے کیا
سو اوسکے عوض مین مجہے کیا دیا

پر اوسکے تو ہین قاف تا بقاف
مگر مجہسے سن فخر عبد مناف

نگیسو ویا سجو کہولے اپنا فرق
نہین بخشون گنہہ اوسکے تا غرب و شرق

کہا تب پیمبر نے یا کبریا
ملائک نے آدم کو سجدہ کیا

کیا تو نے جنت کے اندر مقیم
مجہے اسکا بدلہ دیا کیا کریم

یہہ آئی ندا یا حبیب خدا
وہ سجدیکا باعث ترا نور تہا

کہ تو صلب آدم مین تہا برقرار
یہہ تہی اونکی عزت یہی افتخار

جو آدم سے اک ترک اولیٰ ہوا
تو فردوس سے اونکو باہر کیا

یہہ امت تری با وجود گناہ
کریگی اسی خلد کو عیش گاہ

کیا حق سے پہر مصطفیٰ نے کلام
اسی طرح سے اے شہ نامدار
جو اوس نے ورق پاک کا ہے سقیم
تخلف کیا جسنے بس ایکبار
ملا اوسطر فسے جواب عجیب
ندا آئی اے شاہ گردون رواق
خدا نے کیا یون بہ حسن خطاب
ہوا اک تجلی مین وہ بیحواس
کرونگا نہین بحر عصیان سے پار
کیا اوسنے اپنا عصا آشکار
خدانے کہا تو نہو دردناک
کہا مصطفیٰ نے کہ رب کبیر
ہوا پر جو جاتا سلیمان کا تخت
خدا سے محمد نے پہر یہہ کہا
نبوت پہ تیری ہوے ہین گواہ

ملا پہر جو ادریس اعلی مقام
تجہے ہو گی معراج بائیس بار
ہے اوسکو نعیم ریاض نعیم
تو اوسکا کبہی ہو گا بیڑا نہ پار
کہان وہ خلیل اور کہان تو حبیب
اگر گرم ہے ناقہ سے تیرا براق
اسے سونچ تو یا رسالتمآب
طلب کر لیا ہے تجہے اپنے پاس
رہیگا وہ اس تلک زینہار
ترے بہائی کے پاس ہے ذوالفقار
دیا ہے تجہے مین نے قرآن پاک
دیا تہا سلیمان کو ملک کثیر
زیا ہے تو اوس سے فیروز بخت
کی انجیل عیسی کو تو نے عطا
سبہی جن و انس و سفید و سیاہ
کیے ہے ختم باہم جو راز و نیاز

ندا آئی ادریس کو ایک شب
نبی نے کہا تب کہ خالق مرے
خدا نے کہا دیکہہ اپنی فتوح
نبی نے کہا اک رسول جلیل
بصد ناز پہر یہہ نبی نے کہا
نبی نے کہا اے خدای کریم
ہوا وہ کلیم خدا طور پر
گئی بحر سے قوم موسیٰ گذر
اوسے بہائی ہارون بخشا اگر
نبی نے کہا ایخداوند نور
ہوئی اب وہ منسوخ اونکی کتاب
ندا آئی اے شاہ قدسی سرشت
پہرونپر ملک کے قدم تو نے دہر
کہا حق نے امت تری بیحساب
بہنگام طاعت بوقت اذان
ہوا درمیان فرض روزہ نماز

ملا رتبہ قاب قوسین کب
بچے کشتی نوح طوفان سے
کیا آل کو تیری کشتی نوح
ہوا مجہسے ماقبل تیرا خلیل
کیا تو نے صالح کو ناقہ عطا
کیا تو نے موسیٰ کو اپنا کلیم
بٹہایا تجہے مسند نور پر
تجہے بہی ہے امت کی اپنی خبر
توحید رس سے کی تیری محکم کمر
عطا تو نے داؤد کو کی زبور
یہہ باقی رہا تا بروز حساب
کیے ہین عطا تجکو سات بہشت
کیا طرفۃ العین مین یہان گذر
ہوئی سورۂ حمد سے کامیاب
ہوا نام سیرا ترا تو امان

در جواب صلعم و صلوۃ برامت سرور کائنات و رجوع بذکر امام عالیمقام

ہوا ذکر احکام کا پھر شروع
لگے ہونے ظاہر اصول و فروع

جہاد اور حج پھر سو سب واجبات
ہوئی فرض الدین خمس و زکوٰۃ

بجا لائے گو سب فروع و اصول
اگر یہہ نہو تو نہیں کچھہ قبول

گئے جبکہ معراج کو مصطفیٰ
گذر تب سپہر چہارم ہوا

عجب اک حجاب آسے بڑھکر وہ شیر
کھڑا ہو گیا راہ حضرت کی گھیر

نبی دیکھتے تھے سو جبرئیل
تو جبرئیل بولے کہ شاہ جلیل

نبی نے اوسے دی انگوٹھی نکال
نہان ہو گیا ضیغم ذو الجلال

پس پردہ حق سے اے عقل سنج
ہوا ظاہر اک جام شیر و برنج

پس پردہ غیب سے برملا
دکھائی دیا دست شیر خدا

تحیر ہوا تب نبی کو سوا
تو قدرت کے پردے سے آئی صدا

تجھے تھا علی سے جو انس تمام
کیا ہاتھہ اسکا شریک طعام

سو اس نقل سے ہے یہہ اہل ملل
حدیثوں میں دیکھا نہیں خود یہہ حال

یہہ مضمون جو مشہور آفاق تھا
سو لکھا نہ لکھنا مجھے شاق تھا

بہت دور ہے شان پیغمبری
ولیکن نہ ہے رتبہ حیدری

نہیں ذکر یہہ قوم گمراہ کا
محل ہے یہہ استغفر اللہ کا

صنائع بدائع جو دیکھے بیان
کرے جا کے امت کے اپنے بیان

ہوا مبحث عمر کا اختتام

ہوئیں دین و یمین واجب نمازیں سچا اساس
کرو صوم کا بھی اسی پر قیاس

نبی و علی پھر حسن اور حسین
محبت ہوئی انکی بھی فرض عین

سنو مجھسے اے صد لجبان نکات
ہے مشہور آفاق میں معجزات

نظر آگیا ایک شیر عجیب
نہایت قوی اور بصورت مہیب

نبی نے کیا قصد گو بار بار
مگر راہ اوسنے ندی زینہار

نہ سرکیگا یہاں سے یہہ شیر خدا
اسے کیجیے کوئی ہدیہ عطا

مگر جب گئے عرش پر مصطفیٰ
وہاں جا کے سلطان دعوت ہوا

کیا یہہ جناب نبی نے کلام
کہ کھایا نہیں میں نے تنہا طعام

مگر زینت پنجہ حیدری
رسالت کی خاتم یا انگشتری

مشوش نکریا نہی عقل و فہم
نہیں جائے وسواس اور جائے وہم

تفحص نہیں یاں سمین درکار ہے
محمد ہمارا یہہ اسرار ہے

قصائد میں پر شاعران عجم
یہہ احوال ہیں کہہ کے آئے رقم

اگر معجزہ یہہ ہوا ہے تو کیا
ہے اگلی حدیثوں میں اس سے سوا

یہہ امت کرے کوئی دل میں خیال
کہ دیکھا نبی نے خدا کا جمال

کیا اسلیئے اب حضور طلب
کرے تا کہ سیر سماوات سب

یہہ سن اہل اسلام ہون شاد کام
مگر کافرون پر ہو حجت تمام

چلے واں سے احمد علیہ السلام

رخصت نبی از جناب ایزدی و تاکید شدید در سفارش علی ولی

بڑہا ساقیا بزم دعوت کے خوان — کہ در پیش ہے رخصت میہمان
تو اتر دیئے جام کو ہفت ہشت — مگر اب پلا ساغر بازگشت

دکہا شیشۂ پر ز نور شعاع — جو ہو وقت صحبت الوداع
کرے آسمان آج کی شب کی قدر — لبالب ہے نور سے جام بدر

ابہی دل یہہ محو حضوری ہوا — کہ ناگاہ پیغام دوری ہوا
بس اک جام دیگر بذوق تمام — اوڈہال صراحی و مینا و جام

حدیثوں کے اندر لکہی ہے یہہ بات — خدا نے محمدؐ کے دُہلوائے ہاتہہ
لکہا ہے کہ قبل از وجوب نماز — یہہ ارشاد کرنے لگا کارساز

محمدؐ اٹہا اسطرف اپنا ہاتہہ — بڑہا جبکہ دست شہ کائنات
گرا دست قدرت یہ بارِ معین — لگے موہنہ کو دہونے رسول امینؐ

ملا جرعۂ آب پیدا دہن مقام — وہیں اپنا ہاتہہ دہویا تمام
ہوئی دست حق کی چو یوں شست شو — غرض سب بجا لائے فعل وضو

کیا مسح پا اور کیا مسح سر — وضو تب سے واجب ہوا خلق پر
بعکس رُخ پاک ختم رسلؐ — ہوا دامن عرش معمور کل

لکہا ہے کہ جب سید المرسلینؐ — زمین سے چلے سوئے چرخ برین
مشقت میں قطرے عرق کے ہزار — گرے عارض پاک سے بار بار

ولیکن باعجاز ختم رسلؐ — ہوا ایک قطرہ پسینے بس اک گل
ہوا ختم جسدم سوال و جواب — بس اک دم تو ساکت رہے وہ جناب

یہہ آواز پیدا ہوئی ناگہان — سپارد تمہیں اب ہماری امان
یہہ فرماتے ہیں خاتم الانبیاؐ — ہوا جب میں عرش خدا سے جدا

پس پشت سے پہر یہی تہی پکار — علیؑ سے خبردار اور ہوشیار
علیؑ کو امیر دو عالم کرو — علیؑ کو سبہوں پر مقدم کرو

علیؑ کو سپرد اپنی دختر کرو — علیؑ کو تم اپنے برابر کرو
علیؑ کو امیر ولایت کرو — علیؑ کے حوالے خلافت کرو

علیؑ پر شرف کی تمامی کرو — علیؑ کو جہانمیں گرامی کرو
یہاں اُسکا ہوا اسپر الطالب ہے وہ — کہ غالب علیؑ کل غالب ہے وہ

یہہ کہتے گئے مصطفےؐ متصل — بجسم و بجان و بچشم و بدل
مگر اسمیں ہے اختلاف کثیر — کہ جسدم پہرے ہیں رسول کبیر

ہوے کونسی شے کے اوپر سوار — لکہا ہے یہہ بعضوں نے انجام کار
پس حکم رجعت رسول جلیل — ہوئے تہے سوار پر جبرئیل

مگر اکثروں کا یہہ ہے اتفاق — کہ تہے آتے جاتے سوار براق
سنو ایک راوی نے یہہ ہے لکہا — ہوئی حق سے جب یہہ کرامت عطا

تو سجدے کے خاطر جھکا وہ رسول — دیا سجدہ شکر خالق کو طول
اوٹھایا سر پاک کو جب گھڑی — تو بستر پہ بیٹھے ہوئے تھے نبی

هنگام مراجعت ملاقات موسی بارسول خدا و تخفیف خواستن نماز برائے امت

بسنوا ہے لکھتے ہیں وہ اہل نقل — سخن جنکا مقبول ارباب عقل
چلے جبکہ ہنگام رجعت رسول — پہنچے آسمان پر کیا پھر نزول

وہاں پھر ملاقات موسی ہوئی — زبان کلیم اوس نبی کی یہہ گویا ہوئی
گذر جو ہوئے عرش اعلی ہوا — تو امت کے حق میں کہو کیا ہوا

کہا یہہ نبی نے سن اے حق شناس — نمازیں تو واجب ہوئی ہیں پچاس
ہوا جب یہہ موسی کو اوپر ثبوت — کیا اوس نبی نے نہایت سکوت

تاسف سے مارا اپنے زانو پہ ہاتہ — لگے کہنے اے سید نیک ذات
کیا تو نے امت کا قصہ دراز — یہہ ہر روز اونسے نہوگی نماز

سو ٹہر عرش جلدی بڑہاؤ قدم — نمازیں ٹہرواؤ امت پہ کم
یہہ سب ہونگے ماخوذ روز جزا — نہونگی ادا پر نہونگی ادا

نبی کو بہی اوسوقت گذرا خیال — وہ بولے کہ اے خاصہ ذو الجلال
نہ سمجہے تم اوسوقت اسکے فتور — یہہ بولے کہ تہا محو قرب حضور

یہہ کہکر چلے سید المرسلین — گئے تا بخلوت گہہ اولین
ندا آئی کیوں اے ہمارے حبیب — پہرے کس لیئے تم بحال عجیب

لگے عرض کرنے رسالتماب — نہیں ہے نماز ونکی امت کو تاب
یہہ سن جوش میں آیا بحر کرم — عنایت سے کین حق نے دس اونمیں کم

یہہ رحمت خدا کی ہوئی جب زیاد — محمد وہانسے پہرے شاد شاد
گئے پاس موسی کے بار دوم — وہ بولے کہ کیا کرکے آئے ہو تم

نبی نے کہا ایخدا داد رس — نمازیں کم ہوگئیں ابتو دس
کہا اونسے موسی نے ہوکر ملول — نہونگی یہہ چالیس بہی یارسول

کرم اپنی امت پہ فرمایئے — یہی وقت تخفیف ہے جایئے
ندا آئی مقبول ہے تیری عرض — نمازیں کہیں تیس ہمنے ہیں فرض

ہوئی وہانسے پہر رجعت مصطفی — تو موسی نے پوچہا وہ سب ماجرا
غرض محفل قدس کا وہ انیس — یہہ بولا نمازیں ہیں ابتو تیس

یہہ کہنے لگا موسی نامدار — خدا کیلیئے یا نبی پہر سدہار
کیا آپنے سمت بالا عبور — تو حاصل ہوا جا کے قرب حضور

پہنچے خاطر شاہ والا ہمم — ہوئیں دس نمازیں غرض اور کم
نبی نے کہا آکے موسی سے حال — وہ بولے کہ جا پہر سوے ذو الجلال

ہوئی آمد و شد جو یوں بار بار — ہوا دس نمازوں پہ آخر قرار
ہوئی یہہ عنایت تو شاہ عرب — گئے نزد موسی بہت خندہ لب

انسخه

وہ بولے کہو کیا کیا انفصال
کہا دس نمازیں ہی ہیں بحال
کہا ہنس کے موسی نے ای مقتدا
خدا نے حبیب اپنا تجکو کیا

یہہ رتبہ ترا ہے کہ تو بار بار
کرے عرض او رپاس پروردگار
اگر اور بہی اسمین تخفیف کر
مین احوال امت سے ہون باخبر

بہت ابن عمران نے جب یہہ کہا
تو لاچار ہو کر چلے مصطفا
ہوا جبکہ حاصل حضور خدا
ملا اکی کیا چاہتا ہے بتا

یہہ کہنے لگے سر جہکا کر نبی
نمازین کر امت پہ کم اور بہی
کہا جا او نہا ہین ہم تیری ناز
کہ واجب ہین پنجگانہ نماز

یہان منتظر ابن عمران تہے
لگائے ہوئے اوسطرف دہیان تہے
حبیب آئے محمد بصد عیش و ناز
لگے پوچہنے حال حکم نماز

خیر نسخه

یہہ بولے کہ پیغمبر نیک خواہ
ہوا پنجگانہ بحکم اِلٰہ
ہلایا بس اسپہ ہی موسی نے سر
کہا اب ہی تخفیف پر ہے نظر

سبہو نسے تو یہہ ہی نہوگی ادا
کہ مین دردامت مین تہا مبتلا
پڑا بحر مین اونکے خاطر شگاف
ہوا اونکا باطن خدا سے نہ صاف

ہوا چشمہ بارہ روان سنگ سے
کہ محفوظ باہم رہین جنگ سے
فلک سے سن وسلوا آیا اوتر
نہ راضی ہوئی او سپہ وہ بےخبر

الٰہی تجکو گنجائش عرض ہے
کہ اس فرض مین گفتگو فرض ہے
تہی مینے کہا اے شفیق امم
بس اب تو نہ اوٹہیگا میرا قدم

کہا مین نے اس امر مین سقدر
حیا مجکو آتی ہے بار دگر
محو مجکو اب تو کر راضی ہوا
خدا اکسے کہے پر مین راضی ہوا

اودہر جب گیا مہربانی ہوئی
یہہ تہوڑی مری قدردانی ہوئی
یہہ موسی سے جب کہہ چکے مصطفا
ہوئی پردۂ غیب سے یہہ ندا

جو کین تونے پانچون نمازین قبول
ہماری یہی حرمت کو دیکہا اے رسول
انہین پنجگانہ سے کر کامیاب
لکہین گے تو پنجاہ کا ہم ثواب

دو نسخه

لکہا ہے احادیث نکے اندر تمام
کہ کہتے ہین صادق علیہ السلام
جزا اسکی موسی کو دے ذو الالٰہ
کہ ہم سبکے خاطر ہو ہے خیر خواہ

عجب اوسنے کارنمایان کیا
کہ تکلیف امت کو آسان کیا

در بیان گذر خیر البشر در شہر عجیب وغریب و دیدن حال قدرت ہای خدا

یہہ لکہتے ہین اب راویان ثقات
کتابون میں ہے معتبر جنکی بات
ہوئی جب یہہ دو قبول
چلے تب زمین پیطرف رسول

بفرمان خالق نبی کا گذر
ہوا قوم یاجوج ماجوج پر
اونہین دعوت دین اسلام کی
پہ لیکن نہ راضی ہوئے وہ شقی

اسی سیر مین ہو گیا جو گذر — پڑا ایک شہر عجائب نظر
عجب کثرت قوم تہی واں مقام — کہ ایک ایک کوچہ مین بلوائی عام

نمازونکے پابند مشتاق صوم — یہی ایک باقی تہی موسیٰ کی قوم
مرا حال جبریل نے تب کہا — بن ایمان لائی نہ کوئی رہا

لگے کہنے ای شاہ نیکو سیر — ہمین دی تہی موسیٰ نے تیری خبر
یہہ سب گذرتے تہے مشتاق تہے — جمالِ محمد کے مشتاق تہے

یہہ فرماتے تہے آپ خیر البشر — کہ آئے وہان سو عجائب نظر
غرض تہے وہ سب آدمی زرد رنگ — بدن مین قباہائی پشمینہ تنگ

وہان اون سبہونکے مساوی تہی گہر — گہرون مین نہ آیا نظر ایک در
دکانین کہلین پر نہ دوکاندار — گہرون سے جدا مسجدین بیشمار

برابر گہرونکے بنے مقبرے — وہ روتے جو لڑکا ولادت کرے
کسیکو نہ محنت نہ آزار تہا — نہ اونمین کوئی شخص بیمار تہا

محمد نظر کردۂ ذوالجلال — لگے کرنے اوس قوم سے یہہ سوال
کہا تم سبہونکا کیون رنگ زرد — وہ بولے کہ خوفِ خداوندِ فرد

جو پوشاک پشمی کا پوچہا سبب — وہ بولی نبی یہہ پہنتے ہین سب
جو پوچہا سراؤن مین کیون در نہین — وہ بولی کہ دزدیکا کچہہ ڈر نہین

کہا کیون ہین خالی دوکانین تمام — وہ بولی خیانت نہین اسمقام
رکہا جب دوکانونکے اوپر قدم — لیا مال اور رکہدیئے وہان درم

لگے پوچہنے سید نامدار — کہ کیون ہین گہرونکے برابر مزار
وہ کہنے لگے تا رہے یاد موت — یہین گاڑتے ہین جو ہوتا ہے فوت

کہا مسجدین کیون گہرون سے ہین دور — وہ بولے کہ ہے دور ہونا ضرور
تعب جتنا پاوینگے اثنائی راہ — اجر ہمین دیویگا اوتنا خدا

کہا نوحہ کرتے ہو تم سبکے سب — ولادت پہ اطفال کے کیا سبب
وہ بولے کہ ای عاشق کبریا — یہہ دنیا سراپا ہے محنت سرا

ہر اک طفل سے ہمکو کہٹکا ہے آہ — کہین اس سے سرزد نہوو ین گناہ
نبی نے کہا ہے عجب سرزمین — کوئی شخص بیمار مطلق نہین

کہا ہم ہین عصیان سے رہتے بری — خدا کیون مرض کو مسلط کرے
ہوا جو کہ مشغول عصیان مین — گرا عما حقہ جلگیا آن مین

اونہین ہو چکا جبکہ اسلام عرض — ہوئے سب وہ جو پائے تعلیم فرض
سبہون نے کیا عرض یہہ در حضور — کہ ہے یہہ زمین سخت کعبے سے دور

مگر آپ کیجیے خدا سے یہہ عرض — وہ خالق کہ ہر برس ملے یہہ ارض
سدا حج کعبہ سے ہون کامیاب — جو ہمکو ملے یہہ شرف اور ثواب

دعا دوسری کیجیے یہہ ضرور — رکہے ہمکو چشم خلائق سے دور
خلائق کا ہوگا اگر یہان گذر — تو ہونے لگے گا فساد اور شر

دعائیں ہوئیں الغرض سب قبول ۔ چلے وہاں سے گہر کو جناب رسول
جو حین جا کی پہونچے وہ نزدیکتر ۔ براق آ گیا آپکو وہاں نظر
بڑی تہنیت کی ہوئی دہوم عام ۔ مبارک مبارک یہی تہا کلام
چلے وہاں سے ہو کر سوار براق ۔ ہوئے وارد در بصد اشتیاق
بہت ہے یہہ مشہور در خاص عام ۔ کہ کنڈی وہاں ہل رہی تہی تمام
لکہا ہے کہ رجعت میں بار دگر ۔ ہوا اسوئے بیت المقدس گذر
وہاں جمع دیکہے نبی اور ملک ۔ کہ آدم سے لے ابن مریم تلک
ہوا شکر نعمت میں محو نیاز ۔ پڑہی پہر وہاں مصطفے نے نماز
یہہ ہے قول حضرت کہ پہیری ملک ۔ نہ جہپکی تہی پہونچا جو میں در تلک

داخل شدن جناب رسول مقبول در دولتسرا و آمدن علی مرتضی و رسانیدن مبارکبادی

رقم ہے یہہ مضمون میان کتاب ۔ ہوئے داخل حجرہ جب جناب
یہہ مشہور کرتے ہیں سب خاص و عام ۔ کہ اوٹہکر چلے تہے جو خیر الانام
پہر آئے جو معراج سے ایکبار ۔ اوسی طرح بہتی تہی پانی کی دہار
ہوئے عشق میں بسکہ سرگرم راہ ۔ تو کیونکر گرم پاتے نہ وہ خوابگاہ
جو بستر پہ بیٹہے شہ بحر و بر ۔ وہ سارے حجاب اوٹہے پیش نظر
یہہ غم طبع اقدس کو تہا باربار ۔ کہونگا تو ہوگا کسے اعتبار
ہوا جسکے باعث خدا خیر و شر ۔ کشاینده باب فتح و ظفر
شہ کشور دین مالک سپاہ ۔ ہے ذی شان نبی جسکی معراجگاہ
سنا یان ہو سے اور مکان میں جو حین ۔ تو بستر پہ بیٹہے شہ مرسلین
کہا عرش و سما سرا تاج ہے ۔ مبارک تجہے آج معراج ہے
ابہی کوئی جہہ پاس آیا نہیں ۔ ابہی کچہ کسیکو سنایا نہیں
زمین سے گئے تا بعرش اکہ ۔ جب آئے تو پایا گرم تہی جگہ
اودہر کو جو دامن عبا کا پہرا ۔ نگون ہو کے پانی کا کوزہ گرا
نہی سیر کم مدت سال سے ۔ خدا کو خبر تہی اس احوال سے
سمجہتے ہیں اس رمز کو اہل ہوش ۔ ملے ہیں جنہیں باطنی چشم و گوش
یہی سوچ تہا آپکو ہر زمان ۔ ابہی تہا کہاں اور آیا کہاں
کہ ناگاہ مسند نشین شرف ۔ علی آبرو رنگ ریاض نجف
وہ ہی دیدۂ مردم مومنین ۔ وہ ہے باغبان گلستان دین
بری اوسکے احسان سے غفار ہے ۔ وہ باقی تو سب کار مددگار ہے
نبی نے نہ تہا کچہ تکلم کیا ۔ کہ شیر خدا نے تبسم کیا
لگے دیکہنے اونکا منہ مصطفا ۔ کہ کیا کہہ رہا ہے یہہ شیر خدا
علی سے لگے کہنے خیر البشر ۔ کہو تو ہوئی تمکو کیونکر خبر

علی نے کہی مسکرا کر یہ بات
تری ذات ہے باعث کائنات
عجائب ہیں یہی ہوا کامیاب
مرے سامنے اوٹھ گئے تھے حجاب

نہ حضرت کا دامن مرے ساتھ تھا
مگر ہر جگہ آپ کے ساتھ تھا
جو کچھ آمد و شد میں گذرا وہاں
کہیں آپ ہی پا کر وہیں بیاں

غرض کہتے جاتے تھے احمد سوال
علی بھی مفصل بتاتے تھے حال
یہ کہتے ہیں بعضے کہ حضرت علی
پئے تہنیت آئے با صد خوشی

جو کی راہ میں نذر شیر جری
علی نے وہ کی نذر انگشتری
عجب کیا بیاں اس عجائب کا حال
وہ ہر وقت مظہر عجائب کا حال

رہے قابل یہ کہ حسن قبول
پڑا اسکا حب آل رسول
کھری بات ہے فی الحقیقت بری
کہ خارج ہے اس بات سے خارجی

ہوا کیا جو مومن بظاہر ہے وہ
جو یہ کہو تو یکساں ہاں ہر وہ

آمدن آنجناب بحرم خدا و بیان نمودن ماجرا و استہزا کردن اشقیا و پرسیدن حال بیت المقدس

پہونچ جلد اے ساقی گلعذار
طلب ہے تری بہر رفع خمار
بشتاب آ کہ بیٹھے ہیں مشتاق سب
جگہ تیری مجلس میں ہے خالی اب

نہ مستانہ دیرینہ کو یاد کر
اک جرعہ مے سے دلشاد کر
بشرطیکہ وہ بادۂ ناب ہو
جو تسکین وہ جان بیتاب ہو

جو سب ہو گئی بات کریمین طے
یہی وقت ساقی صبوحی کا ہے
ہوئی صبح کی وہاں گر یہاں دی
ہوا جلوہ گر یہاں شہ خاوری

نبی کر چکے طاعت کردگار
مگر طبع پر نور حیران کار
جو مجذوب بھی ہو دل تو کیا دور ہے
کہ صبح شب وصل مشہور ہے

یہ کرتے ہیں یہاں اب سخن کہتری
جو ہیں صاحب حملہ حیدری
روایت یہ ہے ام ہانی سے اب
ہوئی جبکہ معراج کی ختم شب

سحر تا وہ فخر عبد مناف
گئے سوئے کعبہ برائے طواف
ابوجہل ہم ہی ہوا وہاں گذر
ہوا ایکجا ناگہاں خیر و شر

نبی جب بجا لائے طوف حرم
تو اکجا جا پہ بیٹھے بجاہ و حشم
نہ تو تھیں وہاں اک مکاں سے بجر
لگے سوچنے یہ وہاں بیٹھکر

بیاں گر کروں راہ کا اتفاق
تو مانیگا کا ہیکو اہل نفاق
کہ ناگاہ وہ ننگ قوم قریش
گیا نزد احمد بصد قہر و طیش

لگا ہنس کے کہنے نبی سے وہاں
کرو کچھ امور غریبہ بیان
کہو آپ گئے کونسے راز کھل
تم اپنے گماں میں ہو ختم رسل

لگا کہنے وہ سید پاک ذات
عطا حق نے کی مجکو معراج رات
وہ افلاک کی سب حقیقت کہی
تو محفل کی محفل وہ شک میں رہی

یہہ قصہ گیا مومنون پر جو کہل
شگفتہ ہوا اونکی رخ مثل گل
ہوا مومنونکا تو رخ مثل ماہ
عدو ہو گئے مثل شب روسیاہ

یہہ سن کی جاہل تو مرتد ہوئے
جو تہے دل سے بد اور بہی بد ہوئے
دلونپر حسد جنکے غالب ہوئے
تو وہ امتحانونکے طالب ہوئے

لگے کہنے وہ دشمن خاندان
فلک کے عجائب کیئے جو بیان
فلک سیر ہوتے جو مثل ملک
تو ہم پوچہتے تمسے حال فلک

نہ جبتک کہ ہمکو ثابت ہو حال
تو اوسمین کہین کیونکر جواب سوال
کرین کیونکہ ہم وہ سخن با فروغ
کہ ہو جاوے اوسمین صدق و دروغ

لیا تمنے بیت المقدس کا نام
ہے وہ جس سے ہمین اطلاع ہی تمام
یہی پہلے بتلایئے سوچکر
کہ بیت المقدس کے کتنے ہین در

وہ دیوار کیسی ہے کیسا ہے بام
اور منبر وہ ہرا اوسمین ہے کس مقام
اگر وسعت صحن سے دو خبر
تو محراب کے اور ستون کسقدر

گیا سوچ مین نائب کردگار
کہ مین نے لیا ہے نہ انکا شمار
لگے کی بیانمین اگر اور دیر
یہہ روباہ بازی مین ہوونگے شیر

نظر آیا جسدم نبی کو سکوت
ہوا اور بہی دشمنونکو ثبوت
ندا آئی جبریل کو ایکبار
نہ کر سدرۃ المنتہی پہ قرار

جو آفاق مین میرا محبوب ہے
وہ اعدا سے انسو محجوب ہے
ابہی کاٹ جا کر زمین کا طبق
اوسے لیکے جا پیش محبوب حق

در و صحن و دیوار و محراب و بام
غرض کہا کل بیت المقدس تمام
نہ جہپکی پلک تہا زمین پر ملک
اوسے لیکے پہونچا محمد تلک

پیمبر نے جسدم اوٹہائی نظر
تو بیت المقدس ہوا جلوہ گر
مگر تہا اعجاز خیر الورا
کہ اورونکی آنکہونسے پنہان رہا

وہ احمد سے کرتے تہے جو کچہہ سوال
تو حضرت مفصل بتاتے تہے حال
ہوا جبکہ تحقیق بیش و کم
ہوی سخت شرمندہ اہل ستم

لگے کہنے از راہ بغض و حسد
بہلا یہہ تو بتاؤ کچہہ نیک و بد
مگر ہین یہہ اب پوچہتے بر ملا
کہ اک قافلہ شام سے ہے چلا

یقین ہے کہ ہوگا وہ اثنائی راہ
پڑیگی ہوگی اوسپر تمہاری نگاہ
دم سیر جسدم ہوا تہا ورود
تو آیا تہا وہ کس مکان پر فرود

یہانسے ہے کتنا کہو فاصلہ
بتاؤ کہ کس روز ہے داخلہ
جناب نبی نے دیئے سب نشان
کہ چہوڑا تہا جس دشت مین کاروان

کریگا جو کل مہر تابان ظہور
تو آویگا وہ قافلہ بہی ضرور
اسے اس شرط پر عہد وقت سحر
کوئی حادثہ ہو نہ پیدا اگر

یہہ [illegible] نہین سرد
عجب طرح کا اشتر سرخ مو
یہہ تحقیق کر لیجیو اونسے تم
ہوا راہ مین اک شتر اونکا گم

یہہ سن دل میں شاداں ہوئی مکی
خبر قریب تھا قافلہ کی نہ تھی

زبس تھے الحقیقت وہ گمراہ تھے
رہ قافلہ سے نہ آگاہ تھے

لگے کہنے آپس مین حیلہ ساز
نہیں ہے یہہ وعدہ تو دور دراز

ہے اس درمیان مین یہی روز و شب
سحر کو سر راہ بیٹھین گے سب

لکہا کہ باقی تہی اک ثلث رات
گئے سب کے سب سوی لات و منات

جہکا سر کو نذرین بہت مانیان
جو مانی ہوئی تہین گذرانیان

کہا گر نہ صادق ہوے مصطفیٰ
تو لاوینگے حق بندگی کا بجا

یہہ کہکر سر راہ ہوی سب مقیم
لگے دلکو امید درگاہ بیم

ہوی انہمین شرق سے پیدا سحر
نہ ظاہر ہوا قافلہ کا اثر

دل دشمنان اس سے ہوتا تہا شاد
نہ پہولے سماتے تہے وہ بد نہاد

کہ ناگہہ پکارا کوئی ایکبار
وہ پیدا ہوا قافلہ کا غبار

ہوا وہ غبار اسطرح سے بلند
کہ بس دیدۂ دل ہوا انکا بند

ہوے دیدۂ باطنی گرد ناک
شل ہے کہ دشمن کی آنکہونمین خاک

ادہر گر گئی دل پہ کدر وہ گرد
ادہر ہو گئے مونہہ ندامت سے زرد

عدو تہے اسی فکر کے درمیان
کہ ناگہہ نمایان ہوا کاروان

جو بتلا چکے تہے شہ خاص و عام
نشان قافلہ مین وہ پائے تمام

برآئی محبان ان سبہونکی مراد
ہوے دل تو انسے بہی اعتقاد

شقاوت مین کامل تہے کیا اشقیا
فزون اور بغض محمدؐ ہوا

نظر آئے گو معجزے متصل
ہوا نور ایمان سے روشن نہ دل

یہان ایک کہتا روشن ضمیر
سخن وہ کہ مقبول برنا و پیر

اگر کور کے ہاتہ مین شمع دو
اسے فائدہ نور سے کچہہ نہو

جو تہے کور باطن گئے تا بگور
قیامت کے دن بہی وہ ہین گے وہ کور

حدیث در بیان عذاب زنان گنہگار بدکردار از زبان جناب رسول مختار صلی اللہ علیہ و آلہ

روایت یہہ کرتے ہین اہل عقیدت کی
امام نہم وہ محمد تقیؑ

نبیؐ پر نظر کی جو ہین ایکبار
تو دیکہا کہ روتے ہین وہ زار زار

کہ اکدن جناب ستی و بتولؑ
ہوئے وارد بارگاہ رسولؐ

فقط تر ہین آپکی ریش پاک
کہ اشکون سے گل ہوگئی وہانکی خاک

جناب علیؑ ولی نے کہا
کہ مادر پدر میرے تمپر فدا

رولاوے نہ تجکو کبہی کردگار رب
مگر آج رونیکا کیا ہے سبب

کہا مصطفیؐ نے کہ ای نیکخو
گیا مین جو معراجکی رات کو

نظر آگئے مجکو یا بوتراب
وہان عورتون پر نہایت عذاب

نہایت تعدی بشدت غضب
نگہ میری امت مین ہین سب کے سب

تہے اسطرح آہ رقت مری
جو ہو وہان عذاب ہو نہین ... تا مری

کہا فاطمہ نے کہ تم پر فدا
بیان تو کرو انکا کچھ ماجرا

کہا شافع حشر نے یہہ کلام
کہ اے دختر پاک خیر الانام

کئی عورتین اس طرح حال مین ہین
لٹکتی ہوئی سر کے بالون مین ہین

جو پوچھا کہا شرم کہاتی نہین
یہہ مردون سے سر کو چھپاتی نہین

کئی عورتین سے لٹکتی ہین وہ
زبانین بندہی اور لٹکتی ہین

سبب اسکا پوچھا تو اہل عذاب
یہہ بولے کہ سن اے رسالت مآب

عذاب انکا انکے سنو ہم سے راز
یہہ شوہر پہ کرتی تہین باتین دراز

کئی اور آئین نظر اوس مقام
کہ پستان سے اپنے لٹکتی مدام

گنہ انکا پوچھا تو بس یہہ کہا
یہہ تہین مانع قرب شوہر سدا

وہ ہوتا تہا جس دم طلبگار وصل
یہہ بیجا عذر کرتی تہین انکار وصل

کئی عورتین آگئین پہر نظر
بندہے پاؤن اور پر تلا انکے سر

ملائک تہا زبانیے لیے نار کے
جلاتے تہے عضو بدن مار کے

جو پوچھا انہین تو کیا یہہ بیان
یہہ پہرتی تہین بے رخصت شوہران

کئی عورتین درمیان جحیم
نظر آئین صرف عذاب الیم

فرشتے کہڑے آتے تہے وقت عذاب
انہین کے بدن سے انہین کو کباب

جو پوچھا ادہر سے سنا یہہ مقال
یہہ نامحرمونکو دکہاتین جمال

کئی عورتونکے بندہے دست و پا
بندہے تہے پا بہی جدا چار جا

مگر بوٹیان انکی زنبور سے
ملک کہینچتے تہے کہڑے دور سے

جو پوچھا کہا ان سے ہونکو مدام
نہ تہا غسل حیض و جنابت سے کام

کئی عورتین پہر بحال عجب
گرفتار رنج و بلا و تعب

نفس تنگ تہا آمد و رفت سے
جلاتے بدن روغن نفت سے

ملائک یہہ بولے شہ سرفراز
یہہ وہ ہین کہ پڑہتی نہ تہین جو نماز

کئی عورتین در عذاب دگر
سیہ و سیہ چشم اور کور و کر

جو پوچھا ملائک سے کیا یہہ بیان
یہہ کہتین نظر جانب دیگران

جو رہتا بفعل حرام انکو پیٹ
تو دیتی تہین شوہرونکے لپیٹ

بہت عورتین اسطرح دیکہیان
ملائک لیے ہاتہ مین قینچیان

کترتے تہے اعضا بدن کے تمام
تڑپتی تہین جسطرح ماہی دام

لہو انکا بہتا تہا مانند سیل
کہ نامحرمونپر وہ کہتی تہین میل

پہر اک سو گروہ زنان نعرہ زنان
سب آتش سے جہلسا ہوا تن بدن

ملائک لیے گندہ آتشین
گئے مونہہ جلاتے تو گاہ جبین

جب اسطرح سے جلاتے انہین
نکالا انکی آنتین کہلاتے انہین

یہہ وہ ہین جو باتین بناتین سدا
زن و مرد کو تہین لڑاتین سدا

کئی عورتین مثل خوک انکا سر
رہا جسم باقی ہوا مانند خر

کہاتی تہین دلالہ پر جفا
یہہ کرتی تہین بہتان و افترا

جو افسونگر ہیں یہہ وہ ساز ہین
تو لوگونکی خانہ برانداز ہین
کئی عورتین تہین بحال سقیم
ٹپکتی تہی عضو نہانی سے ریم

جو ہوتی تہین وہ پیاس سے جان بلب
وہی ریم اونکو پلاتی تہی سب
کہا جبکہ تفتیش اونکا گناہ
کہا شاہزنان جہنم نے آہ

کہو تو یہہ کیونکر ہوئین اہل نار
کہ عورت سے عورت تہی مشغول کار
کئی آگ ہی مین ہی تہین سیاہ گ
سراپا بدن اونکا مانند سگ

کہین آگ سے جا نہ سکتی تہین ہائے آگ
ملک فرج مین اونکے بہرتے تہے آگ
ملائک نے کی عرض یا مصطفےٰ
یہہ وہ ہین جو کرتی تہین رقص و غنا

پڑا تہا یہہ قصہ ابہی ناتمام
کہ روئے یہانتک شفیع انام
نظر کر بکار رسول خدا
لگے گریہ کرنے شہ لافتا

ہوا تب یہہ حال جناب بتول
کہ دیکہہ اوسکے رونیکو روئے رسول
لگے پہر یہہ کہنے حبیب خدا
خوشا حال اُسے عورت پارسا

کہ شوہر ہمیشہ رہا اوس سے خوش
نبی اوس سے خوش اور خدا اوس سے خوش
مگر وائے بر عورت نابکار
کہ شوہر کو ناخوش کرے ایکبار

سو دار کنیزان نہ ہر آنہین
بغیر از جہنم اوسے جا نہین
سنا حال معراج خیر الانام
کسی کی نہین یہ سمین جائے کلام

ذرا معرفت مین کہین ہے خلل
دین محمد سے جائے نکل
یہہ راز الہی ہین ای ہوشیار
بغیر از اطاعت یہان دم نہ مار

تو کیا اور تیری عمل کیا خاک ہے
کہ قول نبی ما عرفناک ہے
زبان پیمبر سے جو کچہہ سنا
ہمین اعتقاد اوسپہ واجب ہوا

یہہ قول محمد ہے قول خدا
کیا ہمین شک تو ہوا روسیاہ
جسے ایک شبہہ بہی پیدا ہوا
تو دونون جہانمین وہ رسوا ہوا

اسی پر مجھے یاد آئی ہے نقل
کہ محفوظ ہون جسکو سن اہل عقل

نقل لطیف و ظریف منکر معراج کہ در طرفۃ العین زن گردید و بچہ ہائے چند زائید

پلا ساقیا ساغر اختتام
ظرافت پہ کرتا ہون ختم کلام
دکہا سدہ جام فرحت فزا
کہ خود مست ہو اور ہمین بہی ہنسا

ابے ایسا پلا اختری ایکجام
کہ ہنس ہنس پڑین اہل مجلس تمام
ترنم کہین اور کہین چہچہا
تبسم کہین اور کہین قہقہا

ہمیشہ دل دوستان باغ باغ
رہے خاطر دشمنان داغ داغ
ہوئی غم فزا گو حدیثونکی سیر
پر انجام ہر چیز کا ہو بخیر

قیامت تلک گرچہ یہہ دور ہے
خوشی اب تو ایکجام کی اور ہے
سنو عہد ماضی مین اک شخص تہا
جسے کہتے ہین مادر بچہ ہا

وہ مجلس مین وارد ہوا ایک مرد
وہان تہے کئی شخص ذی فہم فرد

وہ تقوی مین کامل طہارت شعار
عدیمن اونہین یا تہین شمار

اونہین شمع محفل کہو یا چراغ
وہ گویا تہے جون عندلیبان باغ

تکلم پہ اونکی فدا اہل ہوش
اونہین کیطرف خلق کی چشم و گوش

جو ہوتے تہے ہر وقت وعظ مین نکتہ سنج
ہر اک جمع کرتا تہا خاطر مین گنج

جو کرتی تہی رحمت کی وسعت بیان
بڑہا لیتے امید دل عاصیان

جو آتا تہا قہر الٰہی کا ذکر
تو زاہد کے دلکو بہی ہوتی تہی فکر

کیا ذکر معراج ناگہہ شروع
تمامی سنا اصول و فروع

عجب سحر سا پہ پہونچی محدث کی بات
کہ اکدم مین دیکہہ آئے کل کائنات

کہا ہے اوسکی قدرت زیاد
وہ سنکر ہوا دل مین بد اعتقاد

کہا سیہ سخن کب پکڑتا ہے رنگ
کہ سیاحی نہ فلک سپید رنگ

نہ باور کرے عقل جب یا تکو
نہین مانتے ہم محالات کو

دلونسے ہے رکہتا زبس راہ دل
خصوصا دل شخص آگاہ دل

کہلا اونپہ سب اونکی باطن کا راز
کہا دیکہہ تو قدرت بے نیاز

دکہاتا ہے انکار کیا کیا مزا
ہنوگے بجا مادر سجہا

وہان سے اوٹہا اور چلا اپنے گہر
ہوا اوسکا بازار مین جب گذر

تو دیکہا کہ بیٹہا ہے ماہی فروش
ہوا اوسمین مچہلی کے لینے کا جوش

خرید اوس سے ماہی دیئے اوسکو دام
چلا اپنے گہر کو بذوق تمام

ہوا داخل خانہ پہر وہ شقی
وہ ماہی جو تہی اپنی ماہی کو دی

کہا اوسکی زوجہ نے اے بے شعور
تجہے فکر خانہ بہی ہے کچہہ ضرور

کہ گہر مین نہین بوند پانی کا نام
یہہ کہتے مین بکی گی اکمر خام

گہڑیکو اوٹہا کر وہ مرد بخیل
روانہ ہوا جانب رود نیل

وہان جب گیا تو گہڑیکو بہرا
اوسے بہر کے پہر اپنے سر پر دہرا

بہت جلد جورو کو لاکر دیا
تب اوسنے پکانیکا سامان کیا

شب و روز سالے بصد اضطراب
ہوا اکیطرح سے پا اسپے آب

مع سیل کے سوے دریا گیا
گہڑا بہر کے دہیان اودہر ہی آگیا

اوتارے جو کپڑے بدن کے تمام
نہانے لگے خورم و شاد کام

ادہر تو ہوا بحر مین غوطہ زن
ادہر بننے لگے جملہ اعضاے زن

وہ آثار مردی تو دہوے گئے
اونہین کہو کے یہان خود وہ کہوے گئے

نکل آئے پستان عورت شتاب
ملے اونکو دریا سے یہہ دو حباب

ثمر نخل اپنا نکلے اونکو ملے
اگر جب گئے تین تب دو ملے

کہا واہ واہ یہہ عجب ہے بات
لگے ملنے اپنے چہرے پہ ہات

صفائی سے حیرت انہین آگئی
کہ دریا مین داڑہی کدہر بہہ گئی

الجھتا اسکے داڑہی کا تہا بال بال
لگے پوچہنے ہر طرف سے سوال

غرق بلا او سگہڑی دل ہوا کنارہ بہی دریا سے مشکل ہوا
تحیر سے پہلے تو دیکہا کیا کہ دہوبی نے آ اونکو پکڑا کیا
پکڑ ہاتہہ دریا سے لایا اونہین تو جوڑا زنانہ پہنایا اونہین
جو کرتی اور انگیا پہنادی اونہین تو لادی کی چادر اوڑہائی اونہین
یہہ دہوبی کے کتّے نرہ بات کے نہ گہر کے ہوے اب نہ یہہ گہاٹ کے
جو معراج کے متعلقین بدظن ہوے تو بہر زن ہوے بلکہ دہوبن ہوے
جو دہوبی لگائے ہوئے تاک تہا سزا ہے کہ جامہ بہی نا پاک تہا
نہوتے تہے دہوبی سے راضی مگر پکڑ لیگیا شوق سے اپنے گہر
حوالے کیا گہر کا سب کام کاج لگے پیسنے اب تو سیروں اناج
جو سنتے کسی گہر مین شادی کا نام بجا جانچ کو ناچتے تہے مدام
نہ گذرا تہا پورا ابہی ایک سال کہ دہوبی سے بس جن دیا ایک لال
جہان نو مہینے ہوی بس جنے اسیطرح پیدا ہوے دس جنے
یہہ کہتے تہے دہوبی پہ کرکے نظر جو قسمت بہی لائی تو دہوبی کے گہر
گئے اونکو دس سال یوہین گذر کہ اوقات گہوٹ مین کی ب
بہت اکابر ہٹا گیا جبکہ سن کیا قصد دریا یوہین ایک دن
چہ دریا وہ اوڑہے ہوے پاٹ کی یہہ مشتاق دہوبن ہوی گہاٹ کی
وہ لہنگا وہ پہر پا بدن سے اوتار کیا قصد غوطہ زنی ایکبار
وہ دریا جو موجین دکہانے لگا تو لہرا کے یہہ بہی نہانے لگا
لگا ایک غوطہ اوٹہایا جو سر تو آلات مردی پہر آئے نظر
کہان اب وہ رخسارۂ صاف صاف کہ ڈاڑہی نظر آگئی تا بہ ناف
جو کپڑے اونکو دیکہا دہرے ہین اودہر سبو ہی اوسیطرح پانی سے تر
ملے دلکو دونون مزے جو بہم ہوی اسکی شادی تو کچہہ او سکا غم
جو یاد آئے بچے وہ پالے ہوئے تو دریا پہ فریاد و نالے ہوئے
یہہ دریا یہ حیرت کا آمادہ تہا کہ نر تہا کبہی اور کبہی مادہ تہا
نکل بحر حیرت سے پیر اضطراب وہی اپنی پوشاک پہنی شتاب
سبو کو دہر لیکے بالائے دوش چلا گہر کی جانب نہایت خموش
ہوا داخل خانہ وہ جب گہڑی تو جورو کے اوپر نظر جا پڑی
یہہ دیکہا تماشا خرد کا خلاف ابہی کر رہی تہی وہ مچہلی کو صاف
وہ کہنے لگی ہو کے حیران کار بہت جلد و ناسے پہرا ابکی بار
خیال اسکے دلمین یہہ پیدا ہوا کہ اتنے ہی عرصہ مین کیا کیا ہوا
کیا اوسکی عورت نے پہر یہہ خطاب عیان تجہسے ہوتا ہے اک اضطراب
یہہ بولا کہ مت پوچہہ کچہہ مجہسے حال عجب فکر ہے اور عجائب خیال
مشوش تہا معراج مین پیر زادل کہ جسطرح ہوتا ہے خر پا بگل
مگر آج دیکہی ہے طرفہ وہ سیر ندامت ہو گر اب سنے گوش غیر

کہا اپنی جورو سے قصہ تمام	باین شرط موہنہ سے نہ نکلے کلام	وہ جب سن چکی حال حیرت فزا	کہا زن نے ای مادر بے بہا
جنے تو نے بچے کئی رشک بدر	ہوئی اب تو کچھہ میرے جننے کی قدر	یہہ جورو سے سنکر نہایت ہنسا	لگا کہنے سن اے زن پارسا
اگرچہ یہہ تن قابل نار تہا	کہ دلمین بہرا کفر و انکار تہا	مگر اب جو آیا یہہ قصہ نظر	ہوا دلمین نور یقین جلوہ گر
حقیقت وہ معراج کی راست ہی	نہین اسمین شک بل کم و کاست ہے	بصدق دلی وہ مسلمان ہوا	عطا اوسکو بہی نور ایمان ہوا
ظریفون نے اکثر ظرافت کی راہ	ہے اس نقل مین کردیا اشتباہ	جو شہرت اسے دے بنام دگر	اگر ہے یہہ قصہ یونہین معتبر
یونہین لکہتے ہین سب شیخ و شاب	اسیطرح ہے درمیان کتاب	دلا ہوچکا اب تو طول کلام	عنان توسن کلک کی جلد تہام
	یہین خوب ہے اختتام کتاب	کرون اب دعائے شہ کامیاب	

اختتام کتاب و دعائے سلطان زمان و وزیر دوران ادام اللہ اقبالہما

الہی بتصدق کریمی کا اب	وہی دیجیو جو کرون مین طلب	الہی بپئے حرمت اسم ذات	الہی برائے شہ کائنات
الہی برائے وصی رسولؐ	الہی بخاتون جنت بتولؑ	برائے حسینؑ و برائے حسنؑ	کہ آل عبا ہین یہی پنجتنؑ
بہ عابدؑ بہ باقرؑ بہ صادقؑ امام	بموسیٰ کاظم علیہ السلام	بحق رضاؑ سید ہاشمی	برائے جناب تقیؑ و نقیؑ
بحق حسن عسکری مقتدا	امام زمان مہدی رہنما	کہون اب وہ ہاتہ کر دو دست نیاز	عطا کر مرے شہ کو عمر دراز
کوئی لے اگر نام پاک جناب	تو موہنہ پہلے دہولے بمشک و گلاب	ہمیشہ مطیع پیمبر رہے وہ	سدا ناصر دین حیدر رہے وہ
خدایا ترقی دولت قرین	ہر اک ملک ہو اوسکے زیر نگین	وزیر اوسکا دائم رہے کامران	الہی یہہ نواب ہو اور جہان
دعا گوئے دولت تو ہون شاد شاد	عدو انکے یارب رہین نامراد	بیان کس سے ہو انکے تعریف کی	یہہ باعث ہوے ایسے تصنیف کی
رہیگی جہان مین یہہ جبتک کتاب	لکہا جائیگا انکے خاطر ثواب	ثواب اس سے امت کو ہوگا حصول	بہت شادمان ہوگی روح رسول
باعجاز آل رسالت مآب	کہی تیس دن مین یہہ دس جز کتاب	مرا موہنہ کہان تہا کیا مری دستگاہ	فقط ہے یہہ امداد و اقبال شاہ

لکھا اسکو پڑھکر سدا صبح و شام	بر آل محمد درود و سلام		

نام و تاریخ این کتاب یعنے معراج نامہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

یہہ فرمائش صاحب تاج ہے	مسمی بریحان معراج ہے	ہوا ختم معراج نامہ جو ہین	ہوئی فکر تاریخ کی دلنشین
	ندا آئی ہاتف کی بے اشتباہ	لکھو اسکی تاریخ فیضان شاہ	

تمام شد معراجنامہ تصنیف میر ضمیر صاحب مرحوم اعلے اللہ مقامہ و جعل الجنۃ المثواہ

بتاریخ ہفتدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۹ ہجری بمقام لکھنؤ بہ محلہ فراشخانہ و زیر گنج

مطبوعہ مطبع اثنا عشری بیاد علی ہٰذا

اطلاع

یہ رسالہ خاص حضرات شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کیواسطے چھپا ہی اہل سنت و جماعت نہ دیکھین اور نہ خریدیں فقط

التماس

جملہ حقوق محفوظ ہین کوئی صاحب نہ چھاپین اور نہ چھپوائین —